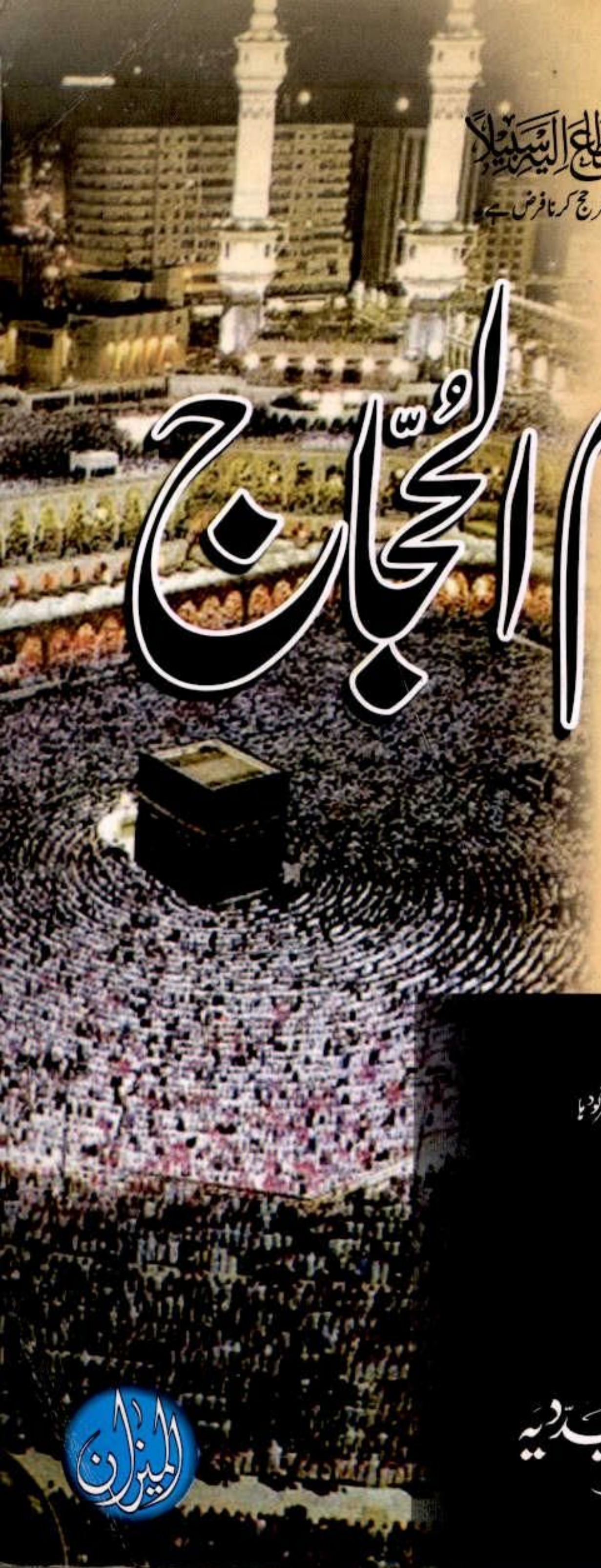


وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا

اور جو شخص بیت اللہ تک جاسکتا ہو اس پر اللہ کی خاطر حج کرنا فرض ہے۔

احکام الحُجّاج

مولانا مفتی محمد طاہر مسعود

شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ مفتاح العلوم، سرگودہا

خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ

کندیاں ضلع میانوالی

المیزان

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا (آل عمران)

''اور جو لوگ بیت اللہ تک جا سکتے ہوں ان پر اللہ کی خاطر حج کرنا فرض ہے۔''

احکام الحجاج

(مختصر)

مولانا مفتی محمد طاہر مسعود

شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ مفتاح العلوم، سرگودھا

المیزان ناشران و تاجران کتب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان فون: ۷۲۱۲۷۶۲، ۷۱۲۲۹۸۱-۰۴۲

الميزان

عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ

سلسلہ مطبوعات- ۲۹۱

سن اشاعت ۲۰۰۸ء
محمد شاہد عادل نے
حاجی حنیف پرنٹرز سے چھپوا کر
المیزان اُردو بازار لاہور سے شائع کی-

ملنے کے پتے

خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ
کندیاں ضلع میانوالی

مکتبہ سراجیہ
بالمقابل جامعہ مفتاح العلوم چوک سیٹلائٹ ٹاؤن، سرگودھا

فہرست

☆☆☆

رائے گرامی

شیخ المشائخ، خواجہ خواجگان، حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہم

خانقاہ سراجیہ کندیاں میانوالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقیر ابوالخلیل خان محمد عفی عنہ — خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ، کندیاں، ضلع میانوالی، پاکستان

بعد الحمد والصلوٰۃ وارسال التسلیمات والتحیات فقیر ابوالخلیل خان محمد عفی عنہ

اسلامی عبادات میں سے حج نرالی و عاشقانہ شان کی عبادت ہے، اس کی ادائیگی محبت الٰہیہ کے پیدا ہونے اور ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کا مؤثر ذریعہ ہے۔ ہر عبادت اپنی شرائط، فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات و آداب کی رعایت کے ساتھ ادا کی جائے تو عبادت کی صحیح بجا آوری ہوتی ہے ورنہ الٹا وبال کا خطرہ ہے

ہمارے ہاں حج وعمرہ کے لئے جانے والے اکثر لوگ اس مقدس عبادت کے اہم اور ضروری مسائل سے بھی ناواقف ہوتے ہیں اور غلط سلط طریقے سے ارکان حج وعمرہ ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ اندریں حالات عرصہ سے ایک ایسی جامع کتاب کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ جس میں حج کے فضائل، مسائل، اقسام حج کی تفصیل، جنایات کے متعلقہ مسائل زیارات وغیرہ کی تفصیل عام فہم اور سادہ انداز میں بیان کی گئی ہو۔ اس سعادت کے حصول کا قرعہ عزیزم مولانا خلیل احمد صاحب مدظلہم کی ترغیب وتشویق سے ہمارے عزیز القدر مولانا مفتی محمد طاہر مسعود صاحب مدظلہم کے نام نکلا۔ جنہوں نے ماشاءاللہ بڑی محنت و عرق ریزی سے "**احکام الحجاج**" کے نام سے شاندار کتاب تصنیف کی، اس میں حج و اقسام حج، جنایات، زیارات، آداب، ادعیہ وغیرہ متعلقہ تمام مباحث کو بڑی ترتیب و تنقیح سے تحریر کیا ہے۔ **فجزاہ اللہ احسن الجزاء**

ان شاءاللہ یہ کتاب حج وعمرہ کرنے والے احباب کے لئے صحیح معنوں میں زادراہ ثابت ہوگی۔ فقیر کی خواہش ہے کہ اس کتاب کو ہر حج گروپ والے باقاعدہ تعلیماً مطالعہ کریں۔ حجاز مقدس کے سفر میں ساتھ رکھیں۔ اسی کتاب کی روشنی میں حج وعمرہ کی ادائیگی اور سفر کریں۔

حق تعالیٰ اس کتاب کو عزیز القدر مصنف زید مجدہ کے لئے صدقہ جاریہ اور حج وعمرہ کرنے والے احباب کے لئے زادراہ ثابت فرمائیں۔

فقیر عنداللہ وعندالناس قبولیت کے لئے دعا گو ہے۔

والسلام

فقیر خان محمد عفی عنہ

خانقاہ سراجیہ

۷ رجب ۱۴۲۹ھ

رائے گرامی

شیخ المحدثین استاذ الاساتذہ، شیخ الحدیث

حضرت مولانا سلیم اللہ خان مدظلہم

صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

نحمده و نصلي على رسوله الكريم

أمابعد: زیرنظر کتاب ''احکام الحجاج'' مفتی طاہر مسعود صاحب کی تصنیف و تالیف ہے، اپنے موضوع کے حوالے سے کافی جامع اور مرتب ہے، مفتی صاحب علمی حلقوں میں اپنا ایک مقام رکھتے ہیں، ان کی شخصیت کی متانت اور سنجیدگی اس کتاب میں ''ماشاء اللہ'' نمایاں ہے۔ اللہ تعالیٰ کتاب اور صاحب کتاب دونوں کو حسن قبولیت سے نوازیں۔ آمین۔

والسلام

سلیم اللہ خان

رئیس جامعہ فاروقیہ کراچی

ورئیس وفاق المدارس العربیہ پاکستان

۲۴/۸/۱۴۳۰ھ۔ ۱۶/۸/۲۰۰۹ء

عکس رائے گرامی

فخر السادات، جانشین شیخ الاسلام حضرت مولانا سید ارشد مدنی صاحب مدظلہم

استاذ حدیث وناظم تعلیمات دار العلوم دیوبند، صدر جمعیت علماء ہند

بسم اللہ

الحمد للہ والصلوٰۃ علی رسولہ الکریم۔ حج کے مسائل چونکہ عملی طور پر کبھی کبھی آتے ہیں اور ان کی ضرورت بھی کم پیش آتی ہے اس لئے عموماً فقہ کی کتابیں پڑھنے کے باوجود مستحضر نہیں رہتے، کبھی کبھی ایسے مسائل بھی پیش آتے ہیں جو عموماً کتب متداولہ میں نہیں ملتے، اسی چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر زمانہ میں سلف صالحین رحمہم اللہ اپنے زمانہ میں حجاج کی آسانی کے لیے مسائل حج کو مرتب کرکے کتابی شکل میں پیش کرتے رہے ہیں۔

مولانا مفتی محمد طاہر مسعود صاحب نے مختلف کتابوں کے مسائل کو جمع کرکے ایک کتاب کی شکل میں پیش کیا ہے اور عام طور پر مسائل کو حوالے سے لکھا ہے اور ترجمہ کو بھی تحریر کردیا ہے جس سے کتاب کی افادیت دو چند ہوگئی ہے۔

راقم الحروف دعاگو ہے کہ اللہ حضرت کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور حجاج کرام کے لیے مفید سے مفید تر بنائے۔ آمین

دار الحال مدینہ منورہ

۱۵/۱۲/۲۹ھ

رائے گرامی

فخر السادات، جانشین شیخ الاسلام حضرت مولانا سید ارشد مدنی صاحب مدظلہم

استاذ حدیث و ناظم تعلیمات دار العلوم دیوبند، صدر جمعیت علماء ہند

احمدہ و اصلی علی رسولہ الکریم

حج کے مسائل چونکہ عملی طور پر بہت کم ان کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اس لئے عموماً فقہ کی کتابوں میں پڑھنے کے باوجود مستحضر نہیں رہتے۔ کبھی کبھی ایسے مسائل بھی پیش آتے ہیں جو عموماً کتب متداولہ میں نہیں ملتے۔ اسی چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر زمانہ میں اسلام رحمہم اللہ آسان زبان میں حاجیوں کی آسانی کے لئے مسائل حج کو مرتب کر کے کتابچوں کی شکل میں پیش کرتے رہے ہیں۔

مولانا مفتی محمد طاہر مسعود صاحب نے مختلف کتابوں سے مسائل کو جمع کر کے ایک کتاب میں پیش کیا ہے اور عام طور پر مسئلہ کو جہاں سے اٹھایا ہے اس کے مرجع کو بھی تحریر کر دیا ہے جس سے اس کتاب کی ثقاہت واہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔

راقم الحروف دعا گو ہے کہ اللہ حضرت کی اس پیش کش کو قبول فرمائے اور حجاج کرام کے لئے مفید سے مفید تر بنائے۔ آمین۔

ارشد مدنی

وارد حال مدینہ منورہ

رائے گرامی

مبلغ اسلام، قاطع الشرک والبدعۃ، فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا محمد مکی حجازی حفظہ اللہ تعالیٰ

المدرس بالمسجد الحرام مکۃ المکرمہ زادھا اللہ شرفا

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

کتاب احکام الحجاج مؤلفہ سماحۃ الشیخ مفتی محمد طاہر مسعود سرگودھا نظر نواز ہوئی بعض مقامات کا مطالعہ کر سکا خداوند کریم موصوف کی خدمت قبول فرما کر ذریعہ نجات اخروی بنائیں، آمین۔

تمام مدارس دینیہ کے علماء کرام اپنے علاقہ کے حجاج کرام کی علمی و عملی تربیت کا اہتمام فرمائیں تو لاکھوں انسان اپنا فریضۂ حج اُسوۂ حسنہ کے مطابق سرانجام دے سکیں گے۔

۲۰/۱۲/۱۴۲۹

رائے گرامی

استاذ العلماء، شیخ کامل، حضرت مولانا مفتی محمد طیب سلیم صاحب مدظلہم، سرگودھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وبعد

کتاب مستطاب ''**احکام الحجاج**'' مولفہ برادر عزیز، فاضل نوجوان، مفتی محمد طاہر مسعود سلمہ الودود فضائل و مسائل حج میں اپنے موضوع اور اپنے اسلوب میں ایک منفرد اور ایک جامع کتاب ہے۔ فاضل موصوف نے کوشش کی ہے کہ ہر عنوان اور ہر باب سے متعلقہ تمام مسائل یکجا جمع کر دیئے جائیں۔

فریضہ حج کی ادائیگی عام طور پر زندگی میں ایک دفعہ ہی میسر آتی ہے الا ماشاء اللہ، اور عام طور پر مسائل حج کا مذاکرہ اور اس کی تعلیم حجاج کرام میں کم دیکھنے میں آتی ہے جب کہ ادائیگی حج سے پہلے حج سے متعلقہ تمام ضروری مسائل سیکھنا ہر حاجی پر فرض ہے اور بغیر مسائل سیکھے حج کرنے اور خاص طور پر حرم اور بیت اللہ کی حق تلفی کرنے کی صورت میں بجائے اجر و ثواب اور اللہ کی خوشنودی حاصل ہونے کے الٹا گناہ اور دنیا و آخرت کا وبال اور اللہ سے دوری کا سبب بن سکتا ہے اعاذنا اللہ منھا۔ اس حوالے سے کتاب مذکور کا مطالعہ ان شاء اللہ مفید و معاون ثابت ہوگا۔

دعا ہے کہ حق تعالی شانہ اس کتاب کو تمام حجاج کے لئے نافع بنائیں اور مؤلف موصوف کے لئے دارین میں صدقہ جاریہ بنائیں (آمین)

محمد طیب سلیم

۱۲/ ۷/ ۱۴۲۹ھ

رائے گرامی

کتاب احکام الحجاج' حجاج بیت اللہ کے لئے احکام کا آسان مجموعہ ہے۔ مؤلف کتاب مولانا مفتی طاہر مسعود صاحب ان سعادت مندوں میں شامل ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے علم باعمل کی دولت سے نوازا پھر دین متین کی نشر واشاعت کی توفیق دی۔ کامیاب تدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا سلیقہ بھی دیا۔ عقائد اہل سنت والجماعت کی اشاعت کے بعد احکام الحجاج مرتب کی چونکہ ہر سال زیارت حرمین کے شرف سے بھی مشرف ہوتے ہیں اس لئے مسائل حج کا عملی تجربہ بھی رکھتے ہیں لہٰذا یہ کتاب حجاج کے لئے قابل اعتماد راہنما کی حیثیت رکھتی ہے مرکز ہدایت خانقاہ عالیہ سراجیہ کی طرف سے اس کی اشاعت کا اہتمام مزید اعتماد کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرما کر مؤلف اور ناشر کے لئے صدقہ جاریہ بنائے اور عوام وخواص کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق دے۔

عبدالمجید منور

۲۸ ذوالحجہ ۱۴۲۹

۲۷ دسمبر ۲۰۰۸

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم اما بعد

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے اور ہر صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔

ہر سال پوری دنیا میں لاکھوں مسلمان مکہ مکرمہ حاضر ہو کر حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور مدینہ منورہ کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں' عہد رسالت سے تسلسل کے ساتھ یہ مبارک سلسلہ جاری ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔

حج دیگر عبادات سے مختلف اور ایک نرالی قسم کی عبادت ہے' اس میں عقل و خرد کے برخلاف عشق و محبت کا عنصر غالب ہے' اسی وجہ سے سفر حج کو عاشقانہ سفر کہا جاتا ہے نیز احکام حج دیگر احکامات کی نسبت ایک جداگانہ اور ممتاز حیثیت رکھتے ہیں اور عملی طور پر چونکہ ان احکام کی ضرورت صرف حج کے موقع پر ہی پیش آتی ہے' اسی لئے ان کی اہمیت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے' اسی ضرورت و اہمیت کے پیش نظر ہر زمانے میں علماء اسلام نے حجاج کرام کی راہنمائی کے لئے اس موضوع پر بے شمار کتب تصنیف فرمائی ہیں' عہد صحابہؓ سے یہ مبارک سلسلہ شروع ہوا اور اب تک جاری ہے' ان شاء اللہ آئندہ بھی جاری رہے گا۔

اردو زبان میں بھی اس موضوع پر بے شمار کتب تصنیف کی گئی' آج بھی بحمد للہ احکام حج پر چھوٹی بڑی بے شمار کتابیں موجود ہیں جن سے حجاج کرام استفادہ کر رہے ہیں' لیکن مشہور مثل کہ ''پہلے لوگ کتنی ہی باتیں پچھلے لوگوں کے لئے چھوڑ جاتے ہیں'' کے مطابق ہر زمانے میں

اس موضوع پر بھی بہت کچھ لکھنے کی گنجائش موجود رہی ہے۔

سفرِ حج‘ اس کے طور طریقے اور متعلقہ احوال بدلتے رہے ہیں‘ یہ تبدیلی احوال خود نئی کتاب کے متقاضی رہے ہیں‘ ہندوستان‘ پاکستان اور دیگر ممالک کے حجاج کرام پہلے عوام طور پر حج تمتع ہی کرتے تھے اس لئے اردو کتب میں حج تمتع کا طریقہ بالتفصیل ملتا ہے‘ دیگر اقسام قران اور افراد کے طریقے تفصیل کے ساتھ نہیں ملتے‘ اب بڑی تعداد میں ہندوستانی اور پاکستانی حجاج کرام حج قران اور حج افراد کرنے لگے ہیں لہٰذا اب حج کی کتابوں میں حج کی تینوں اقسام قران‘ تمتع اور افراد کے مفصل طریقے ذکر کرنے کی ضرورت ہے۔

اندریں حالات کافی عرصہ سے ایک ایسی کتاب کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی جس میں بحالات موجودہ حج کے احکام ومسائل کو اور حج کی تینوں اقسام قران‘ تمتع اور افراد کا مکمل طریقہ گھر سے نکلنے سے لے کر واپسی تک بیان کیا گیا ہو‘ انداز بیان عام فہم اور آسان ہو‘ مناسک حج اور متعلقہ اہم عنوانات کے مسائل‘ ادائیگی کے طریقے اور ان کی شرائط‘ فرائض‘ واجبات‘ سنن‘ مستحبات و آداب‘ مکروہات‘ محرمات اور جنایات کو قدرے تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہو‘ تاکہ حجاج کرام کو ہر حکم کی شرعی حیثیت معلوم ہو سکے۔

خانقاہ سراجیہ کندیاں سے وابستہ کافی حضرات کے حج گروپ ہیں‘ جن کے ساتھ ہر سال سینکڑوں مسلمان حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرتے ہیں‘ مخدوم زادہ مکرم حضرت مولانا خلیل احمد صاحب دامت برکاتہم نے اس ضرورت کا احساس فرماتے ہوئے بندہ کو اس موضوع پر لکھنے کا حکم فرمایا‘ بندہ نے تعمیل حکم کو سعادت سمجھتے ہوئے حامی بھر لی اور بنام خدا کام شروع کر دیا‘ اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور اس کی توفیق سے ماہ رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ و ۱۴۲۸ھ میں اول کتاب تا جنایات کام مکمل ہوا‘ جنایات وزیارات کا حصہ ۱۴۲۹ھ کے ششماہی امتحان کی تعطیلات میں لکھا گیا۔ فالحمد للہ ذالک

کتاب سے مکمل استفادے کے لئے ضروری ہے کہ اسے اول تا آخر بغور پڑھا جائے‘

جن حجاج کرام کے پاس وقت کم ہو' وہ جو حج کر رہے ہیں اس کا مکمل طریقہ اور ''حج کے پانچ دن'' کا مطالعہ کریں' ان شاء اللہ انہیں متعلقہ حج کے ضروری اجمالی مسائل سے کافی حد تک واقفیت حاصل ہو جائے گی اور سنت کے مطابق حج کا طریقہ معلوم ہو جائے گا۔

کتاب سے استفادے کو مزید آسان بنانے کے لئے حج کی تینوں اقسام قران' تمتع اور افراد میں سے ہر ہر قسم کا مکمل طریقہ علیحدہ علیحدہ لکھا گیا ہے' اس سے اگرچہ کتاب میں بعض جگہ تکرار ہو گیا ہے لیکن حجاج کرام کے لئے اس میں آسانی ہے کہ انہیں متعلقہ حج کا مکمل طریقہ یکجا مل جائے گا اور بار بار' ادھر ادھر ورق گردانی کی زحمت نہیں اٹھانی پڑے گی۔

افادہ عام کے لئے ''احکام الحجاج'' کو مکتبہ المیز ان لاہور کی طرف سے خانقانہ سراجیہ کندیاں کے زیر اہتمام شائع کیا جا رہا ہے' تاکہ زیادہ سے زیادہ حجاج کرام تک یہ کتاب پہنچ سکے' جناب محمد شاہد عادل صاحب نے کتاب کی بہترین اشاعت کے لئے خصوصی دلچسپی لی ہے' اسی طرح مولانا محبوب احمد صاحب سلمہ نے مسودے سے کمپوزنگ کرائی اور کتاب کی پروف ریڈنگ کی' اللہ تعالیٰ ان دو حضرات کو بہتر جزاء عطا فرمائے۔

دعا ہے کہ یہ کتاب بارگاہ خداوندی میں شرف قبولیت حاصل کرے' میرے لئے صدقہ جاریہ' ذخیرہ آخرت اور حجاج کرام کے لئے نافع اور مفید ثابت ہو' وہ اس کتاب کی روشنی میں سنت کے مطابق حج کر سکیں' وما ذالک علی اللہ بعزیز

حجاج کرام سے درخواست ہے کہ بندہ کو اپنی دعوات صالحات' بالخصوص حرمین شریفین اور عرفات کی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

محمد طاہر مسعود

خادم الحدیث والطلبہ بجامعہ مفتاح العلوم سرگودھا

رکن مجلس عاملہ وفاق المدرس العربیہ پاکستان

۲۱/ رجب المرجب ۱۴۲۹ھ

حج کا لغوی وشرعی معنی

حج کا لغوی معنی:

حج، عربی زبان کا لفظ ہے، اس کا لغوی معنی ہے: قصد وارادہ کرنا، زیارت کرنا، آنا، یا کسی عظیم الشان چیز کا قصد کرنا وغیرہ۔ (لسان العرب: ۳/ ۵۲-۵۳، درمختار: ۲/ ۴۵۴)

حج کا شرعی واصطلاحی معنی

حج کا شرعی معنی ہے:

''خاص ہیئت کے ساتھ، خاص ایام میں، خاص جگہوں کی زیارت کرنا''۔

(ردالمحتار: ۲/ ۴۵۴، غنیۃ الناسک/ ۱)

خاص ہیئت سے، نیت حج کے ساتھ احرام کی حالت، اور خاص ایام سے، حج کے پانچ دن، اور خاص جگہوں سے، بیت اللہ شریف اور میدان عرفات وغیرہ مراد ہیں۔ (حوالہ بالا)

سن فرضیت حج

حج، صحیح قول کے مطابق ۹ھ میں فرض ہوا، نبی کریم ﷺ نے ۱۰ھ میں حج ادا فرمایا، جو فرض ہونے کے بعد آنحضرت ﷺ کا پہلا اور آخری حج تھا، اسی لئے اس حج کو حجۃ الوداع کہا جاتا ہے۔

ہر صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک مرتبہ حج فرض ہے۔

(مشکوۃ المصابیح: ۱/ ۲۲۲، درمختار: ۲/ ۴۵۵، غنیۃ الناسک/ ۱)

فرضیت حج کا منکر کافر ہے

حج کی فرضیت قرآن کریم کی آیات، احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے، لہٰذا

حج کی فرضیت کا انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (بدائع الصنائع:۲/۱۱۸)

حج کس پر فرض ہے

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے اور ہر اس صاحب استطاعت پر فرض ہے، جس کے پاس حج کے اخراجات، اور سفرِ حج کے عرصہ میں اپنے زیرِ کفالت لوگوں کے اخراجات کا انتظام ہو۔
(الدر المختار مع رد المحتار:۲/۴۶۳)

☆☆☆

فضائل حج

۱۔ نبی کریم صلی ﷺ نے ارشاد فرمایا: حج مبرور کا بدلہ جنت سے کم نہیں ہے۔
(صحیح بخاری:۱/۲۳۸)

۲۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ برابر کرتے رہو، بے شک یہ فقر اور گناہوں کو اسطرح ختم کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل وکچیل کو ختم کر دیتی ہے۔
(ترمذی، نسائی، احمد، ابن ماجہ بحوالہ مشکوٰۃ:۱/۲۲۲)

۳۔ نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لانا، دوبارہ سوال کیا گیا پھر کون سا عمل افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنا، سہ بارہ پوچھا گیا پھر کون سا عمل افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: حج مبرور۔ (صحیح بخاری:۱/۲۰۶)

۴۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ (کی خوشنودی) کیلئے حج کیا اور شہوت والے کاموں اور باتوں سے اور لڑائی جھگڑے سے بچا رہا وہ (حج کر کے ایسے) لوٹے گا جیسے اسکی ماں نے اسے آج جنا ہو۔

(بخاری ومسلم، بحوالہ مشکوٰۃ:۱/۲۲۱)

۵۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمرہ اگلے عمرے تک درمیانی مدت کے گناہوں کیلئے کفارہ ہے، اور حج مبرور کا بدلہ جنت ہے۔ (متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ:۱/۲۲۱)

۶۔ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا! حاجی کو کیسا ہونا چاہیے؟ ارشاد فرمایا: بکھرے ہوئے بالوں والا، میلا کچیلا، ایک دوسرا شخص کھڑا ہوا اس نے سوال کیا کونسا حج افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: (وہ حج جس میں) تلبیہ کہتے ہوئے آواز کو بلند کیا جائے اور ہدی یعنی جانور کا خون بہایا جائے۔ (مشکوٰۃ المصابیح:۱/۲۲۲)

۷۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کا وفد ہیں۔ جب یہ دعا مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول فرماتے ہیں اور اگر یہ بخشش طلب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بخش دیتے ہیں۔ (مشکوۃ:۱/۲۲۳)

۸۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی حاجی سے ملو تو اس سے سلام اور مصافحہ کرو اور گھر داخل ہونے سے پہلے اس سے اپنی بخشش کی دعا کراؤ، کیونکہ وہ بخشا بخشایا ہے۔ (مشکوۃ:۱/۲۲۳)

۹۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص حج، عمرہ یا جہاد کرنے کیلئے (اپنے گھر سے) نکلا پھر وہ رستے میں انتقال کر گیا، اللہ تعالیٰ اس کیلئے (قیامت تک) حج، عمرہ اور جہاد کا ثواب لکھتے رہتے ہیں۔ (مشکوۃ:۱/۲۲۳)

۱۰۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر ضعیف شخص کا جہاد، حج ہے۔ (کنز العمال:۵/۴)

۱۱۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے سوار حاجیوں سے مصافحہ کرتے ہیں اور پیدل حج کرنے والوں سے گلے ملتے ہیں۔ (کنز العمال:۵/۵)

۱۲۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوار حاجی کو اسکی سواری کے ایک قدم چلنے کے بدلے ستر نیکیاں ملتی ہیں اور پیدل حج کرنے والے کو ایک قدم کے بدلے سات سو نیکیاں ملتی ہیں۔ (کنز العمال:۵/۵)

۱۳۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایسا جہاد نہ بتلاؤں جس میں زیادہ مشقت نہیں ہے، وہ (جہاد) حج بیت اللہ ہے۔ (کنز العمال:۵/۶)

۱۴۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بوڑھے، کمزور و ناتواں شخص اور عورت کا جہاد، حج اور عمرہ ہے۔ (کنز العمال:۵/۶)

۱۵۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حاجی کبھی فقیر نہیں ہوتا۔ (کنز العمال:۵/۶)

۱۶۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی تلبیہ پڑھنے والے نے (حج یا عمرہ کیلئے) جب بھی تلبیہ پڑھا۔ اسے جنت کی بشارت دے دی جاتی ہے۔ (کنز العمال:۵/۷)

۱۷۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی (حج یا عمرہ کرنے والا) مسلمان تلبیہ

پڑھتا ہے تو اس کے تلبیہ کے ساتھ اسکے دائیں اور بائیں طرف کے پتھر، درخت اور مٹی کے ذرات زمین کے آخری کنارے تک تلبیہ پڑھنے لگتے ہیں۔

(کنز العمال: ۵/۷)

۱۸۔ حاجی، حج کرنے کیلئے جاتے ہوئے اور حج کر کے گھر واپس آتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ضمان اور اسکی حفاظت میں ہوتا ہے۔ (کنز العمال: ۵/۸)

۱۹۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حج کیا کرو، اس لئے کہ حج گناہوں کو ایسے دھو دیتا ہے جیسے پانی میل کچیل کو دھو دیتا ہے۔ (کنز العمال: ۵/۱۰)

۲۰۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حاجی اپنے خاندان کے چار سو افراد کی بخشش کی سفارش کرے گا۔ جسے قبول کر لیا جائے گا۔ (کنز العمال: ۵/۱۴)

۲۱۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے حج اور عمرہ کیا پھر اسی سال اس کا انتقال ہو گیا وہ جنت میں داخل ہوگا، جس شخص نے رمضان المبارک کے روزے رکھے پھر اس کا انتقال ہو گیا وہ جنت میں داخل ہوگا، جس شخص نے جہاد کیا پھر اسی سال اس کا انتقال ہو گیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (کنز العمال: ۵/۱۵)

۲۲۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو حج سے کسی واضح ضرورت یا ظالم بادشاہ یا روکنے والے مرض نے نہ روکا ہو، اس نے حج نہ کیا اور مر گیا، اسے چاہیئے وہ یہودی یا عیسائی ہو کر مرے۔ (مسلمان ہو کر نہ مرے) (مشکوۃ: ۱/۲۲۲)

حاصل فضائل

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے حج کے درج ذیل فضائل معلوم ہوتے ہیں۔

۱۔ حج مبرور کا بدلہ جنت ہے۔

۲۔ حج اور عمرہ گناہوں کو ایسے ختم کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے کے میل و کچیل کو ختم کر دیتی ہے۔ اور جیسے پانی کپڑے وغیرہ کے میل و کچیل کو ختم کر دیتا ہے۔

۳۔ حج ایمان کے بعد افضل ترین اعمال میں سے ہے۔

۴۔ حج کر کے واپس لوٹنے والا ایسے ہوتا ہے جیسے آج پیدا ہوا ہے۔

۵۔ جس حج میں بلند آواز سے تلبیہ پڑھا جائے اور قربانی کی جائے' وہ حج اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے۔
۶۔ حجاج کرام اللہ تعالیٰ کا وفد ہیں' ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور یہ بخش دیئے جاتے ہیں۔
۷۔ حاجی سے بخشش کیلئے دعا کرانے کا حکم دیا گیا ہے' کیونکہ وہ حج کر کے بخشا بخشایا آیا ہے۔
۸۔ جو حج کیلئے گھر سے نکلے اور انتقال کر جائے' قیامت تک اسے حج کا ثواب ملتا رہتا ہے۔
۹۔ ضعیف وناتواں، بوڑھے اور عورت کا حج' جہاد ہے۔
۱۰۔ فرشتے حاجیوں سے معانقہ ومصافحہ کرتے ہیں۔
۱۱۔ سوار ہو کر حج کرنے والے کو ایک قدم پر ستر اور پیدل حج کرنے والے کو ہر قدم پر سات سو نیکیاں ملتی ہیں۔
۱۲۔ حج وہ جہاد ہے جس میں زیادہ مشقت نہیں ہے۔
۱۳۔ حاجی کبھی فقیر وتنگدست نہیں ہوتا۔
۱۴۔ حاجی کے تلبیہ پڑھنے پر اسے جنت کی بشارت دیدی جاتی ہے۔
۱۵۔ حاجی' اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور اسکی ضمان میں ہوتا ہے۔
۱۶۔ حاجی کی شفاعت اپنے خاندان کے چار سو افراد کے بارے میں قبول کی جائے گی۔
۱۷۔ حاجی' حج کرنے کے بعد اسی سال انتقال کر گیا تو سیدھا جنت میں جائے گا۔
۱۸۔ استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے والا، ہوسکتا ہے یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر مرے۔اس سے معلوم ہوا کہ حاجی کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ان شاءاللہ

حج سے حقوق معاف نہیں ہوتے

یہ بات ذہن میں رہے کہ حج سے صغیرہ اور کبیرہ دونوں قسم کے گناہ تو معاف ہوتے ہیں حقوق معاف نہیں ہوتے بلکہ حقوق کی ادائیگی ذمہ میں باقی رہتی ہے۔

حقوق اللہ ہوں یا حقوق العباد، انہیں ادا کرنا یا ان کی قضا کرنا بہر حال ضروری ہے، مثلاً نمازوں کی قضاء، گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ کی ادائیگی وغیرہ، اسی طرح کسی کا کوئی حق دبایا ہو یا کسی کا قرضہ دینا ہو، انہیں ادا کرنا ضروری ہے، البتہ اگر حج کے سفر میں حقوق کی ادائیگی کی پختہ نیت کرلی لیکن ادائیگی کا موقع نہ مل سکا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کاملہ سے امید ہے کہ وہ اپنے حقوق معاف فرما دیں، اور بندوں کے حقوق اپنے فضل سے ادا فرما دیں، جبکہ وہ ترکہ چھوڑ کر نہ مرا ہو، لیکن یہ اللہ تعالیٰ پر واجب اور ضروری نہیں ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۰۳-۱۰۴، ردالمحتار:۲/ ۶۲۳)

حج فرض ہونے کے بعد تاخیر کرنا

حج فرض ہونے کے بعد ادائیگی میں جلدی کرنی چاہیے زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں، ہوسکتا ہے تاخیر حج، حج سے محرومی کا سبب بن جائے، اسی طرح مال کا بھی کچھ بھروسہ نہیں، کیونکہ مال آنی جانی چیز ہے، اس لئے جب حج فرض ہوجائے تو ادائیگی میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔

احادیث مبارکہ میں بھی حج کی جلدی ادائیگی پر زور دیا گیا ہے، مسند احمد وغیرہ کی ایک روایت میں ہے:

''فریضہ حج ادا کرنے میں جلدی کرو، ہوسکتا ہے کوئی رکاوٹ پیش آجائے (اور آدمی حج نہ کرسکے)'' (مسند احمد:۴/ ۳۱۴، سنن بیہقی:۴/ ۳۴۰)

ایک دوسری حدیث میں ہے:

''جس شخص کا حج کا ارادہ ہو، اسے جلدی کرنی چاہیے، اسلئے کہ کوئی بیماری لاحق ہو سکتی ہے، اسباب ختم ہوسکتے ہیں یا کوئی مجبوری پیش آسکتی ہے۔''

(مسند احمد:۱/ ۲۱۴، مستدرک حاکم:۱/ ۴۴۸)

اس لئے امام ابو حنیفہؒ کا صحیح ترین قول اور امام ابو یوسفؒ کا مذہب یہ ہے کہ حج فرض ہوجانے کے بعد، اول فرصت میں اسے ادا کرنا لازم ہے، تاخیر سے گنہ گار ہوگا اور اسکی گواہی بھی قبول نہیں ہوگی۔

لیکن جب بھی حج کرے گا، حج ادا ہی ہوگا، قضا نہیں ہوگا۔ (ردالمحتار:۲/ ۴۵۷)

☆☆☆

فلسفہ واہمیت حج

حج، سبب تکمیل عبدیت ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ اور اسکے بندوں کے درمیان تعلق کی بہت سی جہتیں ہیں، مثلاً اللہ تعالیٰ خالق ہیں، اسکے بندے مخلوق ہیں، اللہ تعالیٰ رازق ہیں، بندے مرزوق ہیں، اللہ تعالیٰ حاکم ہیں، بندے محکوم ہیں، اللہ تعالیٰ آمر ہیں، بندے مامور ہیں، بندے عابد ہیں اور اللہ تعالیٰ معبود ہیں وغیرہ وغیرہ

اللہ تعالیٰ اور بندے کے تعلقات کی ان جہتوں میں سے ایک جہت عشق ومحبت کی بھی ہے کہ بندے اللہ تعالیٰ کے عاشق ومحبّ ہیں اور اللہ تعالیٰ محبوب حقیقی ہیں، تعلق کی یہ جہت صرف حضرت انسان کے ساتھ ہے، فرشتے، عشق الٰہی کے اس تعلق سے محروم اور اسکی لذت سے ناآشنا ہیں۔

غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ارکان اسلام میں اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان عشق و محبت کے اس تعلق کو بڑی حسن ترتیب کے ساتھ پنہاں رکھا گیا ہے۔ اسلام کے چار بڑے ارکان ہیں نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج، نماز میں عشق ومحبت کی ابتدائی حالت مضمر ہے، عشق کے دوسرے مرحلے کا اظہار زکوٰۃ میں ہے، تیسرے مرحلے کو روزے میں ظاہر کیا گیا ہے، عشق کے چوتھے اور آخری مرحلے کو حج میں نمایاں کیا گیا ہے۔

عشق کی پہلی اور ابتدائی حالت حیرانی وسرگردانی کی ہوتی ہے کہ عاشق ہر وقت حیران و سرگردان رہتا ہے، بقول شاعر:

عاشقی چیست، بندۂ جاناں بودن
دل دست اودادن و حیراں بودن

''عشق ومحبت کیا ہے؟ عشق ومحبت، محبوب کی غلامی اختیار کرنے اور اپنا دل محبوب کے ہاتھ پر رکھ کر، حیران وسرگردان ہونے کا نام ہے۔''

عشق ومحبت کی اسی پہلی ادا کو نماز کے ذریعے ظاہر کرایا گیا کہ ہاتھ باندھ کے حیران و سرگرداں کھڑے ہو جاؤ۔

دوسرے مرحلے میں عاشق یہ خواہش کرتا ہے کہ میں اپنا مال ومتاع محبوب کے قدموں پہ نچھاور کروں۔ عشق کے اس دوسرے مرحلے کو زکوٰۃ کے ذریعے ظاہر کرایا گیا کہ اپنا مال اللہ کے نام پر قربان کر دو۔ عشق جب اور آگے بڑھتا ہے تو عاشق اپنا کھانا پینا بھول جاتا ہے، اسکی بھوک ختم ہو جاتی ہے اور اسے کھانے پینے کا کوئی ہوش نہیں رہتا، محبت وجنوں کی اس تیسری کیفیت کو روزے کے ذریعہ عیاں کیا گیا کہ روزے دار اللہ کی محبت میں کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔

عشق جب انتہا کو پہنچتا ہے تو عاشق کی عجیب حالت ہو جاتی ہے۔ اسے گھر بار کی، کھانے پینے کی، اپنے لباس اور زیب وزینت کی کوئی فکر نہیں ہوتی اور وہ لوگوں کے طعن وتشنیع کی پرواہ کیۓ بغیر سب کچھ چھوڑ کر اور سب کچھ لٹا کر محبوب کی گلی کوچے کے چکر لگانا اپنی زندگی کا نصب العین سمجھتا ہے، وہ غم دنیا سے کچھ اس طرح سے بے نیاز ہو جاتا ہے کہ غم وصال کی مستی ہر مستی پر غالب آ جاتی ہے، بقول شاعر:

جس گُل کو دل دیا ہے، جس پھول پر فدا ہوں
یا وہ بغل میں آئے یا جان قفس سے چھوٹے

عشق کی اس آخری ادا کو فریضۂ حج کے ذریعے عیاں کیا گیا ہے کہ حاجی احرام باندھ کر، گھر بار چھوڑ کر، لبیک اللھم لبیک، پکارتا ہوا جب کوئے حبیب میں پہنچتا ہے، حجر اسود کے بوسے لیتا ہے، بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کرتا ہے تو اس کی ایک ایک ادا سے عشق ومحبت ٹپک رہی ہوتی ہے۔ نماز سے شروع ہونے والے محبت کے اس سفر کو جب مناسک حج تک پہنچایا جاتا ہے تو اللہ اور بندے کا عشق ومحبت کا یہ تعلق اپنے کمال کو پہنچتا ہے، جس سے عبدیت کی تکمیل ہوتی ہے، اسی لئے حج کے سفر کو عشق ومحبت کا سفر قرار دیا گیا ہے کہ حاجی کی ایک ایک ادا عاشقانہ ادا ہے۔

حج، تکمیل ایمان کا سبب ہے

حج، تکمیل ایمان میں ایک مؤثر اور بھر پور کردار ادا کرتا ہے، ایمان، خالق حقیقی کے ہر حکم پر سر تسلیم خم کرنے کا نام ہے، حج از اول تا آخر عقل وخرد کے بر خلاف احکامات ومناسک کی ادائیگی کا نام ہے، لباس اتار کر دو چادریں اوڑھ لینا، زیب وزینت کے تمام طریقے ترک کر دنیا، خوشبو تک کے استعمال کو ممنوع قرار دینا، سر ننگا رکھنا، میلا کچیلا رہنا، بلند آواز سے لبیک اللھم لبیک الخ کا ورد کرتے رہنا، اللہ کے حرم میں پہنچ کر بیت اللہ کے اردگرد چکر لگانا، حجر اسود کے بوسے لینا، صفا مروہ کے درمیان دوڑ، دوڑ کر تھک جانا، پھر جہاں ایک نماز، لاکھ نمازوں کے برابر ہے، سے کوچ کر کے منیٰ روانہ ہو جانا اور خیموں میں رہ کر نمازیں پڑھنا، اگلا دن عرفات میں گزار کر سر شام مزدلفہ کوچ کرنا کہ وہاں پہنچ کر مغرب وعشاء، عشاء کے وقت میں پڑھنا، رات یہاں قیام کر کے اگلی صبح پھر یہاں وقوف کرنا، جمرات کو تین چار دن تک کنکریاں مارنا اور اس دوران اللہ کے گھر کا طواف کر کے واپس یہیں آنا، پھر سر منڈا کر کپڑے پہن لینا، کب قرین قیاس اور کس عقل وخرد کے ہم آہنگ ہے، نہیں، بالکل نہیں، یہ تو عقل وخرد کی حدود کو پھلاندتے ہوئے صرف اور صرف احکم الحاکمین کے حکم کی بجا آوری ہے اور ''سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے'' کی عملی تصویر ہے، حاجی، مناسک حج ادا کر کے احکم الحاکمین کے حضور یہ باور کراتا ہے کہ اے پروردگار آپ کے ہر حکم کے آگے آپکے بندے کا سر تسلیم خم ہے، وہ حکم میرے عقلی تقاضوں سے ہم آہنگ ہو، یا نہ ہو۔

حاجی کا یہ عملی اقرار اس ایمان کی تکمیل کرتا ہے کہ جس سے مقصود، اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کے آگے نہ صرف سر، بلکہ دل کو بھی جھکا دینا ہے۔

حج اظہار بندگی وشکر نعمت کی اعلیٰ ترین مثال ہے

عبادات سے مقصود اظہار بندگی ہے یا شکر نعمت، حج میں یہ دونوں چیزیں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔ بندگی، معبود حق کے حضور انتہائی درجہ کی ذلت وعاجزی کے اظہار کا نام ہے اور یہ بندگی حاجی کی ایک ایک ادا سے ٹپکتی اور عیاں ہوتی ہے، حاجی احرام پہن کر اور اسباب زینت وراحت ترک کر کے اور اپنی پراگندہ حالت ظاہر کر کے ایسے غلام کی سی شکل وصورت بناتا ہے کہ جس سے اس کا مولیٰ ناراض ہے اور یہ اس سے معافی کا خواستگار ہے، اسکے گھر کے گرد چکر لگا کے اس کی

چوکھٹ کو پکڑ کر آنسو بہاتا ہے اور عرفات کے میدان میں اسکی حمد وثناء کر کے اسے راضی کرنے کی کوشش کرتا ہے، ان ساری اداؤں میں اپنی ذلت و عاجزی ظاہر کر کے حق بندگی بجالانے کی کوشش کرتا ہے۔

حج شکر نعمت کی بھی اعلیٰ ترین مثال ہے حج جسمانی مشقت اور مال خرچ کئے بغیر ادا نہیں ہوتا، گویا ادائیگی حج سے بیک وقت نعمت صحت بدن اور نعمت مال کا شکر ادا ہوتا ہے۔

(بدائع الصنائع:۱۱۸/۲)

حج ایک امتحان ہے

ہر مسلمان اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے ساتھ محبت کا دعوی کرتا ہے، اس دعویٰ محبت میں یہ مسلمان سچا بھی ہے یا نہیں؟ اسے پرکھنے کیلئے حج ایک امتحان ہے اگر مسلمان اس امتحان میں کامیاب ہو جاتا ہے تو سمجھا جائے گا کہ دعویٰ محبت میں سچا ہے کہ محبوب حقیقی کے کہنے پر ہر چیز کو خیر آباد کہ کر مستانہ وار نکل کھڑا ہوا ہے اور دیار حبیب کی زیارت کے شوق میں کسی تکلیف و پریشانی کو خاطر میں نہیں لاتا، اور جو مال کی محبت میں یا جسمانی مشقت سے گھبراتے ہوئے بہانے ہی بناتا رہتا ہے وہ عشق ومحبت کے اس دعوی میں ہرگز ہرگز سچا نہیں ہوسکتا۔

☆☆☆

ضروری اور اہم ہدایات

سفر حج، کوئی عام سفر نہیں ہے بلکہ یہ زندگی کا اہم ترین سفر ہے یہ سفر درحقیقت، سفر آخرت کی یاد تازہ کرتا ہے کہ اعزاء واقرباء سب کو چھوڑ کر احرام کی دو چادریں اوڑھ کر جانے والے مسافر، ایک دن تو اسی طرح سب کچھ چھوڑ کر کفن کی دو چادریں اوڑھ کر دنیا سے چلا جائے گا، سفر حج سے اگر سفر آخرت کی فکر پیدا نہ ہوئی تو سفر حج کا مقصد حاصل نہ ہوا اور بامقصد سفر کے نتیجے میں حاجی جب گھر واپس لوٹتا ہے تو اسکی معصومیت اور نومولود بچے کی معصومیت میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اس لئے ابتداء ہی سے اس سفر کو آداب کی رعایت کے ساتھ کرنے کی فکر پیدا کی جائے اور سفر حج سے متعلقہ ضروری اور اہم ہدایات پر عمل کیا جائے تاکہ اس عظیم سفر کا مقصد حاصل ہو سکے، ذیل میں سفر حج سے متعلقہ اہم اور ضروری ہدایات ذکر کی جاتی ہیں، حتی الوسع ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

۱۔ فرض ہونے کے بعد جلدی حج کرنا

حج فرض ہونے کے بعد، ادائیگی حج میں جلدی کرنی چاہیے، مکان کی تعمیر، اولاد کی شادی اس قسم کے عوارض کی وجہ سے فریضۂ حج کو مؤخر نہیں کرنا چاہیے، خدانخواستہ اگر فرض حج ادا کئے بغیر موت آ گئی تو سوء خاتمہ کا اندیشہ ہے۔

۲۔ اخلاص نیت

حج سے مقصود صرف اور صرف ادائیگی فرض، اللہ تعالیٰ کی رضا اور اسکی خوشنودی حاصل کرنے کی نیت ہونی چاہیے، اول تا آخر اپنی نیت کو ٹٹولتے رہنا چاہیے، اگر نیت میں کھوٹ آ گیا تو ساری محنت ضائع جائے گی، خاندان میں برتری حاصل کرنے یا حاجی کہلوانے کی نیت سے حج کرنا اخلاص کے منافی ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

''لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ مالدار لوگ سیر وتفریح کیلئے، متوسط طبقہ کے لوگ

تجارت کیلئے، فقیر لوگ مانگنے اور سوال کرنے کیلئے، علماء اور قراء نام ونمود کیلئے حج کیا کرینگے"

(کنز العمال: ۲۶/۲)

اس لئے حج کا سفر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہونا چاہیے، کوئی اور غرض اس سفر سے ہرگز نہ ہونی چاہیے۔

۳۔ مال حلال سے حج کرنا

سفر حج کے تمام اخراجات مال حلال سے کرنا ضروری ہے، حرام مال کی یہ نحوست ہے کہ اسکے استعمال سے عبادت قبول ہوتی ہے اور نہ ہی دعا، اس لئے حرام مال سے ہر وقت بچنے کی کوشش کریں، اور حلال مال ہی استعمال کریں، حج چونکہ خالص عبادت ہے اس لئے اگر حج کے مصارف مال حرام سے ادا کئے تو بجائے ثواب کے گناہ ہوگا اور حج قبول نہیں ہوگا ایک روایت کے مطابق اسے کہا جائے گا:

لَالَبَّيْكَ وَلَا سَعْدَيْكَ وَ حَجُّكَ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكَ (غنیۃ/۱۰۴)

"تیرا لبیک لبیک کہنا اور تیرا تکلیف برداشت کرنا قبول نہیں ہے، اور تیرا حج تجھی پر لوٹا دیا گیا ہے"

اگر حرام مال سے حج کیا تو فرض ذمہ سے ساقط ہو جائے گا لیکن نہ ثواب ملے گا اور نہ ہی حج کے فضائل حاصل ہونگے۔ (ردالمحتار: ۴۵۶/۲، غنیۃ الناسک/۱۰۴)

۴۔ توبہ

سفر حج شروع کرنے سے پہلے سچے دل سے توبہ کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ کے حضور گڑ گڑا کر سارے گناہوں کی معافی مانگے، اللہ تعالیٰ یا بندوں کے حقوق ذمہ میں ہوں تو انہیں ادا کرنا ضروری ہے، توبہ سے حقوق معاف نہیں ہوتے، گذشتہ سالوں کی نمازیں، زکوتیں، روزے، قربانیاں وغیرہ حقوق اللہ کا پورا پورا حساب کرے اور پختہ عزم کرکے ان کی قضا کرنا شروع کردے اور بندوں کے حقوق معاف کرائے یا ادا کرے، فی الحال ادائیگی ممکن نہ ہو تو لکھ لے

اور انہیں اس پر راضی کرے، لوگوں کی امانتیں پاس ہوں تو واپس کرے یا لکھ لے، وصیت کا لکھنا بھی مستحب ہے، اگر صاحب حق دنیا سے جا چکے ہوں تو ان کے ورثاء کو حق ادا کرے، اگر ورثاء کا کچھ پتہ نہ چلے تو صاحب حق کی طرف سے صدقہ کرے پھر توبہ کرے، توبہ کا مطلب یہ ہے کہ ماضی میں کئے گئے تمام گناہوں پر ندامت اور افسوس ہو، اور ان گناہوں کو فوراً چھوڑ دے، آئندہ ان گناہوں کے نہ کرنے کا پختہ عزم کرے اور جو حقوق ذمہ میں ہوں، اوپر ذکر کئے گئے طریقہ کے مطابق انہیں ادا کرنے کا عزم کرے، مستحب یہ ہے کہ غسل کرے یا کم از کم وضو کر کے دو رکعت نماز توبہ کی نیت سے پڑھے، نماز سے فارغ ہو کر جس قدر ہو سکے استغفار اور درود شریف پڑھے پھر عاجزی، انکساری کے ساتھ گڑگڑا کر اور رو کر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے پچھلے سارے گناہوں کی معافی مانگے اور آئندہ زندگی میں ہر گناہ سے بچنے کا پختہ عزم کرے، اس کے بعد گناہ کے قریب نہ جائے۔ (فتاویٰ عالمگیریہ: ۱/ ۲۱۷)

۵۔ والدین واقارب کو راضی کرنا

اگر والدین زندہ ہوں اور انہیں خدمت کی ضرورت ہو اور حج پر جانے کی صورت میں انہیں تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو تو ان سے سفر حج کی اجازت لینی چاہیے، ان کی اجازت کے بغیر جانا مکروہ ہے، نفل حج کیلئے والدین کی اجازت بہر صورت اولیٰ ہے خواہ وہ خدمت کے محتاج ہوں یا نہ ہوں۔ (ردالمحتار: ۲/ ۶۲۰-۶۲۱)

والدین کے علاوہ دیگر رشتہ داروں، بالخصوص ان لوگوں کو بھی راضی کرنا چاہیے، جن کے احسانات اس پر رہے ہیں، میاں، بیوی میں سے ہر ایک دوسرے کو راضی کر کے جائے، عام حالات میں بھی ان امور کا اہتمام کرنا چاہیے۔

۶۔ مشورہ کرنا

سفر حج سے پہلے مشورہ کرنا مستحب ہے، مشورہ اس شخص سے کرنا چاہیے جس کے علم وعمل، دینداری، امانت و دیانت اور تجربہ کاری پر مکمل اعتماد ہو، سفر اور ضروریات سفر سے متعلق اس شخص سے مشورہ کیا جائے، اگر حج فرض ہے تو حج کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں مشورہ نہ کرے بلکہ دیگر امور مثلاً پرائیویٹ طور پر حج کیا جائے یا سرکاری طور پر، کس گروپ کے ذریعہ درخواست دی

جائے وغیرہ وغیرہ اور اگر حج نفل ہے تو حج کرنے یا نہ کرنے کا مشورہ بھی کیا جا سکتا ہے۔
(بحر الرائق: ۳۰۹/۲)

۷۔ استخارہ کرنا

استخارہ کرنا بھی مستحب ہے، اگر حج فرض ہے تو حج کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں استخارہ نہ کیا جائے بلکہ دیگر امور جنہیں ابھی ذکر کیا گیا ہے، کے بارے میں استخارہ کیا جائے اور اگر حج نفل ہے تو حج کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں بھی استخارہ کیا جا سکتا ہے۔

استخارہ کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت استخارہ کی نیت سے پڑھے، پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھے، نماز کے بعد جتنا ہو سکے تسبیح و درود شریف پڑھے پھر نہایت عاجزی اور انکساری کے ساتھ استخارہ کی دعا پڑھے، دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَاالسَّفَرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِاَمْرِیْ۔ یا کہے

فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اٰجِلِهٖ ، فَاقْدِرْهُ لِیْ وَ یَسِّرْهُ لِیْ، ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا السَّفَرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ، یا کہے

فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ، فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ، ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ" (صحیح بخاری ۳۹۱/۱، حدیث/۱۱۰۹)

اسکے بعد جس جانب دل کا میلان اور رجحان ہو، وہی بہتر اور استخارہ کا جواب ہے، اسکے مطابق عمل کرنا چاہیے ایک مرتبہ استخارہ کرنے میں اطمینان نہ ہو تو سات مرتبہ کرنے میں ان شاء اللہ اطمینان حاصل ہو جائے گا اور تردد کی کیفیت ختم ہو جائے گی، استخارہ میں خواب وغیرہ نظر آنا کوئی ضروری نہیں۔

۸۔حج مبرور کی فکر

مشورہ اور استخارہ کے بعد جب حج کرنے کا پختہ عزم ہو جائے تو شروع ہی سے اس بات کی فکر کرے کہ میرا حج ، حج مبرور ہو، احادیث مبارکہ میں حج مبرور ہی کے فضائل بیان فرمائے گئے ہیں۔

حج مبرور کے بہت سارے معنی بیان کئے گئے ہیں، مثلاً حج مبرور اس حج کو کہتے ہیں جس میں کوئی گناہ نہ ہو، یا حج مبرور، حج مقبول کو کہا جاتا ہے، یا حج مبرور اس حج کو کہتے ہیں جو اخلاص نیت کے ساتھ کیا گیا ہو کہ جس میں ریا، دکھلاوا اور نام ونمود وغیرہ نہ ہو، یا حج مبرور اس حج کو کہا جاتا ہے، جس کے بعد کوئی گناہ نہ ہو، یا حج مبرور یہ ہے کہ حج کے بعد دنیا کی بے رغبتی اور آخرت کی طرف رغبت پیدا ہو جائے۔ (فتح الباری:۱/۱۰۷)

کوشش کرنی چاہئے کہ ان تمام معانی کے اعتبار سے حج، حج مبرور ہو۔

۹۔اچھے رفقاء کا انتخاب

حج کے لئے اچھے ساتھیوں کا انتخاب کرے، دیندار، نیک، متقی پرہیزگار اور اہل علم وعمل کے ساتھ حج کرنے کی کوشش کرے تاکہ ان کی صحبت صالح سے زندگی میں نیکی اور تقوی پیدا ہو اور سنت کے مطابق مناسک حج ادا کر سکے۔

جو لوگ بچارے ایسے ہی حج کرنے چلے جاتے ہیں، مارے مارے پھرتے ہیں اور غلط سلط کام کرتے رہتے ہیں۔ جسکی وجہ سے ان پر کئی دم واجب ہو جاتے ہیں، اس لئے سفر حج کیلئے اچھے ساتھیوں کا انتخاب کرکے ان کی معیت میں حج کرنا چاہیے۔

ساتھیوں میں جو صاحب، صائب الرائے، دیندار، بردبار، ہوشیار اور تجربہ کار ہوں انہیں امیر بنالینا چاہئے اور سب کو انکی اطاعت کرنی چاہئے، حدیث پاک میں سفر میں ایک کو امیر بنانے کا حکم دیا گیا ہے۔ (سنن ابوداؤد:۳/۳۶)

۱۰۔حج کے مسائل سیکھنے کا اہتمام

حج پر جانے سے پہلے، حج کے مسائل سیکھنا واجب اور ضروری ہے، لہذا جب حج پر جانا طے

ہو جائے تو اسی وقت سے مسائل حج سیکھنے کی فکر کرنی چاہئے، اس کیلئے کسی مستند ومعتبر عالم دین سے رابطہ رکھیں، حج کے موضوع پر لکھی گئی کتابوں میں سے کسی مستند کتاب کا مطالعہ شروع کر دیں، اس سلسلہ میں مختلف جگہوں پر حج کا طریقہ سکھانے کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔ اس میں شرکت کریں، کسی ایسے گروپ کے ساتھ حج پر جانے کی کوشش کریں جو علماء کرام کی راہنمائی میں حج کرانے کا اہتمام کرتے ہوں۔

۱۱۔ عورت کا محرم یا شوہر کے بغیر سفر حج نہ کرنا

عورت پر حج فرض ہونے کیلئے محرم یا شوہر کی معیت ضروری ہے، اگر ان دونوں میں سے کسی ایک کے، عورت کے ساتھ حج پر جانے کے اسباب نہ ہوں تو عورت پر حج فرض نہیں ہوتا، اگرچہ عورت کے پاس اپنے حج کیلئے اخراجات کا انتظام ہو۔

(بدائع: ۲/ ۱۲۳، ردالمحتار: ۲/ ۴۶۴، غنیۃ الناسک/ ۱۰-۱۱)

اس لئے عورت محرم یا شوہر کی معیت کے بغیر ہرگز ہرگز سفر حج نہ کرے، ورنہ گنہ گار ہوگی۔ تاہم اس کا حج ہو جائے گا جب شریعت نے حج فرض نہیں کیا تو خواہ مخواہ گنہ گار ہونے کی کیا ضرورت ہے۔[1]

۱۲۔ غیر عورت کا محرم بننا

بعض عورتیں محرم کے بغیر حج یا عمرے کا سفر کرتی ہیں اور قانونی تقاضے پورے کرنے کیلئے کسی نامحرم کو اپنا محرم ظاہر کرتی ہیں، ایسا کرنا دوہرا گناہ ہے ایک شوہر یا محرم کے بغیر سفر کرنا، دوسرے نامحرم کو محرم ظاہر کرنا اور جھوٹ بولنا، پھر اس میں کئی ساری قباحتیں ہیں، پورے سفر میں انہیں محرموں کی طرح رہنا ہوگا، جگہ جگہ جھوٹ بولنا پڑے گا، آپس میں اختلاط اور بے پردگی ہوگی وغیرہ وغیرہ۔

بعض دیندار لوگ بھی ہمدردی کے جذبے سے نامحرم عورتوں کے محرم بن جاتے ہیں اور حج و عمرہ کے مبارک ومقدس سفر کو خراب کر بیٹھتے ہیں، لہٰذا کسی مرد کیلئے قطعاً جائز نہیں کہ وہ اپنے آپ کو کسی نامحرم عورت کا محرم ظاہر کرے۔ اور اس کے ساتھ حج وعمرہ کرے۔

---

[1] تفصیل کے لئے بندہ کی کتاب احکام سفر: ۲۰۹ تا ۲۱۲ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۔عورت کیلئے سفر حج میں بھی پردہ وحجاب ضروری ہے

اسلام نے عورت کو پردے اور حجاب کا حکم دیا ہے، عورت کیلئے نامحرم اور اجنبی لوگوں سے پردہ کرنا فرض قرار دیا ہے، پردہ عام حالات میں بھی فرض ہے اور سفر حج میں اسکی اہمیت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے، لہذا ابتداء ہی سے اس شرعی حکم کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

بعض خواتین سفر حج میں بالکل پردہ نہیں کرتیں، اور احرام کی حالت میں تو بہت کم خواتین شرعی پردے کا خیال رکھتی ہیں، حرم پاک میں بھی بے حجاب ہو کر پھرتی ہیں اور اسی حالت میں طواف کرتی ہیں، بلکہ بعض عورتیں رش کے زمانے میں مردوں کی دھکم پیل میں گھس کر طواف کرتی ہیں، یہ باتیں ناجائز ہیں عورت پر لازم ہے کہ مکمل شرعی پردے کیساتھ حج کرے اور احرام کیلئے ایسا نقاب استعمال کرے، جس سے پردہ بھی ہو اور کپڑا بھی چہرے کے ساتھ نہ لگے۔ آجکل ایسے نقاب بنے بنائے مل جاتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں احرام کی حالت میں جب حج کو گئے تو احرام کیوجہ سے چہرہ کھلا رکھتے، جب لوگ ہمارے قریب سے گزرتے تو ہم سر کی چادر سے چہرہ ڈھانپ لیا کرتے تھے۔ (مشکوۃ:۲۳۶/۱)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ احرام کی حالت میں بھی عورت کو پردہ کرنا اور نامحرموں سے چہرہ چھپانا ضروری ہے۔

۱۴۔وقت پر اور باجماعت نماز کا اہتمام کرنا

اس بات کا بطور خاص خیال کرے کہ سفر حج میں کوئی نماز قضا نہ ہو، ہر نماز اپنے وقت پر باجماعت پڑھنے کا اہتمام کرے، اگر ذمہ میں قضا نمازیں ہوں تو فارغ وقت میں نوافل کی بجائے قضا نمازیں پڑھنے کا اہتمام کرے۔

اکثر حاجی سفر حج میں معمولی عذر کی وجہ سے نماز قضا کر دیتے ہیں، یہ بہت نقصان کی بات ہے ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔

۱۵۔نوافل کا اہتمام

دن رات میں چار قسم کے نوافل مستحب ہیں۔

۱۔تہجد ۲۔اشراق ۳۔چاشت ۴۔اوابین

۱۔تہجد

تہجد کی نماز فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز ہے، اس کا اصل اور افضل وقت رات کی آخری تہائی کا وقت ہے۔ آدھی رات کے بعد بھی تہجد پڑھنا جائز ہے، اگر کوئی نیند سے نہ اٹھ سکتا ہو تو رات کو سونے سے پہلے بھی تہجد کی نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ تہجد کی کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں ہیں۔ (ردالمحتار:۲/ ۲۴-۲۵)

۲۔اشراق

سورج نکلنے کے دس منٹ بعد اشراق کا وقت شروع ہوتا ہے اور زوال تک رہتا ہے، اشراق کے دو یا دو، دو کر کے چار نفل پڑھنے چاہئیں۔ اشراق کا ثواب ایک حج اور ایک عمرہ کے برابر ہے۔
(مشکوٰۃ المصابیح:۱/ ۸۹)

اشراق اور شروق کا فرق

حرمین شریفین کی گھڑیوں میں شروق کے نام سے طلوع آفتاب کا وقت دیا گیا ہوتا ہے، بعض لوگ لاعلمی کی وجہ سے شروق کو اشراق سمجھ کر اس وقت اشراق پڑھ لیتے ہیں جبکہ یہ مکروہ وقت ہوتا ہے۔ وقت شروق کے دس منٹ بعد اشراق پڑھنے چاہئے۔

۳۔چاشت کی نماز

چاشت کی نماز کا وقت دن کا ابتدائی چوتھائی حصہ گزرنے سے شروع ہوتا ہے اور زوال تک رہتا ہے، چاشت کی نماز، دو رکعت سے بارہ رکعت تک ہے۔ (ردالمحتار:۲/ ۲۲-۲۳)

۴۔اوابین کی نماز

اوابین کے نوافل مغرب کی نماز کے بعد پڑھے جاتے ہیں، ان کی تعداد چھ رکعتیں ہیں، مغرب کی دو سنتوں کے بعد دو، دو کر کے چار رکعتیں پڑھ لینے سے اوابین کے نوافل کا ثواب مل

جاتا ہے۔ (جامع ترمذی: ۱/۸۹)

ان کے علاوہ تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد، صلوۃ التسبیح، صلوۃ الحاجت اور صلوۃ السفر وغیرہ کا بھی معمول رکھنا چاہئے۔

۱۶۔ مکروہ اوقات

نوافل اور قضا نمازوں کی ادائیگی کیلئے مکروہ اوقات کا جاننا ضروری ہے۔ تا کہ مکروہ اور ناجائز، اوقات میں نماز ادا نہ کی جائے کیونکہ حرمین شریفین میں بہت سے لوگ مکروہ اوقات میں نمازیں پڑھتے رہتے ہیں، اس سے بچنا ضروری ہے۔

مکروہ اوقات دو طرح کے ہیں:

قسم اول:

۱۔ سورج نکلنے کے وقت سے دس منٹ بعد تک۔

۲۔ عین دوپہر کا وقت، جب سورج بالکل سر کے اوپر ہوتا ہے یہ بھی ظہر کا وقت شروع ہونے سے احتیاطاً دس منٹ پہلے کا وقت ہوتا ہے۔

۳۔ سورج غروب ہونے سے تقریباً سترہ منٹ پہلے سے، سورج غروب ہونے تک کا وقت۔

ان تین اوقات میں کسی قسم کے نوافل یا فرائض، قضا یا ادا پڑھنا جائز نہیں، البتہ اس دن کی عصر تیسری قسم کے وقت میں پڑھی جا سکتی ہے۔

قسم دوم:

۱۔ صبح صادق کے بعد سے لیکر طلوع آفتاب تک کا وقت۔

۲۔ عصر کی نماز پڑھنے کے بعد سے لیکر سورج غروب ہونے سے سترہ منٹ پہلے تک کا وقت۔

ان دو اوقات میں قضا نماز پڑھنا جائز ہے، نوافل پڑھنا اور طواف کے بعد کے دو نفل پڑھنا جائز نہیں۔ (صحیح مسلم: ۱/۲۷۶، فتاویٰ عالمگیریہ: ۱/۵۲)

۱۷۔نماز جنازہ کا طریقہ

حرمین شریفین میں تقریباً ہر نماز کے بعد، نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔اس لئے ذیل میں نماز جنازہ کا مختصر طریقہ ذکر کیا جاتا ہے، ہر مسلمان کیلئے ویسے بھی ضروری ہے کہ اسے نماز جنازہ کا طریقہ آتا ہو۔

نیت: نماز جنازہ کیلئے دل سے اتنی نیت کافی ہے کہ میں حاضر میت کی نماز جنازہ اس امام کے پیچھے پڑھتا ہوں، جب امام پہلی تکبیر کہے تو ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہتے ہوئے ناف کے نیچے باندھ لیں، اور ''سبحانک اللہم الخ'' پڑھیں، ہاتھ اٹھائے بغیر دوسری تکبیر کہیں۔دوسری تکبیر کے بعد درودِ ابراہیمی پڑھیں، اسی طرح تیسری تکبیر کے بعد میت کے لئے کوئی سی مسنون دعا پڑھیں، مشہور دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَاوَاُنْثٰنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ

اگر کوئی بھی مسنون دعا یاد نہ ہو تو مرد کیلئے:

''اللهم اغفر له''

اور عورت کیلئے ''اللهم اغفر لها'' پڑھتے رہیں،

چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیں، نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہنا اور قیام یعنی کھڑا ہونا فرض ہے، دعائیں پڑھنا سنت اور سلام پھیرنا واجب ہے۔ (ردالمحتار:۲/۲۰۹ تا ۲۱۳)

۱۸۔ جہاز میں نماز

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ سفرِ حج میں اور اسکے علاوہ بھی کوئی نماز قضا نہ ہونے دیں بلکہ ہر نماز وقت پر باجماعت پڑھنے کا اہتمام کریں۔اگر دوران پرواز نماز کا وقت ہو جائے اور جہاز اترنے تک نماز قضا ہونے کا خطرہ ہو تو جہاز کے اندر قبلہ رو کھڑے ہو کر نماز ادا کریں، اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہ ہوں تو بیٹھ کر پڑھ لیں۔اور اس نماز کو لوٹانے کی ضرورت نہیں اور اگر جگہ نہ

ہونے کیوجہ سے کھڑے نہ ہوسکیں تو فی الحال بیٹھ کر پڑھ لیں اور بعد میں اس نماز کو دوبارہ پڑھیں۔
(تحفۃ الفقہاء:۱/۲۶۵، بدائع الصنائع:۱/۱۰۹، کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ:۱/۲۶)

۱۹۔ طواف کے علاوہ اضطباع مکروہ ہے

اضطباع صرف اس طواف میں مسنون ہے، جسکے بعد سعی ہو، اسکے علاوہ احرام کی حالت میں اضطباع نہیں ہے۔

بعض حجاج یہ سمجھتے ہیں کہ اضطباع، احرام کی سنت ہے، وہ جب تک احرام میں رہتے ہیں اضطباع کرتے ہیں، حتیٰ کہ منیٰ، مزدلفہ اور عرفات میں بھی کافی سارے حجاج اضطباع کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور بعض تو نماز بھی اسی حالت میں پڑھتے ہیں۔ یہ خلاف سنت اور مکروہ ہے، اس سے بچنا چاہئے اور اضطباع صرف اس طواف میں کرنا چاہئے جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو، اسکے علاوہ احرام کی حالت میں دونوں کندھے ڈھک کر رکھنے چاہئیں اور اضطباع نہیں کرنا چاہئے۔ (ردالمحتار:۲/۴۹۵)

۲۰۔ احرام کی حالت میں حجر اسود، ملتزم اور رکن یمانی کو ہاتھ نہ لگائیں

احرام کی حالت میں چونکہ خوشبو کا استعمال منع ہوتا ہے، خوشبو کے استعمال سے بسا اوقات دم واجب ہوجاتا ہے اسلئے احرام کی حالت میں ان چیزوں کو قطعاً ہاتھ نہیں لگانا چاہئے جنہیں خوشبو لگی ہوئی ہو، حجر اسود، ملتزم، رکن یمانی اور غلاف کعبہ وغیرہ کو ہر وقت خوشبو لگی رہتی ہے، لہٰذا احرام کی حالت میں انہیں ہاتھ نہیں لگانا چاہئے اور نہ ہی حجر اسود کا بوسہ لینا چاہئے۔

۲۱۔ بہت زیادہ رش کے دنوں میں نفلی طواف نہ کریں

حج کا وقت جیسے جیسے قریب آتا جاتا ہے، حرم پاک میں رش بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ بہت زیادہ رش ہوجاتا ہے، ان دنوں میں نفلی طواف موقوف کردینا چاہئے اگر ہمت ہو تو اوپر کی منزل سے طواف کرنا چاہئے، طواف موقوف کرنے میں واجب طواف کرنے والوں کیلئے سہولت، مسلمانوں کو ایذا رسانی سے بچانے اور عورتوں کے اختلاط سے بچنے کی نیت ہونی چاہئے، ان شاء

اللہ اس نیت سے طواف موقوف کرنے میں بھی ثواب ملیگا، خواتین کو ان حالات میں ہرگز ہرگز نفلی طواف نہیں کرنا چاہئے۔

۲۲۔ سفر حج سے واپسی، اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کے عزم کے ساتھ ہو

جب اس مبارک سفر سے واپسی ہو تو اس امید و یقین کے ساتھ ہو کہ احکم الحاکمین نے میرے سارے گناہ معاف کر دیئے ہیں، لہٰذا اس عزم کے ساتھ واپس آئیں کہ اب اللہ تعالیٰ کا ہر حکم پورا کرنا ہے اور ہر گناہ سے بچنا ہے، اور ہمت کے ساتھ اس پر کاربند رہیں تا کہ ہمارا یہ حج، حج مبرور ثابت ہو، اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

☆☆☆

مفید مشورے

ا۔ سامان سفر

حج کا سامان سفر نہ تو بہت زیادہ ہونا چاہئے اور نہ ہی اتنا کم کہ ضرورت کا سامان بھی ساتھ نہ لیا جائے، اس میں اعتدال مناسب ہے، اپنی ضروریات سوچ کر انہیں لکھ لیا جائے، روانگی کے وقت اس فہرست کے مطابق سامان مکمل کرلیا جائے ورنہ اکثر و بیشتر کوئی نہ کوئی چیز رہ جاتی ہے۔

ضروری سامان میں موسم کے مطابق چار، پانچ جوڑے، بنیانیں، دو عدد احرام، احرام کیلئے بیلٹ، تولیہ، احرام کیلئے جوتے، حرمین شریفین میں جوتے سنبھالنے کیلئے کپڑے کی تھیلی، جائے نماز، قرآن کریم، دینی کتب، بالخصوص حج کے مسائل کی کتاب، استعمال کی دوائیں، کاغذ قلم، صابن، خوشبو، مسواک، ٹوتھ پیسٹ، ٹوپیاں، گرمی کے موسم میں سر پر رکھنے کیلئے رومال یا چادر، کنکریوں کے لئے کپڑے کی چھوٹی تھیلی، حجامت کا سامان مثلاً قینچی، ناخن تراش، موچنا، کنگھا، شیشہ اور ریزر وغیرہ، ٹیشو، ضروری کاغذات مثلاً ٹکٹ پاسپورٹ وغیرہ سنبھالنے کیلئے گلے میں ڈالنے یا ہاتھ میں پکڑنے کیلئے چھوٹا بیگ، تسبیح، اگر موبائل استعمال کرتے ہوں تو موبائل چارجر، ضرورت کے مطابق پاکستانی وسعودی کرنسی، سوئی دھاگا، چاقو، گلاس، پلیٹ، اور دیگر اشیاء جو اپنے لئے ضروری سمجھیں سامان میں شامل کرلیں، کھانے پینے کی کوئی چیز ساتھ لینے کی ضرورت نہیں، راستے میں کھانے پینے کی ہر چیز ملتی ہے۔ اس بات کا بطور خاص خیال رکھیں کہ جو سامان اپنے ساتھ جہاز کے اندر لے جانا منع ہے، اسے بک کروانے والے سامان میں رکھیں ہینڈ کیری میں نہ رکھیں، مثلاً چاقو، قینچی وغیرہ، اگر ائیر پورٹ پر احرام باندھنا ہے تو احرام کا سامان بھی ہینڈ کیری میں رکھیں، بک کروانے والے سامان میں نہ رکھیں، ورنہ پریشانی ہوگی۔

۲۔سامان پر نام اور پتہ وغیرہ لکھنا

سامان کے جتنے بھی بیگ وغیرہ ہوں، ہر ایک پر اپنا نام، مکمل پتہ، فون نمبر، سعودیہ کا اپنا یا گروپ لیڈر کا موبائل نمبر، گروپ کا نام اور فلائیٹ نمبر لکھیں، بہتر یہ ہے کہ بیگ وغیرہ پر کوئی بڑی ٹیپ چپکا لیں اس ٹیپ پر یہ سب کچھ لکھیں تا کہ بیگ خراب نہ ہو، سامان پیک کرنے کے بعد کسی مضبوط رسی وغیرہ سے باندھ لیں، تا کہ ائیر پورٹ پر اور جہاز میں ادھر، اُدھر رکھنے سے سامان خراب نہ ہو، سامان پر ایک ہی رنگ کے کپڑے کی کوئی نشانی باندھ دیں، تا کہ سامان وصول کرنے میں آسانی ہو۔

واپسی پر سامان کے وزن کا مسئلہ بنتا ہے، بعض ائیر لائنز آب زم زم کو وزن میں شمار کرتی ہیں اور بعض نہیں کرتیں، اپنی ائیر لائن کے متعلق درست معلومات حاصل کر کے اسکے مطابق واپسی کا سامان ساتھ لیں۔

۳۔ضرورت سے زائد رقم ساتھ رکھنا

سفر میں ساتھیوں کی خدمت، ضرورت منداور محتاج لوگوں کی اعانت کی نیت سے ضرورت سے زائد رقم ساتھ رکھنا مستحب ہے، اس نیت سے چلتے وقت زائد رقم ساتھ رکھنی چاہئے، البتہ فضول خرچی ہر حال میں منع ہے۔

۴۔دعا کیلئے کہنے والوں کے نام لکھ لینا

حج پر جانے سے پہلے بہت سے لوگ دعاؤں کیلئے اور دربار اقدس میں سلام پیش کرنے کیلئے کہتے ہیں، اگر کہنے والے زیادہ ہوں کہ ان کے نام اور ان کی حاجات بھول جانے کا خطرہ ہوتو دعائیں اور سلام پیش کرنے کیلئے کہنے والوں کے نام اور ان کی حاجات لکھ لینی چاہئیں تا کہ سب کہنے والوں کیلئے وہاں دعائیں کرنے اور دربار اقدس میں ان کا سلام پیش کرنے میں آسانی ہو۔

۵۔گھر پر یا ائیر پورٹ پر احرام باندھنا

گھر سے احرام باندھ کر چلنا افضل ہے، اگر احرام کی پابندیاں دشوار معلوم نہ ہوں تو گھر

سے احرام باندھ کر چلنا چاہئے، ورنہ کم از کم ائیر پورٹ پر دو رکعت نفل پڑھ کر نیت کر کے تلبیہ پڑھ لینا چاہئے، تا کہ سنت کے مطابق احرام باندھا جائے، بعض لوگ جہاز لیٹ ہونے کے ڈر سے نیت نہیں کرتے، جہاز بلند ہونے کے بعد نیت کرتے ہیں، اسطرح کرنے سے احرام کی ابتداء سنت کے مطابق نہیں ہوگی، جہاز اگر لیٹ بھی ہو تو دو تین گھنٹے ہی لیٹ ہوتا ہے عام حالات میں اس سے زیادہ لیٹ نہیں ہوتا، لہٰذا ائیر پورٹ پر ہی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لینا چاہئے تا کہ سنت کے مطابق احرام کی ابتداء ہو۔

۶۔ حجر اسود کا بوسہ

حجر اسود کے بوسے کیلئے عصر کی اذان سے کچھ دیر پہلے لائن لگتی ہے۔ اس لائن کے ذریعے حجر اسود کا بوسہ لینا آسان ہے، اگر اللہ تعالیٰ یہ موقع عطا فرمائیں تو بوسہ لیکر طواف شروع کر دینا چاہئے، یہ لائن، حج کا رش شروع ہونے تک جاری رہتی ہے، اگر آپ حج کی شروع کی فلائٹوں سے مکہ مکرمہ پہنچے ہیں تو آسانی سے آپ کو یہ موقع مل سکتا ہے۔ جب یہ لائن لگنا ختم ہو جائے تو کسی بھی صورت حجر اسود کا بوسہ لینے کی کوشش نہ کیجئے، ورنہ سخت گنہ گار ہونگے اور اس دھکم پیل میں جان بھی جا سکتی ہے۔

۷۔ حرمین شریفین میں ختم قرآن پاک

حرم مکہ اور حرم مدینہ دونوں حرمین شریفین میں ایک ایک قرآن پاک ختم کرنے کی کوشش کریں، حرم مکہ سے مسجد حرام اور حرم مدینہ سے مسجد نبوی شریف مراد ہے، ایک قرآن کریم مسجد نبوی میں پڑھیں اور مواجہہ شریف پر حاضر ہو کر اپنے آقا و مولیٰ فداہ ابی و امی ﷺ کی خدمت اقدس میں ہدیہ پیش کریں، قبول ہو گیا تو کام بن جائے گا

ے گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

دوسرا قرآن کریم مسجد حرام میں پڑھیں، آخر سے تھوڑا سا اس نیت سے چھوڑ دیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ دوبارہ اپنے گھر بلائیں تو یہیں اس کو پورا کروں گا، ان شاء اللہ دوبارہ ضرور حاضری ہوگی۔

☆☆☆

آداب سفر حج

ا۔لڑائی جھگڑے سے اجتناب

سفر حج میں خلاف طبیعت امور کا پیش آنا لازمی امر ہے، اس سے پریشان ہوکر ساتھیوں سے لڑائی جھگڑا نہیں کرنا چاہیے بلکہ صبر وتحمل سے کام لینا چاہیے، سفر میں نرمی اور حسن خلق کو اپنانا چاہیے، لڑائی جھگڑے، گالی گلوچ اور غیبت وغیرہ سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے۔فقراء، ضعفاء اور مانگنے والوں کو جھڑکنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

۲۔اجتماعی خرچہ سے اجتناب کرنا

اگر لڑائی جھگڑے اور ناانصافی کا خطرہ ہوتو سفر کے اخراجات میں شراکت سے اجتناب، اور اپنے طور پر الگ الگ خرچہ کرنا بہتر ہے۔اگر یہ صورت نہ ہوتو شرکت افضل اور باعث برکت ہے۔

۳۔جمعرات یا پیر کے دن سفر کرنا

جمعرات کے دن سفر کرنا مستحب ہے، نبی کریم ﷺ کا معمول مبارک جمعرات کے دن سفر کرنے کا تھا۔(سنن ابوداود:۳/۳۵)

جمعرات کے بعد پھر پیر کا دن ہے۔اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا سفر پیر کے دن شروع فرمایا تھا۔(شرح زرقانی:۱/۳۲۵)

اگر جمعرات اور پیر کے دن سفر شروع کرنا مشکل ہوتو باقی ایام برابر ہیں جس دن چاہے سفر کرسکتا ہے، البتہ جمعہ کے دن زوال کے بعد جمعہ پڑھے بغیر سفر کرنا مکروہ ہے۔
(الدرالمختار مع ردالمحتار:۲/۱۶۲)

۴۔صبح سویرے سفر کے لئے نکلنا

صبح سویرے سفر کے لئے نکلنا مستحب ہے آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''اے اللہ! میری امت کے لئے صبح کے وقت میں برکت عطاء فرما''

(سنن ابوداؤد: ۳/۳۵، حدیث: ۲۶۰۶ وجامع ترمذی: ۳/۵۱۷، حدیث/۱۲۱۲)

۵۔صلوۃ السفر پڑھنا

سفر پر نکلنے سے پہلے گھر میں دو رکعت سفر کی نیت سے پڑھنا مستحب ہے، امام نوویؒ فرماتے ہیں پہلی رکعت میں ''سورۃ الفاتحہ'' کے بعد ''سورۃ الکافرون'' اور دوسری رکعت میں ''سورۃ الاخلاص'' پڑھنی چاہیے۔ (شرح الایضاح فی مناسک الحج ۴۲، المجموع: ۴/۲۷۳)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''کسی شخص نے اپنے گھر والوں کے لئے ان دو رکعتوں سے بہتر کوئی چیز نہیں چھوڑی جو سفر پر جاتے وقت ان کے پاس پڑھتا ہے'' (ابن ابی شیبہ: ۲/۸۱)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی منزل پر پڑاؤ فرماتے تو اسے دو رکعتوں سے رخصت فرماتے تھے۔ (مستدرک حاکم: ۱/۳۱۵)

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ سفر کی دو رکعتوں سے فارغ ہونے کے بعد ''آیۃ الکرسی'' اور ''سورہ قریش'' پڑھے (حوالہ بالا) پھر مکمل توجہ اور حضور قلب کے ساتھ اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دنیا وآخرت کی بھلائی کی دعاء مانگے، جب چلنے کے لئے اٹھے تو یہ دعا مانگے:

''اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ وَمَالَا أَهْتَمُّ بِهِ اَللّٰهُمَّ زَوِّدْنِي التَّقْوٰى، وَاغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ''

''اے اللہ میں آپ ہی کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور آپ ہی کی پناہ لیتا ہوں' اے اللہ میری کفایت فرمایئے ان کاموں میں جنہوں نے مجھے تشویش میں مبتلا کر رکھا ہے اور ان کاموں میں جن میں مجھے کوئی دلچسپی نہیں' اے اللہ مجھے تقویٰ کا توشہ عطا فرمایئے اور میرے گناہ بخش دیجئے۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی: ۵/۲۵۰)

۶۔الوداع کرنا

سفر پر جاتے وقت اپنے گھر والوں، پڑوسیوں اور دوستوں کو الوداع کرنا مستحب ہے اور ان

لوگوں کا بھی سفر پر جانے والے کو رخصت کرنا مستحب ہے۔ ہر ایک دوسرے کو وہی کلمات کہے جو حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب سفر پر جانے کا ارادہ کرتے تو ساتھیوں سے فرماتے: آیئے میں آپ کو رخصت کروں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ مجھے رخصت فرمایا کرتے تھے' رسول اللہ ﷺ ان کلمات کے ساتھ رخصت فرماتے تھے:

''اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ''

میں تمہیں' تمہارے دین' تمہاری امانت اور تمہارے کاموں کے انجام کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ (سنن ابوداؤد: ۳/۳۴، حدیث/۲۶۰۰)

۷۔ الوداع کرنے والوں کیلئے دعاء کرنا اور ان سے دعاء کی درخواست کرنا

رخصت کرنے والوں کے لئے دعاء کرنا اور ان سے دعاء کی درخواست کرنا مستحب ہے، جیسا کہ حضرت عمرؓ کی حدیث میں ہے کہ آپؓ نے نبی کریم ﷺ سے عمرہ پر جانے کی اجازت مانگی آپ ﷺ نے اجازت مرحمت فرمائی اور فرمایا:

''لَاتَنْسَنَا يَا اُخَيَّ مِنْ دُعَائِكَ''

''اے میرے چھوٹے بھائی! مجھے اپنی دعاؤں میں مت بھلانا''

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اَشْرِكْنَا يَا اُخَيَّ فِي دُعَائِكَ''

''اے میرے چھوٹے بھائی! مجھے اپنی دعاؤں میں شریک رکھنا''

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ ایسا جملہ ارشاد فرمایا اگر اسکے بدلہ میں پوری دنیا دی جائے تو بھی مجھے منظور نہیں۔ (سنن الکبری للبیہقیؒ: ۵/۲۵۱)

۸۔ گھر سے نکلتے وقت صدقہ کرنا

مسافر کے لئے مستحب ہے جب سفر کے لئے نکلے تو کچھ صدقہ کر دے، ایسے ہی ہر حاجت کے وقت صدقہ کرنا مستحب ہے۔ (المجموع للنوویؒ: ۶/۲۵۸)

۹۔ رات کو سفر کرنا

اگر اپنی جان اور مال وغیرہ کا خطرہ نہ ہو تو رات کو سفر کرنا مستحب ہے، اس لئے کہ رات کا سفر بسہولت اور جلدی طے ہوتا ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم رات کے وقت سفر کیا کرو، اس لئے کہ زمین رات کے وقت مسافر کے لئے سمیٹ دی جاتی ہے'' (مستدرک حاکم، وقال صحیح علی شرط الشیخین: ۱/۴۴۵)

۱۰۔ سفر میں کثرت سے دعاء کرنا

سفر میں کثرت سے دعاء کرنا مستحب ہے۔ حاجی کو چاہیے کہ پورے سفر حج میں اپنے لئے، اپنے والدین کیلئے، گھر والوں، دوستوں اور تمام مسلمانوں کیلئے دنیا و آخرت کی بھلائی و کامیابی کی دعا کرتا رہے۔ سفر کا سارا وقت قبولیت دعاء کا وقت ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''تین دعائیں مقبول ہیں جن کی قبولیت میں شک نہیں ہے۔ مظلوم کی دعاء اور مسافر کی دعاء اور باپ کی اپنی اولاد کے لئے بددعاء''

(جامع ترمذی: ۴/۳۱۴، حدیث/ ۱۹۰۵)

۱۱۔ سفر میں باوضو رہنا اور باجماعت نماز کی پابندی کرنا

سفر میں باوضو رہنا مستحب ہے، باوضو سونا بھی مستحب ہے'' مسافر کو ہر نماز اپنے وقت پر باجماعت پڑھنے کی پابندی کرنی چاہیے عذر سفر کی وجہ سے جماعت چھوڑ دینا جائز نہیں ہے، ایک وقت میں دو نمازیں پڑھنے سے قطعی اجتناب کرنا چاہیے۔

۱۲۔ عبادت کے لئے فارغ رہنا

سفر حج اور سفر عمرہ وغیرہ میں اپنے آپ کو عبادت کے لئے فارغ رکھنا چاہیئے۔ خرید و فروخت اور لایعنی قسم کی مشغولیت سے اپنے آپ کو بچانا چاہیئے، تاکہ مقصد سفر صحیح معنی میں حاصل ہو سکے۔

۱۳۔ ساتھی کی خدمت اور مدد کرنا

سفر میں ساتھی کی خدمت اور اس کی مدد کرنا مستحب ہے۔ بالخصوص جبکہ اسے کسی کام میں مدد کی ضرورت ہو، نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے''۔ (صحیح مسلم:۲۰۷۴/۴، حدیث:۲۶۹۹)

۱۴۔جانور کو آرام دینا

اگر سفر جانور مثلاً تانگے ،گھوڑے یا اونٹ وغیرہ پر ہو تو جانور کو مناسب آرام دینا مستحب ہے، جانور پر سونا یا آرام کرنا برا ہے۔

جانور کے کھڑے ہونے کی حالت میں اس پر تھوڑی دیر کے لئے معمولی سا بیٹھنا جائز ہے اور ضرورت کی وجہ سے زیادہ دیر تک بیٹھنا بھی جائز ہے، بلا ضرورت زیادہ بیٹھنا مکروہ ہے۔
(المجموع للنووی ؒ:۲۷۸/۴)

۱۵۔اکٹھے پڑاؤ ڈالنا

اگر سفر اکٹھے مشترکہ طور پر ہو رہا ہو تو اکٹھے پڑاؤ ڈالنا چاہیئے متفرق طور پر پڑاؤ ڈالنا مکروہ ہے۔ حضرت ابو ثعلبہ خشنی ؓ سے روایت ہے کہ لوگ جب پڑاؤ ڈالتے تو گھاٹیوں وغیرہ میں متفرق طور پر پڑاؤ ڈالتے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تمہارا ان گھاٹیوں اور وادیوں میں اس طرح متفرق پڑاؤ ڈالنا شیطان کی طرف سے ہے''

اس کے بعد صحابہ ؓ جب پڑاؤ ڈالتے تو اس طرح ایک دوسرے کے ساتھ مل جاتے یہاں تک کہ کہا جانے لگا کہ اگر ان پر ایک کپڑا (چادر وغیرہ) ڈال دیا جائے تو سب کے لئے کافی ہو جائے۔ (سنن ابوداؤد:۴۱/۳، حدیث:۲۶۲۸)

۱۶۔مقصد پورا ہونے پر واپسی میں جلدی کرنا

جب سفر کا مقصد پورا ہو جائے تو واپسی میں جلدی کرنا مستحب ہے، نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''سفر عذاب کا حصہ ہے، تم میں سے ہر ایک کو (وقت پر) کھانے، پینے اور سونے سے روک دیتا ہے۔ پس جب مقصد پورا ہو جائے تو اپنے گھر آنے کی جلدی کرنی

چاہئے"۔ (صحیح بخاری: ۲/۶۳۹)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی اپنا حج ادا کر لے تو اپنے گھر آنے کی جلدی کرے، اس لئے کہ یہ بات اجر میں سب سے بڑھ کر ہے" (سنن الکبری للبیہقی: ۵/۲۵۹)

۱۷۔ گھر والوں کے لئے ہدیہ لانا

سفر سے واپسی پر گھر والوں کے لئے ہدیہ لانا مستحب ہے، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی سفر سے واپس لوٹے تو اسے چاہیئے کہ اپنے گھر والوں کے لئے ہدیہ لائے اور انہیں تحفہ میں دے اگر چہ پتھر (یعنی معمولی سی چیز) ہی کیوں نہ لائے"۔

(سنن الدار قطنی: ۲/۳۰۰، حدیث: ۲۹۰)

لیکن اس میں غلو کرنا اور خریداری ہی میں منہمک رہنا غلط ہے، جیسا کہ سفرِ حج سے واپسی پر بالکل ہدیہ نہ لانا غلط اور خلاف سنت ہے۔

۱۸۔ گھر والوں کو واپسی کی اطلاع کرنا

مسافر کے لئے مستحب ہے کہ گھر پہنچنے سے پہلے گھر والوں کو واپسی کی اطلاع کرے، اچانک گھر میں داخل نہ ہو، اگر پہلے سے واپسی کا وقت متعین ہے تو دوبارہ اطلاع ضروری نہیں۔

۱۹۔ مسافر کا استقبال کرنا

مسافر کا استقبال کرنا یعنی گھر سے یا شہر سے باہر نکل کر مسافر کا راستہ میں استقبال کرنا مستحب ہے، حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بنو ہاشم کے بچوں نے آپ ﷺ کا استقبال کیا، ایک بچے کو آپ ﷺ نے اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔ (سنن نسائی ۵/۲۱۲، حدیث: ۲۸۹۴)

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے واپس تشریف

لاتے تو آپؐ کے استقبال کے لئے بچوں کو ساتھ لایا جاتا تھا۔ (مسند احمد: ۵/۴)

حضرت سائب بن یزیدؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک سے واپس مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا، میں نے بھی بچوں کے ہمراہ ثنیۃ الوداع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا۔ (سنن ابوداؤد: ۹۰/۳، حدیث: ۲۷۷۹)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ مسافر کا استقبال کرنا اور استقبال میں بچوں کو لانا مستحب ہے۔

۲۰۔ واپسی پر پہلے مسجد میں آنا اور صلوٰۃ القدوم پڑھنا

مسافر کے لئے مستحب ہے کہ واپسی پر گھر جانے سے پہلے مسجد میں آئے، دو رکعت نفل صلوٰۃ القدوم (سفر سے واپسی) کی نیت سے پڑھے۔ سفر سے آنے والا اگر معروف شخص ہے کہ لوگ اس کی ملاقات کے لئے آئیں گے تو کچھ دیر مسجد میں یا کسی ایسی جگہ جہاں لوگوں کا آنا آسان ہو، بیٹھ جائے۔ لوگوں سے ملاقات کے بعد گھر جائے۔ اور اگر وہ معروف نہ ہو تو مسجد میں دو رکعت پڑھ کر گھر چلا جائے۔ (المجموع: ۲۸۸/۴)

حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے دن کے وقت ہی واپس تشریف لاتے تھے۔ آپؐ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے ، دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر مسجد میں (کچھ دیر کے لئے) بیٹھ جاتے۔

(سنن ابوداؤد: ۹۰/۳، حدیث: ۲۷۸۱)

۲۱۔ سفر حج سے واپسی پر دعوت کرنا

سفر حج وعمرہ یا کسی بھی سفر سے واپسی پر کھانے کی دعوت کرنا مستحب ہے، حج کر کے آنیوالے حاجی کا واپسی پر، اقارب واحباب کی دعوت کرنا یا اقارب واحباب کا سفر حج سے واپسی پر حاجی کی دعوت کرنا دونوں طرح مستحب ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے مدینہ منورہ واپس تشریف لاتے، تو اونٹ یا گائے ذبح فرماتے تھے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی: ۲۶۱/۵)

☆☆☆

سفر حج کی مسنون دعائیں

نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو ہر موقع کی دعائیں سکھائیں ہیں، موقع کی مناسبت سے یہ دعائیں اتنی جامع ہیں کہ علماء نے انہیں آنحضرت ﷺ کے دلائل نبوۃ میں سے شمار فرمایا ہے۔

سفر میں بھی گھر سے نکلنے سے واپسی تک بہت سے مواقع ایسے ہیں جن میں مسافر کو دعاء کی ضرورت پیش آتی ہے، آنحضرت ﷺ نے ان مواقع کی نشاندہی فرما کر موقع کی مناسبت سے ایسی دعائیں تلقین فرمائی ہیں کہ ان سے اچھی دعائیں کسی کے تصوّر میں بھی نہیں آسکتیں، سفر حج چونکہ خالص عبادت کا سفر ہے اس لئے اس مبارک سفر میں، سفر کی مسنون دعائیں پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہئے، سفر کی یہ دعائیں زبانی یاد کرنی چاہئیں اور موقع بہ موقع انہیں پڑھنا چاہئیے، زبانی یاد نہ ہوسکیں تو دعاؤں کی کتاب سفر میں ساتھ رکھنی چاہیئے اور کتاب میں دیکھ کر ہر موقع کی دعاء پڑھنی چاہیے۔

آنحضرت ﷺ سے سفر کے بارے میں منقول ومقبول دعائیں ذیل میں بالترتیب ذکر کی جاتی ہیں۔

۱۔ حاجیکو الوداع کرتے وقت کی دعاء

حاجی کو رخصت کرتے وقت، رخصت کرنے والے کے لئے یہ دعاء پڑھنا مستحب ہے:

''اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ۔''

''میں تمہارا دین، تمہاری امانت اور تمہارے اعمال کا اختتام، اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ (جامع ترمذی ۵/ ۴۹۹، حدیث ۳۴۴۲)

۲۔ گھر سے نکلتے وقت کی دعاء

گھر سے نکلتے وقت اس دعاء کا پڑھنا مسنون ہے جو حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ

رسول اللہ ﷺ جب گھر سے نکلتے تو یہ دعاء پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَضِلَّ أَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَىَّ

(جامع ترمذی: ۴۹۰/۵، حدیث: ۳۴۲۷)

اللہ کے نام سے (سفر شروع کرتا ہوں) اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہوں، اے اللہ میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں میں پھسل جاؤں یا پھسلا دیا جاؤں، میں ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں، میں جاہل رہوں یا میرے ساتھ جہالت کا معاملہ کیا جائے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب آدمی اپنے گھر سے نکلتا ہے اور یہ دعاء پڑھتا ہے:

"بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ ، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔"

"اللہ کے نام سے (سفر شروع کرتا ہوں) اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہوں، گناہوں سے بچنے کی ہمت اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر نہیں ہے۔"

تو اسے کہا جاتا ہے: تجھے ہدایت دے دی گئی، تیری کفایت کر لی گئی، تیری حفاظت کر لی گئی یہ سن کر شیطان اس سے ایک طرف ہو جاتا ہے اور اسے دوسرا شیطان کہتا ہے: "تیرا اس شخص پر کیسے داؤ چل سکتا ہے جسے ہدایت دے دی گئی ہو جس کی کفایت کر لی گئی ہو اور جس کی حفاظت کر لی گئی ہو"۔ (سنن ابوداؤد: ۳۲۵/۵، حدیث: ۵۰۹۵)

۳۔ رخصت کرنے والے کیلئے دعا

جو لوگ، رخصت کرنے گھر یا ائرپورٹ پر آئے ہوں انہیں یہ دعا دینی چاہئے۔

"اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا يَخِيْبُ وَدَائِعُهٗ"

(ابن سنی، رقم الحدیث: ۵۰۵)

"تمہیں اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں کہ جس کی حفاظت میں دی ہوئی چیز ضائع نہیں

ہوتی۔''

۴۔سفر شروع کرتے وقت کی دعاء

نبی کریم ﷺ جب سفر پر جانے کے لئے اٹھتے تو یہ دعاء پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ وَ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ ، اَنْتَ ثِقَتِيْ وَرَجَائِيْ ، اَللّٰھُمَّ اكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ وَمَا لَا أَهْتَمُّ بِهٖ ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ ، اَللّٰھُمَّ زَوِّدْنِي التَّقْوٰى، وَاغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ ، وَوَجِّهْنِيْ اِلَى الْخَيْرِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهْتُ۔ (السنن الکبری للبیہقی: ۲۵۰/۵)

اے اللہ میں آپ کے بھروسہ پر سفر کرتا ہوں اور آپ ہی کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور آپ ہی کی پناہ لیتا ہوں، آپ میرا اعتماد اور میری امید ہیں، اے اللہ میری کفایت فرمایئے ان کاموں میں جنہوں نے مجھے تشویش میں مبتلا کر رکھا ہے اور ان کاموں میں جن میں مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے، اور ان کاموں میں جن کو آپ بہتر جانتے ہیں، اور مجھے تقویٰ کا توشہ عطاء فرمایئے اور میرے گناہ بخش دیجئے اور جہاں بھی میں جاؤں بھلائی کے ساتھ میری راہنمائی فرمایئے۔

۵۔حاجی کو رخصت کرنے والے یہ دعا کریں

جو شخص حج پر جانے والے حاجی کو رخصت کرے، رخصت کرتے وقت اس کے لئے یہ دعاء کرے۔

فِيْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِيْ كَنَفِهٖ ، ذَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ ، وَوَجَّهَكَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ تَوَجَّهْتَ اَوْ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتَ"

(سنن الدارمی: ۱۸۹/۲، حدیث: ۲۶۷۴)

اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور اس کی سپردگی میں (آپ کو دیتا ہوں) اللہ تمہیں تقویٰ کا توشہ عطا فرمائے۔ اور تمہارے گناہ بخش دے اور تمہارے لئے بھلائی کو مقدر فرما

دے جہاں تم جاؤ یا جس جگہ تم جاؤ۔

۶۔سواری پر سوار ہوتے وقت کی دعائیں

جب سواری پر سوار ہونے لگیں تو کہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ

اللہ کے نام سے (سوار ہوتا ہوں)

جب سواری پر بیٹھ جائیں تو کہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔

پھر یہ دعاء پڑھیں:

"سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ"

پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اس سواری کو مسخر کیا اور ہم اس پر قابو پانے والے نہ تھے۔اور بے شک ہمیں اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے"

پھر تین مرتبہ "الحمدللہ" اور تین مرتبہ "اللہ اکبر" کہیں، پھر یہ دعاء پڑھیں:

"سُبْحَانَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ"

"آپ پاک ہیں اے اللہ، بے شک میں نے اپنے نفس پہ ظلم کیا، آپ مجھے معاف فرمادیں کیونکہ آپ کے سوا گناہوں کو کوئی معاف کرنے والا نہیں۔

یہ دعاء پڑھنے کے بعد مسکرائیں، حضرت علیؓ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعائیں پڑھ کر مسکراتے ہوئے دیکھا تو اس کا سبب دریافت کیا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"اِنَّ رَبَّكَ يُعْجِبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ:

اِغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ، يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرِيْ"

(سنن ابوداؤد:۳/۳۴،حدیث:۲۶۰۲)

''تمہارا پروردگار اپنے بندے کی اس بات سے خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے: ''میرے گناہوں کو معاف فرما دیجئے'' کہ میرا بندہ اس بات کو جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا''

پھر یہ دعاء پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرضٰى، اللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا ، وَاطْوِ عَنّا بُعْدَهٗ ، اللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِيْ السَّفَرِ ، وَالْخَلِيْفَةُ فِيْ الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ ،وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِيْ الْاَهْلِ وَالْمَالِ۔

(صحیح مسلم:۹۷۸/۲،حدیث:۱۳۴۲)

''اے اللہ! ہم آپ سے اس سفر میں نیکی اور پرہیز گاری کا سوال کرتے ہیں اور ان اعمال کا سوال کرتے ہیں جن سے آپ راضی ہوں اے اللہ! ہمارے اس سفر کو ہمارے لیے آسان فرما دیجیے اور اس کی دوری کو جلد طے فرما دیجیے' اے اللہ! اس سفر میں آپ ہی ہمارے ساتھی ہیں اور پیچھے گھر میں آپ ہی کارساز ہیں، اے اللہ! میں سفر کی مشقت سے اور بری حالت کے دیکھنے سے اور گھر بار میں بری واپسی سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں''

واپسی پر بھی اس دعاء کو پڑھیں اور ان کلمات کا اضافہ کریں،

''ايبون ، تائبُوْنَ ، عَابِدُوْنَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ'' (حوالہ بالا)

''ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔''

۷۔ بحری سفر کی دعاء

اگر کشتی یا بحری جہاز کا سفر ہو تو یہ دعاء پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسَاهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ، وَمَا قَدَرُوْا اللّٰهَ حَقَّ

قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ ، سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔"

اللہ تعالیٰ کے نام سے ہے اس کا چلنا اور ٹھہرنا، بے شک میرا پروردگار ضرور بخشنے والا نہایت رحم والا ہے، اور لوگوں نے خدا تعالیٰ کی کچھ عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہیئے تھا، حالانکہ ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی قیامت کے دن اور تمام آسمان لپٹے ہوں گے اس کے داہنے ہاتھ میں، وہ پاک اور برتر ہے ان کے شرک سے۔

(بیان القرآن:۳۰/۲)

حضرت حسین بن علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مذکورہ دعاؤں کے پڑھ لینے میں میری امت کے لئے ڈوبنے وغیرہ سے امان ہے۔

(عمل الیوم واللیلہ لابن سنی ۴۴۹/ حدیث:۵۰۰)

۸۔ بلندی پر چڑھنے اور بلندی سے نیچے اترنے کی دعاء

مسافر کے لئے مستحب ہے کہ جب کسی بلندی یا چڑھائی وغیرہ پر چڑھے تو تکبیر یعنی "اللہ اکبر" کہے اور پستی کی طرف اترے تو تسبیح یعنی "سبحان اللہ" کہے۔ بہت زیادہ اونچی آواز سے اللہ اکبر یا سبحان اللہ کہنا مکروہ ہے۔ (صحیح بخاری:۱۰۹۱/۳، حدیث:۲۸۳۰)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم جب کسی بلندی پر چڑھتے تو "اللہ اکبر" کہتے اور جب بلندی سے نیچے اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔ (حوالہ بالا)

۹۔ سفر میں برکت، اچھی حالت اور کثرت زاد کی دعاء

حضرت جبیرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے جبیر! کیا تم چاہتے ہو کہ تم جب سفر میں نکلو تو اپنے ساتھیوں میں سب سے اچھی حالت والے اور سب سے زیادہ توشہ والے ہو جاؤ، حضرت جبیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیوں نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

"تم ان پانچ سورتوں سورۃ الکافرون، سورۃ النصر، سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور

سورۃ الناس کو پڑھو کہ ان سورتوں کو شروع بھی ”بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم“ سے کرو اور ختم بھی ”بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم“ پر کرو۔“

حضرت جبیرؓ کہتے ہیں کہ میں غنی اور مالدار شخص تھا جب سفر میں نکلتا، ان سب سے کمزور حالت اور تھوڑے توشے والا ہوتا تھا، میں ہمیشہ ان سورتوں کو پڑھتا رہتا، سفر سے واپس لوٹنے سے پہلے میں اپنے ساتھیوں سے اچھی حالت والا اور کثرت زاد والا ہو جاتا تھا۔

(مسند ابو یعلی موصلی: ۴۱۴/۱۳، حدیث: ۷۴۱۹)

۱۰۔ منزل پر پہنچنے کی دعاء

مسافر جب اپنی منزل پر پہنچ جائے اور اس جگہ پر نظر پڑ جائے جہاں اسے جانا ہے تو یہ دعاء پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ ، وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ ، وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ ، فَاِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا ، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا وَ شَرِّ مَا فِيْهَا“ (السنن الکبریٰ للبیہقی: ۲۵۲/۵)

”اے اللہ! جو ساتوں آسمانوں اور ان سب چیزوں کا رب ہے جو آسمانوں کے نیچے ہیں اور جو ساتوں زمینوں اور ان سب چیزوں کا رب ہے جو زمینوں کے اوپر ہیں اور جو شیطانوں کا اور ان چیزوں کا رب ہے جن کو شیطانوں نے گمراہ کیا ہے۔ اور جو ہواؤں کا اور ان سب چیزوں کا رب ہے جنہیں ہواؤں نے اڑایا ہے، سو ہم آپ سے اس بستی اور اس کے رہنے والوں کی بھلائی مانگتے ہیں اور اس بستی اور اس کے رہنے والوں کے شر اور ہر اس چیز کے شر سے جو اس بستی کے اندر ہے، آپ کی پناہ مانگتے ہیں“

۱۱۔ شہر میں داخل ہونے کی دعا

مسافر نے جس شہر میں جانا ہے جب وہاں پہنچے اور شہر میں داخل ہونے لگے تو یہ دعاء تین

مرتبہ پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَافِيْهِ"

''اے اللہ! ہمیں اس (جگہ) میں برکت عطا فرمائیے''

پھر یہ دعاء پڑھے:

"اَللّٰهُم اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرِ مَا جُمِعَتْ فِيْهَا ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّمَا جُمِعَتْ فِيْهَا ، اَللّٰهُمَ ارْزُقْنَا جَنَاهَا ، وأَعِذْنَا مِنْ وَبَاهَا ، وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا ، وَحَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا"

(عمل الیوم واللیلہ لابن سنی ۴/۴۷۷، حدیث: ۵۲۷)

اے اللہ! میں آپ سے اس بستی کی بھلائی اور ہر اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو اس بستی میں موجود ہے۔ اور اس بستی کے شر اور ہر اس چیز کے شر سے جو اس بستی میں موجود ہے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! ہمیں اس جگہ کے میوے عطا فرما اور اس کی وباء سے ہمیں محفوظ فرما، اور یہاں کے رہنے والوں کے دلوں میں ہماری محبت اور یہاں کے نیک لوگوں کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا فرما''

۱۲۔ کسی منزل وغیرہ پر اترنے کی دعاء

دوران سفر کسی منزل (ائیر پورٹ، ریلوے اسٹیشن، لاری اڈہ، وغیرہ) پہ اترنے کے بعد یا جس جگہ جانا ہے وہاں اترنے کے بعد یہ دعاء پڑھیں:

"اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ"

''میں اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعہ، اس کی مخلوق کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

حضرت خولہ بنت حکیمؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

جو شخص کسی منزل پر پڑاؤ ڈالے، پھر مذکورہ کلمات کہے، جب تک وہ وہاں رہے گا اسے اس جگہ کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ (صحیح مسلم: ۴/۲۸۰، حدیث: ۲۷۰۸)

۱۳۔سفر میں رات کے وقت کی دعاء

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ یا سفر پہ تشریف لے جاتے اور رات ہو جاتی تو آپ ﷺ یہ دعاء پڑھتے:

يَا اَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَ شَرِّ مَافِيْكِ وَشَرِّمَاخُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّمَا يَدُبُّ عَلَيْكِ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ اَسَدٍ وَاَسْوَدَ وَالْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ،وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَاوَلَدَ"

(سنن ابوداؤد:۳۴/۳،حدیث:۲۶۰۳)

''اے زمین! میرا اور تیرا رب اللہ ہے میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں تیرے شر سے اور ان چیزوں کے شر سے جو تیرے اندر ہیں اور ان چیزوں کے شر سے جو تیرے اندر پیدا کی گئی ہیں، اور ان چیزوں کے شر سے جو تجھ پر چلتی ہیں۔اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر شیر اور اژدھے اور سانپ اور بچھو کے شر سے اور اس شہر کے رہنے والوں کے شر سے اور باپ اور اس کی اولاد کے شر سے''

۱۴۔سفر میں سحری کے وقت کی دعاء

سفر میں سحری کے وقت یہ دعاء پڑھے:

"سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِاللّٰهِ وَنِعمَتِهِ وَحُسْنِ بَلَائِه عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔" (صحیح مسلم:۲/۳۴۹)

سننے والے نے (ہم سے) اللہ تعالیٰ کی تعریف اور اس کی نعمت کا بیان اور ہمیں اچھی حالت میں رکھنے کا جو اقرار ہم نے کیا تھا، سنا، اے ہمارے پروردگار! آپ ہمارے ساتھ رہیئے، ہم پہ اپنا فضل فرمایئے، یہ دعاء کرتے ہوئے ہم دوزخ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

۱۵۔سفر سے واپسی کی دعاء

جب سفر سے واپس ہونے لگیں تو یہ دعاء پڑھیں:

”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، آيِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، سَاجِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔“

(صحیح مسلم:۲/۹۸۰،حدیث:۱۳۴۵)

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ہے ملک اور اسی کے لئے ہے حمد، وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہم واپس ہونے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تمام (مخالف) جماعتوں کو اس تنہا نے شکست دی۔“

۱۶۔اپنے شہر میں داخل ہونے کی دعاء

مسافر جب اپنے شہر میں داخل ہونے لگے تو یہ دعاء پڑھے:

”آيِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ“

(صحیح مسلم:۲/۹۸۰،حدیث:۱۳۴۵)

”ہم واپس ہونے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔“

۱۷۔واپسی پر گھر میں داخل ہونے کی دعاء

”اَوْبًا اَوْبًا اِلٰى رَبِّنَا تَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا۔“

(مستدرک حاکم:۱/۴۸۸)

”میں واپس آیا ہوں، میں واپس آیا ہوں، اپنے رب کے سامنے ایسی توبہ کرتا ہوں جو ہم پر کوئی گناہ نہ چھوڑے۔“

مسند احمد وغیرہ میں یہ الفاظ منقول ہیں۔

"تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا۔" (مسند احمد: ۲۵۶/۱۰)

"ہم توبہ کرتے ہیں، ہم توبہ کرتے ہیں، اپنے رب کے حضور رجوع کرتے ہیں، ایسی توبہ ورجوع جو ہم پر کوئی گناہ نہ چھوڑے"

۱۸۔ سفر حج سے واپس آنے والے کے لئے دعاء

جب سفر حج سے واپس پہنچے تو اس کا استقبال کرنے والوں کو یہ دعاء پڑھنی چاہیئے:

قَبِلَ اللّٰهُ حَجَّكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَاخْلُفْ نَفْقَتَكَ

(السنن الکبری للبیہقی: ۲۶/۵، مستدرک حاکم: ۴۴۱/۱)

"اللہ تعالیٰ آپ کا حج قبول فرمائے، آپ کے گناہ معاف فرمائے اور آپ کی تکلیف کا اچھا بدلہ دے"۔

اور یہ دعا بھی پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْحَاجِّ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ (حوالہ بالا)

"اے اللہ حاجیوں کی بخشش فرما اور جن کے لئے حاجی بخشش طلب کریں ان کی بھی بخشش فرما"

☆☆☆

حج کی مسنون دعائیں

حج کا مبارک سفر دعاؤں ہی کا سفر ہے، اس سفر میں مانگی گئی دعاؤں کی قبولیت کا وعدہ کیا گیا ہے، مختلف مقدس مقامات کے حوالے سے دعاؤں کی قبولیت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے، حدود حرم میں داخلہ سے لیکر طواف وداع کے بعد حرم پاک سے واپسی تک، اور مدینہ منورہ کی پرنور فضاؤں اور وھاں کے ابر رحمت کی چھاؤں تلے آنے سے لیکر بقیع الغرقد کی زیارت تک ہر ہر موقع اور ہر ہر مقدس جگہ کی مسنون ومقبول دعائیں منقول ہیں، ان میں سے بعض دعائیں سرکار دو عالم ﷺ سے منقول ہیں جو آپ ﷺ نے ان مقدس مقامات پر خود مانگی اور ارشاد فرمائی ہیں، بعض دعائیں صحابہ کرامؓ اور بعض دعائیں اولیائے امت سے منقول ہیں، اسی تفصیل کے ساتھ مقامات مقدسہ کی ترتیب سے مسنون ومقبول دعائیں ترجمہ کے ساتھ اپنے اپنے مقام پر ذکر کر دی گئی ہیں، انہیں موقع بموقع سمجھ کر پڑھنے کی کوشش کریں یا کم از کم ان دعاؤں کا ترجمہ ہی دعا کے طور پر پڑھیں۔

دعا خشوع وخضوع، عاجزی وانکساری، مکمل توجہ، دھیان اور قبولیت کے یقین کے ساتھ مانگیں، اور یہ سمجھ کر مانگیں کہ اپنے مولیٰ سے کیا مانگ رہے ہیں، بلا سمجھے اور بے توجہی سے مانگی گئی دعائیں، اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتے، وہی دعا قبول ہوتی ہے جو سمجھ کر اور توجہ کے ساتھ مانگی گئی ہو، لہٰذا دعا کے اس ادب کا بطور خاص خیال رکھیں۔

حج کے ہر موقع کی مسنون دعا اپنے اپنے مقام پر لکھ دی گئی ہے، دعا کے آداب کے اہتمام کے ساتھ ہر موقع کی مسنون وماثور دعا پڑھنے کا اہتمام فرمائیں۔

☆☆☆

اصطلاحی الفاظ اوران کے معانی

سفرِ حج کے دوران، اور افعالِ حج ادا کرتے ہوئے بہت سی ایسی چیزوں سے واسطہ پڑتا ہے جن کے نام پہلے کبھی نہیں سنے ہوتے اور وہ نام بھی عربی زبان میں ہوتے ہیں، اس لئے اکثر حجاج کرام ان مخصوص چیزوں اور ان کے ناموں سے بے خبر ہوتے ہیں یا ان کا تلفظ غلط کرتے ہیں، اس لئے ذیل میں حج وعمرہ سے متعلقہ اشیاء وافعال اور ان کے معانی کو حروف تہجی کی ترتیب سے ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ **احرام**' کا لغوی معنی ہے''حرام کرنا'' حاجی جب حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کر کے تلبیہ پڑھتا ہے تو بہت سی جائز اور حلال چیزیں اس پر حرام ہو جاتی ہیں، اس لئے اس کو احرام کہا جاتا ہے۔ (ردالمحتار:۲/ ۴۶۷، غنیۃ الناسک/ ۲۱)

اس سے معلوم ہوا کہ احرام درحقیقت ایک حالت کا نام ہے جس میں بندے پر بہت سی چیزیں حرام ہوتی ہیں، بعض لوگ دو چادروں کو احرام سمجھتے ہیں، یہ احرام نہیں بلکہ احرام کی چادریں ہیں' مجازاً ان کو احرام کہہ دیا جاتا ہے۔

۲۔ **استلام**' کا معنی ہے حجرِ اسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ لگانا، یا حجرِ اسود اور رکن یمانی کو ہاتھ لگانا۔

۳۔ **اشعار**' حج کی قربانی کے جانور کی پہچان کے لئے نشانی کے طور پر اس کے دائیں کندھے پر ہلکا سا زخم کرنا جس سے صرف کھال کٹے' گوشت نہ کٹے۔

۴۔ **اضطباع**' احرام کی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔

۵۔ **آفاقی**' اس شخص کو کہتے ہیں جو حدود میقات سے باہر رہتا ہو، جیسے پاکستانی' ہندوستانی' بنگلہ دیشی' مصری اور ترکی وغیرہ۔

۶۔ **افراد**' حج کی تین اقسام میں سے تیسری قسم کی حج کا نام افراد یعنی حج افراد ہے، حج افراد

اس حج کو کہتے ہیں جس میں صرف حج کا احرام باندھا جائے اور حج ہی کے افعال ادا کیئے جائیں۔

۷۔ **ایام تشریق**' نویں ذی الحجہ سے تیرھویں ذی الحجہ تک پانچ دن ہیں جن میں فرض نمازوں کے بعد تکبیر تشریق پڑھی جاتی ہے۔

۸۔ **ایام نحر**' دس' گیارہ اور بارہ ذی الحجہ قربانی کے تین دن مراد ہیں۔

۹۔ **بیت اللہ**' یہ مکہ مکرمہ میں اللہ تعالی کا گھر ہے جو مسجد حرام کے درمیان میں واقع ہے، دنیا میں سب سے مقدس اور سب سے پہلا عبادت خانہ ہے، اسے سب سے پہلے اللہ تعالی کے حکم سے فرشتوں نے' پھر حضرت آدم علیہ السلام نے' پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کیا' اس کے بعد قریش نے' پھر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اور پھر عبدالملک نے تعمیر کیا، اس کے بعد بھی مختلف زمانوں میں اس کی مرمت وغیرہ ہوتی رہی ہے' یہ مسلمانوں کا قبلہ ہے' مسلمان اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور حج وعمرہ کرنے والے اسی کے اردگرد طواف کے چکر لگاتے ہیں۔

۱۰۔ **بطن عرنہ**' میدان عرفات کے بالکل قریب ایک میدان کا نام ہے جو عرفات کی حدود سے باہر ہے، حاجی کے لئے یہاں وقوف کرنا جائز نہیں۔

۱۱۔ **تسبیح**' سبحان اللہ کہنا۔

۱۲۔ **تقبیل**' بوسہ لینے کو کہتے ہیں، مراد حجر اسود کا بوسہ لینا ہے۔

۱۳۔ **تقلید**' قربانی کے جانور کے گلے میں رسی وغیرہ ڈالنا۔

۱۴۔ **تکبیر**' اللہ اکبر کہنا۔

۱۵۔ **تلبیہ**' تلبیہ پڑھنا، تلبیہ یہ ہے۔

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْك. لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْك. اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ. لَا شَرِيْكَ لَك.

۱۶۔ **تمتع**' حج کی تین اقسام میں سے دوسری قسم کی حج کا نام ہے، اس میں حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کیا جاتا ہے' پھر اسی سال حج کا احرام باندھ کر حج کیا

جاتا ہے۔

۱۷۔ **تہلیل؛** لا الہ الا اللہ پڑھنا۔

۱۸۔ **جبل ثبیر**، منیٰ میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔

۱۹۔ **جبل رحمت؛** عرفات میں مشہور پہاڑ کا نام ہے۔

۲۰۔ **جبل قزح؛** مزدلفہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔

۲۱۔ **جحفہ**، مکہ مکرمہ سے شام کی طرف تین منزل تقریباً ۱۸۷ کلومیٹر کی مسافت پر'' رابغ'' کے قریب ایک مقام ہے جو شام کے راستے سے آنے والوں کی میقات ہے۔

۲۲۔ **جمرات/ جمار؛** منیٰ میں تین مقامات ہیں، جہاں حاجی کنکریاں مارتے ہیں، پہلا مقام مسجد خیف کے قریب مشرقی جانب ہے اس کو جمرۃ الاولی یعنی پہلا جمرہ اور چھوٹا شیطان کہا جاتا ہے، اس کے بعد مکہ مکرمہ کی جانب کچھ فاصلے پر جمرۃ الوسطی یعنی درمیانہ جمرہ ہے، جس کو درمیانہ شیطان کہا جاتا ہے، اس کے بعد سب سے آخر میں جمرۃ الکبریٰ ہے جس کو جمرۃ العقبہ اور بڑا شیطان کہتے ہیں۔

۲۳۔ **جنت المعلیٰ**، مکہ مکرمہ کا قبرستان ہے جس میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا وغیرہ کی قبر ہے

۲۴۔ **حجر اسود؛** کالا پتھر، یہ جنتی پتھر ہے، جس وقت جنت سے آیا تھا، اس وقت اس کا رنگ دودھ کی طرح سفید تھا، انسانوں کے گناہوں کی وجہ سے اس کا رنگ کالا ہو گیا، یہ بیت اللہ کے مشرقی جنوبی کونے میں قد آدم کے قریب اونچائی پر نصب ہے، اس کے چاروں طرف چاندی کا حلقہ ہے، لیکن چاندی کے حلقے کے اندر سارا پتھر حجر اسود نہیں ہے بلکہ حجر اسود کے چھوٹے چھوٹے آٹھ ٹکڑے اس بڑے پتھر کے اندر نصب ہیں۔

۲۵۔ **حرم؛** مکہ مکرمہ کے چاروں طرف ایک متعین فاصلہ تک زمین کا حصہ حرم کہلاتا ہے، اس کے حدود نبی کریم ﷺ نے متعین فرمائے ہیں، جن پر نشانات اور علامتیں موجود ہیں، اس جگہ شکار کھیلنا، درخت اور گھاس وغیرہ کاٹنا حرام ہے، مکہ مکرمہ میں مقیم لوگ عمرہ کا احرام حدود حرم سے باہر جا کر باندھتے ہیں۔

۲۶۔ **حَرَمی** وہ شخص جو مکہ مکرمہ میں یا مکہ مکرمہ سے باہر حدود حرم کے اندر رہتا ہو۔

۲۷۔ **حِل** حدود حرم سے باہر اور میقات کے اندر چاروں طرف کی جگہ کو حِل کہتے ہیں۔ حِل کہنے کی وجہ یہ ہے کہ حرم کے اندر جو چیزیں حرام ہیں، یہاں حلال ہیں۔

۲۸۔ **حِلی** حِل جگہ کا رہنے والا۔

۲۹۔ **حطیم** بیت اللہ کی شمالی دیوار سے متصل تقریباً دوصف کے برابر جگہ جو قد آدم دیوار میں گھری ہوئی ہے، یہ درحقیقت بیت اللہ کا حصہ ہے۔

۳۰۔ **حلق** سر کے بال منڈوانے کو حلق کہتے ہیں۔

۳۱۔ **دَم** دم کا اصل معنی خون ہے، مراد خون بہانا ہے، احرام کی حالت میں بعض ممنوع افعال کرنے سے حدود حرم میں جانور ذبح کرنا واجب ہو جاتا ہے اس کو دم کہتے ہیں۔

۳۲۔ **ذات عرق** یہ مکہ مکرمہ سے تقریباً ۹۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر عراق کی طرف ایک مقام کا نام ہے جو عراق کے راستے مکہ مکرمہ آنے والوں کی میقات ہے، آج کل یہ جگہ ویران ہے۔

۳۳۔ **ذوالحلیفہ** یہ مدینہ منورہ سے تقریباً آٹھ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک مقام ہے جو مدینہ منورہ کے راستے مکہ مکرمہ آنے والوں کی میقات ہے، آج کل اسے بیر علی بھی کہتے ہیں۔

۳۴۔ **رکن شامی** بیت اللہ شریف کا مغربی شمالی کونہ جو شام کی طرف ہے۔

۳۵۔ **رکن عراقی** بیت اللہ کا شمالی مشرقی کونہ جو عراق کی طرف ہے۔

۳۶۔ **رکن یمانی** بیت اللہ شریف کا جنوبی مغربی کونہ جو یمن کی طرف ہے۔

۳۷۔ **رَمَل** طواف کے پہلے تین چکروں میں اکڑ کر کندھے ہلاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر تیزی کے ساتھ چلنے کو رمل کہتے ہیں۔

۳۸۔ **رمی** کنکریاں پھینکنا اس سے مراد یہ ہے کہ حاجی کا دس گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو جمرات پر کنکریاں مارنا۔

۳۹۔ **زمزم** بیت اللہ کے قریب مقام ابراہیم کے پیچھے ایک مشہور چشمہ ہے جسے اللہ تبارک و

تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام اوران کی والدہ محترمہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے لئے جاری فرمایا تھا جو اب تک جاری ہے، اس چشمہ کے پانی کو ''ماءِ زمزم'' ''آبِ زمزم'' یا ''زمزم کا پانی'' کہا جاتا ہے، یہ چشمہ اب ایک بڑے کنویں میں تبدیل ہو چکا ہے، چند سال پہلے اسے اوپر سے بند کر دیا گیا ہے، اور موٹر پمپ کے ذریعے اس سے پانی نکالا جاتا ہے۔

۴۰۔ **سعی**؛ صفا اور مروہ کے درمیان مخصوص طریقے سے سات چکر لگانا کہ صفا سے شروع کر کے مروہ پر ختم کرنا، اور درمیان میں سبز ستونوں کے درمیان تیزی سے چلنا۔

۴۱۔ **شوط**؛ طواف کے سات چکروں میں سے ہر چکر کو شوط کہا جاتا ہے اس کی جمع ''اشواط'' ہے۔

۴۲۔ **صفا**؛ بیت اللہ شریف کے قریب جنوب کی طرف مسجد حرام کے باہر ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جہاں سے سعی شروع کی جاتی ہے۔

۴۳۔ **طواف**؛ بیت اللہ کے اردگرد مخصوص طریقے سے سات چکر لگانا۔

۴۴۔ **عمرہ**؛ حدودِ حرم سے باہر حِل یا میقات سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف کرنا پھر صفا ومروہ کی سعی کرنا۔

۴۵۔ **عرفہ/عرفات**؛ مکہ مکرمہ سے مشرق کی طرف تقریباً نو میل یعنی چودہ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک میدان ہے، جہاں حاجی نویں ذی الحجہ کو وقوف کرتے ہیں۔

۴۶۔ **قارن**؛ وہ شخص جس نے حج قران کرنا ہو۔

۴۷۔ **قران**؛ حج وعمرہ کا اکٹھا احرام باندھ کر پہلے عمرہ کرنا پھر اسی احرام کے ساتھ حج کرنا۔

۴۸۔ **قَرْن**؛ مکہ مکرمہ سے یمن وغیرہ کی طرف تقریباً ۶۸ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک پہاڑ ہے جو نجد یمن، نجد تہامہ اور نجد حجاز کی طرف سے آنے والوں کی میقات ہے۔

۴۹۔ **قصر**؛ سر کے بال کتروانا۔

۵۰۔ **مُحرِم**؛ ('م' کے پیش کے ساتھ) احرام باندھنے والا۔

۵۱۔ **مطاف**؛ ('م' کے زبر کے ساتھ) طواف کرنے کی جگہ، یعنی بیت اللہ شریف کے ارد

گرد چاروں طرف وہ جگہ جہاں طواف کیا جاتا ہے، آج کل یہاں سفید رنگ کا پتھر (سنگ مرمر) لگا ہوا ہے۔

۵۲۔ **مُفرِدْ** ('ر' کی زیر کے ساتھ) وہ شخص جس نے صرف حج کرنے کا احرام باندھا ہو، یعنی حج افراد کرنے والا۔

۵۳۔ **مقام ابراہیمؑ** ('م' کے زبر کے ساتھ) وہ جنتی پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کی تعمیر کی تھی، یہ پتھر مطاف میں زمزم کی جانب شیشے کے قبے میں محفوظ کیا ہوا ہے۔

۵۴۔ **مُلتَزَمْ** ('ز' کے زبر کے ساتھ) حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان' بیت اللہ کی دیوار کا حصہ جس سے لپٹ کر دعا مانگنا سنت ہے۔

۵۵۔ **مِنیٰ** مکہ مکرمہ سے مشرق کی طرف تین میل کے فاصلہ پر ایک جگہ ہے، جہاں حج کی قربانی اور رمی کی جاتی ہے، اور حاجی، حج کے چار دن یہاں گذارتے ہیں، یہ جگہ حرم میں داخل ہے۔

۵۶۔ **مسجد خیفؔ** ('خ' کے زبر کے ساتھ) منیٰ میں ایک بڑی مسجد کا نام ہے جو منیٰ سے عرفات جانے والوں کی دائیں جانب واقع ہے۔

۵۷۔ **مسجد نمرہؔ** ('ن' کے زبر کے ساتھ) عرفات کے بالکل کنارے پر واقع ایک مسجد کا نام ہے۔

۵۸۔ **مزدلفہؔ** ('ل' کی زیر کے ساتھ) منیٰ اور عرفات کے درمیان ایک میدان ہے جو منیٰ سے تین میل کے فاصلہ پر مشرق کی جانب واقع ہے، حاجی نویں ذی الحجہ، کی رات یہاں گذارتے ہیں، اور صبح بعد فجر یہاں وقوف کرتے ہیں۔

۵۹۔ **مُحسّر** مزدلفہ سے متصل ایک میدان ہے جہاں ابرہہ اور اس کے لشکر پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا تھا جو بیت اللہ کو گرانے کی نیت سے آرہا تھا، یہاں سے گذرتے ہوئے تیزی کے ساتھ اور جلدی جلدی گذرنا چاہئے۔

۶۰۔ **مَروہؔ** بیت اللہ کے قریب مشرقی شمالی کونہ پر مسجد حرام سے باہر ایک چھوٹی سے پہاڑی

ہے جہاں سعی ختم کی جاتی ہے۔

۶۱۔ **میقات**' کا لغوی معنی ہے معین جگہ، یہاں اس سے مراد بیت اللہ شریف کے چاروں طرف وہ مقام ہیں، جہاں سے مکہ مکرمہ جانے والوں کے لئے احرام باندھنا ضروری ہے' احرام کے بغیر یہاں سے گذرنا جائز نہیں۔

۶۲۔ **مکی**' مکہ مکرمہ کا رہنے والا شخص۔

۶۳۔ **مَوْقِف**' ٹھہرنے کی جگہ، مراد عرفات اور مزدلفہ میں حاجی کے وقوف یعنی ٹھہرنے کی جگہ

۶۴۔ **میقاتی**' میقات کا رہنے والا۔

۶۵۔ **میلین اخضرین**' صفا اور مروہ کے درمیان وہ جگہ جہاں سعی کرنے والے تیزی کے ساتھ چلتے ہیں، آج کل اس جگہ سبز ستون اور سبز لائٹیں ہیں

۶۶۔ **مدعیٰ**' دعا مانگنے کی جگہ، یہ مسجد حرام اور جنت المعلی کے درمیان ایک جگہ ہے جہاں مکہ مکرمہ داخل ہوتے وقت دعا مانگی جاتی تھی۔

۶۷۔ **وقوف**' کا معنی ہے ٹھہرنا، اس سے حاجی کا میدان عرفات اور مزدلفہ میں خاص وقت میں ٹھہرنا مراد ہے۔

۶۸۔ **ہدی**' وہ جانور (اونٹ، گائے اور بکری وغیرہ) جو حاجی حرم میں قربانی کے لئے ساتھ لے جاتا ہے۔

۶۹۔ **یلملم**' مکہ مکرمہ سے جنوب کی طرف تقریباً ۵۴ کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک پہاڑ ہے' آج کل اسے سعدیہ کہتے ہیں، یہ ہندوستان' پاکستان' یمن اور تہامہ سے آنے والوں کی میقات ہے۔

۷۰۔ **یوم الترویہ**' آٹھویں ذی الحجہ، جس دن حاجی مکہ مکرمہ سے منیٰ جاتے ہیں۔

۷۱۔ **یوم عرفہ**' نویں ذی الحجہ، جس دن حج ہوتا ہے، حاجی اس دن عرفات میں وقوف کرتے ہیں جو کہ حج کا رکن اعظم ہے۔

☆☆☆

حج کی شرائط

دیگر عبادات نماز، روزہ وغیرہ کی طرح حج کے بھی شرائط، فرائض، واجبات، سنن، مستحبات اور مکروہات ہیں۔

شرائط حج کی چار اقسام ہیں اور ہر قسم پر شرط کے مطابق حکم مرتب ہوتا ہے، فرائض میں سے کسی ایک فرض کے چھوٹ جانے سے حج ادا نہیں ہوگا، کسی واجب کے رہ جانے سے اس کی جزاء لازم ہوگی، سنت اور مستحب کو ترک کرنے سے جزاء وغیرہ لازم نہیں ہوگی، البتہ حج کی ادائیگی ناقص قرار پائے گی، اسی طرح مکروہ کے ارتکاب سے بھی فریضہ حج کی ادائیگی میں نقص اور کراہت آجائے گی۔ ذیل میں حج کے شرائط، فرائض، واجبات، سنن، مستحبات اور مکروہات بیان کئے جاتے ہیں، حج کے لئے چار قسم کی شرائط ہیں۔

ا۔ شرائط وجوب:

یہ وہ شرائط ہیں کہ جن کے پائے جانے کی صورت میں حج فرض ہو جاتا ہے، اگر ان میں سے کوئی ایک شرط نہ پائی جائے تو حج فرض نہیں ہوتا اور نہ ہی کسی دوسرے سے حج (بدل) کرانا اور وصیت کرنا فرض ہوتا ہے۔ (بدائع: ۲/۱۲۰، غنیۃ الناسک/۲۔۳)

یہ سات شرائط ہیں:

۱۔ مسلمان ہونا، کافر پر حج فرض نہیں اگرچہ مالدار ہی ہو، اگر کافر نے حالت کفر میں حج کیا پھر مسلمان ہو گیا تو صاحب استطاعت ہونے کی صورت میں دوبارہ حج کرنا فرض ہے، کفر کی حالت میں کئے ہوئے حج کا کوئی اعتبار نہیں۔ (ایضاً)

۲۔ حج کی فرضیت کا علم ہونا، یہ اس مسلمان کے لئے ضروری ہے جو دار الحرب یعنی کافروں کے ملک میں رہتا ہو اور حج کے فرض ہونے کا علم ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ دو مرد

یا ایک مرد اور دو عورتیں یا ایک عادل اور معتبر شخص اس کو اتنا بتلا دیں کہ صاحب حیثیت مسلمان پر حج فرض ہوتا ہے۔ دارالاسلام یعنی مسلمانوں کے ملک میں رہنے والے کے لئے حج کی فرضیت کا علم ہونا شرط نہیں۔ (غنیۃ الناسک/۳)

۳۔ بالغ ہونا' نابالغ پر حج فرض نہیں اگر چہ مالدار و صاحب ثروت ہی کیوں نہ ہو، نابالغ بچے نے اگر حج کیا تو وہ نفل ہوگا، بالغ ہونے کے بعد حسب استطاعت دوبارہ حج کرنا فرض ہوگا۔

نابالغ بچہ حج کا احرام باندھنے کے بعد بالغ ہو گیا، اگر بالغ ہونے کے بعد دوبارہ احرام باندھا تو حج فرض ادا ہو گیا ورنہ نہیں۔ (بدائع:۲/ ۱۲۱، غنیۃ الناسک/۳)

۴۔ عقلمند ہونا، پاگل اور مجنون پر حج فرض نہیں، اگر پاگل نے حج کیا اور تمام مناسک ادا کئے تو اس کا حج نفل ہوگا فرض نہیں ہوگا، البتہ اگر وقوف عرفہ سے پہلے اسے افاقہ ہو گیا اور اس نے دوبارہ حج کا احرام باندھا تو حج فرض ادا ہو جائیگا، ورنہ نہیں۔

(بدائع:۲/ ۱۲۱، غنیۃ الناسک/۳)

۵۔ آزاد ہونا' غلام اور باندی پر حج فرض نہیں۔

غلام یا باندی نے مولی کی اجازت کے بغیر یا اس کی اجازت سے حج کیا تو وہ نفل ہوگا، فرض نہیں ہوگا۔ آزاد ہونے کے بعد حسب استطاعت دوبارہ حج کرنا فرض ہوگا۔

(بدائع:۲/ ۱۲۱، غنیۃ الناسک/۳)

۶۔ حج کے اخراجات کا انتظام ہونا' جس شخص کے پاس اپنے حوائج اصلیہ سے زائد حج کے اخراجات اور سفر حج کے عرصہ میں اپنے زیر کفالت لوگوں کے اخراجات کا انتظام ہو، اس پر حج فرض ہے، اور جس کے پاس اس قدر سرمایہ نہ ہو، اس پر حج فرض نہیں ہے۔

(ردالمحتار:۲/ ۴۶۳، بدائع:۲/ ۱۲۲، غنیۃ الناسک/۴۔۸)

۷۔ حج کا وقت ہونا' یعنی مذکورہ تمام شرائط کا حج کے وقت میں میسر ہونا ضروری ہے، اور حج کا وقت ماہ شوال، ذیقعدہ اور ذی الحجہ کے دس دن ہیں۔ یا ان شرائط کا اس وقت ہونا ضروری ہے جب شہر کے لوگ حج کے لئے سفر شروع کرتے ہیں۔ (غنیۃ الناسک/ ۸)

آج کل اس وقت سے مراد حج کے لئے درخواستوں کی وصولی کا وقت ہونا چاہئے کہ

جس شخص کے اندر حج کی درخواستوں کی وصولی کے ایام میں مذکورہ چھ شرطیں موجود ہوں اس پر حج فرض ہوگا۔ اگر ان ایام کے علاوہ پہلے یا بعد میں یہ شرطیں موجود ہوں تو حج فرض نہیں ہوگا۔

۲۔ شرائط وجوب ادا:

یہ وہ شرائط ہیں کہ گذشتہ سات شرائط پائے جانے کے ساتھ یہ شرائط بھی تمام کی تمام پائی جائیں تو خود حج کرنا فرض ہوتا ہے۔ اگر گذشتہ سات شرائط پائے جانے کے باوجود ان میں سے کوئی ایک شرط نہ پائی جائے تو اگرچہ خود حج کرنا فرض نہیں ہوتا لیکن کسی سے حج (بدل) کرانا یا مرتے وقت حج کی وصیت کرنا ضروری ہوتا ہے۔ (غنیۃ الناسک/۲)

وجوب ادا کی پانچ شرائط یہ ہیں:

۱۔ **صحت مند ہونا۔** یعنی جسم کا صحیح وسالم ہونا کہ مناسک حج ادا کرنے پر قادر ہو، جو شخص ایسا مریض ہو کہ خود حج نہ کرسکتا ہو یا اندھا، مفلوج یا اس قدر کمزور وناتواں ہو کہ سفر حج یا مناسک حج نہ کرسکتا ہو اور باقی تمام شرائط حج اس میں موجود ہوں تو اس پر خود حج کرنا فرض نہیں، حج بدل کرانا یا مرتے وقت حج کی وصیت کرنا ضروری ہے، اگر ایسا شخص خود حج کرلے تو جائز ہے اور حج ادا ہو جائے گا۔

ایسے شخص کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ اس پر حج ہی فرض نہیں۔

(بدائع: ۲/ ۱۲۱۔۱۲۲، غنیۃ الناسک/ ۹)

۲۔ **قید وغیرہ سے آزاد ہونا۔** کوئی شخص قید ہو اور باقی تمام شرائط اس میں حج کی پائی جاتی ہوں تو اس پر خود کرنا فرض نہیں، اگر موقع نہ ملے تو مرتے وقت حج بدل کرانے کی وصیت کرنا ضروری ہے۔

اگر کوئی شخص کسی کے ایسے حق کی وجہ سے قید ہے کہ اس حق کو ادا کرنے پر قادر ہے تو ایسے قیدی سے حج کی فرضیت ساقط نہیں ہوگی اور اس پر خود حج کرنا فرض ہوگا۔

(غنیۃ الناسک/ ۹۔۱۰)

۳۔ **راستہ پرامن ہونا۔** حج فرض ہونے کی تمام شرائط موجود ہوں لیکن راستہ پرامن نہ ہو مثلاً کسی ظالم کا خوف ہو، یا راستے میں اکثر قافلے لٹ جاتے ہوں، یا اکثر بحری جہاز

ڈوب جاتے ہوں یا اکثر ہوائی جہاز حادثے کا شکار ہو جاتے ہوں تو ایسی صورت میں حج فرض نہیں ہوگا، اگر موت تک یہ عذر باقی رہا تو حج بدل کی وصیت کرنا ضروری ہو گا۔ (ردالمحتار:۲/۴۶۳، بدائع/۱۲۳، غنیۃ الناسک/۱۰)

۴۔ **عورت کے لئے محرم یا خاوند کا ہونا۔** یہ شرط عورت کے لئے کہ عورت پر حج فرض ہونے کے لئے خاوند یا محرم کی معیت ضروری ہے، اگر ان دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ جانے کے اسباب نہ ہوں تو عورت پر حج فرض نہیں ہوتا۔ اگر مرتے دم تک عورت کا یہ عذر زائل نہ ہو تو حج بدل کی وصیت کرنا عورت کے لئے ضروری ہے۔
(ردالمحتار:۲/۴۶۴، بدائع:۲/۱۲۳، غنیۃ الناسک/۱۰۔۱۱)

محرم کسی عورت کا وہ قریبی رشتہ دار ہے کہ رشتہ داری، رضاعت (دودھ پینے) یا مصاہرت (سسرالی رشتہ داری) کی وجہ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس سے نکاح حرام ہو۔ (ردالمحتار:۶/۳۶۷)

رضاعی رشتہ داروں میں سے جو محرم ہیں، مثلاً رضاعی بھائی، رضاعی چچا وغیرہ ان کے ساتھ بھی سفر کرنا یا عورت کا خلوت میں ان کے ساتھ بیٹھنا جائز نہیں، لہذا سفر صرف نسبی محارم کے ساتھ کرنا جائز ہے۔ (ردالمحتار:۲/۴۶۴۔۶/۳۶۹)
باقی رہے سسرالی محارم اگر ان کی دینداری کا یقین یا غلبہ ظن ہو اور عورت بھی نوجوان نہ ہو تو سسرالی محارم (سسر، داماد وغیرہ) کے ساتھ سفر جائز ہے۔ ورنہ ان کے ساتھ بھی سفر جائز نہیں۔ (الدرالمختار مع ردالمحتار:۶/۳۶۹)

۵۔ **عورت کا عدت میں نہ ہونا۔** یہ شرط بھی عورت کے لئے ہے کہ حج پر نکلنے کے زمانہ میں عورت عدت میں نہ ہو، کیونکہ عدت کے زمانے میں عورت کا گھر سے باہر نکلنا اور سفر کرنا ناجائز ہے۔ عدت خواہ طلاق رجعی، طلاق بائن، شوہر کی وفات یا فسخ نکاح وغیرہ کی وجہ سے ہو، سب کا ایک ہی حکم ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۲، بدائع:۲/۱۲۴)

۳۔ شرائط صحت ادا:

یہ وہ شرائط ہیں کہ حج کے صحیح ہونے کے لئے جن کا پایا جانا ضروری ہے، اگر ان شرائط میں

سے کوئی ایک شرط نہ پائی گئی تو حج صحیح نہیں ہوگا۔ یہ نو شرائط ہیں:

۱۔ **اسلام** یعنی مسلمان ہونا، کافر کا حج نہیں ہوتا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ (ردالمحتار: ۲/ ۴۵۸)

۲۔ **احرام** اس کے بغیر حج نہیں ہوگا۔ اگر کوئی شخص احرام کے بغیر مناسک حج ادا کرے گا تو اس کا حج صحیح نہیں ہوگا۔ (ردالمحتار: ۲/ ۴۵۸، غنیۃ الناسک/۱۳)

۳۔ **حج کا وقت اور زمانہ ہونا** افعال حج مثلاً طواف، سعی، وقوف عرفہ، وقوف مزدلفہ اور رمی وغیرہ کا حج کے مخصوص ایام میں کرنا ضروری ہے، اگر کوئی شخص افعال حج، حج کے مخصوص ایام کے علاوہ دوسرے دنوں میں کرے گا تو اس کا حج نہیں ہوگا۔ (ایضاً)

۴۔ **مناسک حج کا متعین جگہوں میں ادا کرنا** افعال حج میں سے ہر فعل کے ادا کرنے کی جگہ متعین ہے، وہ فعل اسی متعین جگہ میں ادا کرنا ضروری ہے، مثلاً، وقوف کا میدان عرفات میں ہونا، طواف کا مسجد حرام میں ہونا، جانور کو حرم کی حدود کے اندر ذبح کرنا اور رمی کا منی میں جمرات پہ ہونا وغیرہ، اگر کسی شخص نے افعال حج (رکن، واجب یا سنت) متعین جگہوں کے علاوہ کسی دوسری جگہ میں ادا کئے تو وہ افعال ادا نہیں ہوں گے۔ (ردالمحتار: ۲/ ۴۵۸، غنیۃ الناسک/۱۳)

۵۔ **تمیز** یعنی حج کرنے والے کا ممیّز یعنی ہر چیز میں امتیاز اور فرق کر سکنے والا ہونا۔ (ایضاً)

۶۔ **حج کرنے والے کا عاقل ہونا** اگر حج کرنے والا مجنون، پاگل یا غیر ممیّز ہو تو اس کا حج نہیں ہوگا۔ (ایضاً)

۷۔ **حج کے سارے افعال خود ادا کرنا** اگر بلا عذر حج کے افعال کسی دوسرے سے کروالئے تو حج نہیں ہوگا، تاہم بعض افعال عذر کی بناء پر دوسرے سے کروانا جائز ہے، جس کا بیان اپنے مقام پر آئے گا، ان شاءاللہ۔ (ردالمحتار: ۲/ ۴۵۸، غنیۃ الناسک/۱۳)

۸۔ **احرام کے بعد وقوف عرفہ سے پہلے جماع نہ کرنا** اگر وقوف عرفہ سے پہلے جماع کرلیا تو حج فاسد ہو جائے گا، تمام افعال ادا کرنے ہوں گے اور اس حج کی قضاء بھی لازم ہوگی۔ (ردالمحتار: ۲/ ۴۵۸۔ ۵۵۸، ۵۵۹، غنیۃ الناسک/۱۳)

۹۔ حج کا احرام باندھنے کے بعد اسی سال حج کرنا' اگر حج کا احرام باندھنے کے بعد اس سال حج نہ کیا بلکہ اسی احرام سے آئندہ کسی سال حج کیا تو حج صحیح نہیں ہوگا۔

(ردالمحتار:۲/ ۴۵۸،غنیۃ الناسک/۱۳)

۴۔ شرائط ادائیگی حج فرض:

یہ وہ شرائط ہیں کہ حج کے بطور فریضۂ خداوندی ادا ہونے اور فرضیت حج سے سبکدوش ہونے کے لئے جن کا پایا جانا ضروری ہے۔ اگر یہ شرائط نہ پائی گئیں تو سرے سے یا تو حج ہی نہیں ہوگا یا حج فرض نہیں ہوگا بلکہ نفل ہوگا یا حج فرض ادا ہونے کے بعد کالعدم ہو جائے گا۔

یہ نو شرائط ہیں۔

۱۔ ادائیگی حج کے وقت مسلمان ہونا'

۲۔ حج کرنے کے بعد مرتے دم تک مسلمان رہنا' اگر کوئی شخص حج کے بعد مرتد ہو گیا (العیاذ باللہ) تو اس کا حج کالعدم ہو جائے گا، دوبارہ مسلمان ہونے کے بعد حسب استطاعت وشرائط حج کرنا فرض ہوگا۔

۳۔ آزاد ہونا' غلام یا باندی کا حج، حجِ فرض نہیں ہوتا۔

۴۔ بالغ ہونا' نابالغ کا حج نفلی ہوتا ہے، بالغ ہونے کے بعد حسب استطاعت دوبارہ فرض ہوگا۔

۵۔ عاقل ہونا' پاگل ومجنون نے اگر حج کیا تو وہ حج فرض نہیں ہوگا، افاقہ کے بعد حسب استطاعت دوبارہ کرنا فرض ہوگا۔

۶۔ افعال حج پر قدرت ہونے کی صورت میں حج خود کرنا۔

۷۔ حج کو (وقوف عرفہ سے پہلے) جماع سے فاسد نہ کرنا۔

۸۔ اپنی طرف سے حج کرنے کی نیت کرنا' اگر کسی دوسرے کی طرف سے حج کرنے کی نیت کی تو حج فرض ادا نہیں ہوگا۔

۹۔ فرض حج کی نیت کرنا' اگر کسی نے نفل حج کی نیت کی تو حج فرض ادا نہیں ہوگا۔

(ردالمحتار:۲/ ۴۵۸،غنیۃ الناسک/۱۴)

☆☆☆

فرائض حج

حج کے تین فرض ہیں:

۱۔ احرام یعنی حج کی نیت کر کے تلبیہ پڑھنا۔

۲۔ وقوف عرفات، ۹ ذی الحجہ کو زوال شمس سے لے کر ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق تک عرفات کے میدان میں کسی وقت کم از کم ایک لمحہ کے لئے ٹھہرنا۔

۳۔ طواف زیارت کرنا، طواف زیارت کا وجوبی وقت دسویں ذی الحجہ کی صبح سے بارھویں ذی الحجہ کی شام تک ہے۔ اگر اس وقت تک طواف زیارت مکمل یا اکثر نہ کیا تو دم واجب ہو جائے گا۔ (ردالمحتار: ۲/ ۴۶۷، غنیۃ الناسک/ ۲۱۔۲۲)

ان تین فرائض میں سے کوئی ایک فرض چھوٹ گیا تو حج نہیں ہوگا، نہ ہی دم وغیرہ سے اس کی تلافی ہو سکتی ہے۔ حج احرام باندھنے کے بعد وقوف عرفہ سے پہلے جماع نہ کرنا بھی فرائض حج میں سے شمار کیا گیا ہے۔ (ایضاً)

واجبات حج

حج کے چھ واجبات ہیں:

۱۔ **مزدلفہ میں وقوف کرنا**، مزدلفہ میں وقوف کا وقت دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق کے بعد سے طلوع آفتاب تک ہے۔ مزدلفہ میں اس وقت ایک لمحہ وقوف کرنے سے واجب ادا ہو جاتا ہے۔

۲۔ صفا و مروہ کے درمیان حج کی سعی کرنا۔

۳۔ جمرات کی رمی کرنا، یعنی شیطان کو کنکریاں مارنا۔ دسویں ذی الحجہ کو صرف جمرہ عقبیٰ کی، گیارھویں اور بارھویں ذی الحجہ کو تینوں جمروں کی رمی کرنا واجب ہے۔

۴۔ حج قران اور حج تمتع کرنے والے کا حج کی قربانی کرنا۔

۵۔ **حلق یا قصر کرنا**' افعال حج سے فراغت پر (یعنی رمی اور قربانی کے بعد) سر کے بال منڈوانا یا کتروانا۔

۶۔ **طواف وداع کرنا**' یہ آفاقی یعنی میقات سے باہر سے آنے والے حاجی پر واجب ہے۔اور عورت کے ناپاکی کے ایام کی وجہ سے اس سے ساقط ہو جاتا ہے۔

(ردالمحتار:۲/ ۴۶۸، بدائع:۲/۱۳۳، غنیۃ الناسک/ ۲۱۔۲۲)

حج کے واجبات چھ ہی ہیں، اس کے علاوہ اور واجبات بھی ہیں مگر وہ حج کے واجبات نہیں بلکہ افعال حج کے واجبات ہیں مثلاً میقات پر یا میقات سے پہلے احرام باندھنا، عرفات کا وقوف دسویں ذی الحجہ کے زوال آفتاب سے غروب آفتاب تک کرنا، طواف زیارت اپنے وقت میں کرنا وغیرہ واجبات افعال حج احرام، وقوف عرفہ اور طواف زیارت کے واجبات ہیں۔

(غنیۃ الناسک/۲۲)

واجبات حج کا ادا کرنا ضروری ہے، البتہ اگر کوئی واجب قصداً یا سہواً چھوٹ گیا تو حج ہو جائے گا لیکن واجب چھوٹنے کی وجہ سے جزاء واجب ہوگی جو بعض صورتوں میں دم اور بعض صورتوں میں صرف صدقہ ہوگی۔عذر کی وجہ سے بعض صورتوں میں جزاء ساقط بھی ہو جائے گی' اس کی تفصیل جنایات کے بیان میں آئے گی۔ان شاء اللہ (غنیۃ الناسک/۲۲)

سنن حج

حج کی بہت سی سنتیں ہیں، یہاں سب کا احاطہ مشکل ہے، اہم سنتوں کو یہاں ذکر کیا جاتا ہے، باقی سنتیں افعال حج کے ساتھ ساتھ بیان ہو جائیں گی۔ان شاء اللہ

۱۔ احرام کے لئے غسل یا وضو کرنا' غسل کرنا افضل ہے۔

۲۔ حج کا احرام حج کے مہینوں میں باندھنا' حج کے مہینے شوال' ذیقعدہ اور ذی الحجہ کے دس دن ہیں۔

۳۔ حج قران یا حج افراد کرنے والے آفاقی کا طواف قدوم کرنا۔

۴۔ جس طواف کے بعد سعی ہو، اس طواف میں رمل کرنا۔

۵۔ طواف کے دوران بدن اور کپڑوں کا نجاست (حقیقیہ) سے پاک ہونا۔

۶۔ صفا و مروہ کی سعی کے دوران میلین اخضرین (سبز ستونوں) کے درمیان تیزی کے ساتھ چلنا۔ یہ مردوں کے لئے سنت ہے عورتوں کے لئے نہیں۔

۷۔ حجرِ اسود سے طواف شروع کرنا، ایک قول میں اس کو واجب بھی کہا گیا ہے۔

۸۔ امام کا تین مقام پر خطبہ پڑھنا۔

ساتویں ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ میں' نویں ذی الحجہ کو عرفات میں اور گیارھویں ذی الحجہ کو منیٰ میں۔

۹۔ آٹھویں ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہونا۔

۱۰۔ نویں ذی الحجہ کی رات اور ایام منیٰ کی تمام راتیں منیٰ میں ٹھہرنا۔

۱۱۔ نویں ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد منیٰ سے عرفات کے لئے روانہ ہونا۔ اگر عذر کی وجہ سے اس سے پہلے جانا پڑے تو کوئی حرج نہیں۔

۱۲۔ وقوف عرفات کے لئے غسل کرنا۔

۱۳۔ نویں ذی الحجہ کی شام کو غروب آفتاب کے بعد عرفات سے مزدلفہ کے لئے امام کے روانہ ہونے کے بعد روانہ ہونا۔

۱۴۔ دسویں ذی الحجہ کی رات مزدلفہ میں گذارنا۔

۱۵۔ دسویں ذی الحجہ کی صبح مزدلفہ سے منیٰ کے لئے طلوع آفتاب سے پہلے روانہ ہونا۔

۱۶۔ گیارھویں اور بارھویں ذی الحجہ کو تینوں جمرات میں ترتیب سے رمی کرنا یعنی پہلے چھوٹے پھر درمیانے پھر بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا۔

۱۷۔ منیٰ سے مکہ مکرمہ واپس آتے ہوئے ابطح یعنی وادی محصب میں ٹھہرنا، اگرچہ تھوڑے سے وقت کے لئے ہی ہو۔ (بدائع: ۲/۱۴۳، غنیۃ الناسک/۲۳)

حج کی سنتوں کو ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیئے تاکہ ادائیگی سنن حج کا ثواب حاصل ہو سکے اور فریضہ حج سنت کے مطابق ادا ہو، بلا وجہ حج کی سنتوں کو ترک کرنا برا ہے۔، تاہم اس سے جزاء لازم نہیں ہوتی۔ (غنیۃ الناسک/۲۳)

مستحبات حج

حج کے بہت سے مستحبات ہیں جو اپنے اپنے مقام پر بیان ہوں گے، یہاں چند ایک اہم مستحبات کو ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ میقات کو عبور کرنے سے پہلے ہی احرام باندھ لینا۔

۲۔ احرام کی حالت میں میلا کچیلا رہنا۔

۳۔ مرد کا بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا، عورت آہستہ تلبیہ پڑھے۔

۴۔ مکہ مکرمہ داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا۔

۵۔ مزدلفہ آنے سے پہلے غسل کرنا۔

۶۔ پیدل حج کرنا، یعنی آٹھویں ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ سے پیدل روانہ ہو کر منیٰ، عرفات، مزدلفہ وغیرہ پیدل جانا اور پیدل واپس آنا۔

۷۔ کثرت سے تلبیہ پڑھنا۔

۸۔ عرفات اور مزدلفہ کے وقوف میں دعا مانگنا۔

۹۔ اگر ممکن ہو تو عرفات میں جبل رحمت کے قریب وقوف کرنا۔

۱۰۔ دسویں ذی الحجہ کو طواف زیارت کرنا۔ (غنیۃ الناسک/۲۳)

۱۱۔ حج افراد کرنے والے کا (نفلی) قربانی کرنا۔

۱۲۔ مزدلفہ میں دسویں ذی الحجہ کو نماز فجر اول وقت میں پڑھنا۔

(لباب المناسک/۷۵،۷۶)

مستحباتِ حج کا حکم یہ ہے کہ انہیں بجالانا حصول اجر وثواب کا ذریعہ ہے اور انہیں ترک کر دینے سے نہ گناہ ہوتا ہے اور نہ ہی حج میں کسی قسم کی کراہت پیدا ہوتی ہے۔ (غنیۃ الناسک/۲۳)

مکروہات حج

حج کے مکروہات بھی بہت سے ہیں، چند ایک یہاں ذکر کئے جاتے ہیں، باقی اپنے اپنے مقام پہ بیان ہوں گے۔ان شاء اللہ

۱۔ امام کا عرفات میں زوال سے پہلے خطبہ پڑھنا۔

۲۔ وقوف عرفات میں تاخیر کرنا۔

۳۔ عرفات کے میدان سے امام کے روانہ ہونے سے پہلے روانہ ہونا۔اگر امام بلاعذر تاخیر کرے تو امام سے پہلے روانہ ہونا مکروہ نہیں۔

۴۔ جمرات سے استعمال شدہ کنکریاں اٹھا کر رمی کرنا۔

۵۔ حج یا عمرہ کا احرام کھولنے کے لئے صرف چوتھائی سر منڈوانا یا کتروانا۔

۶۔ نویں ذی الحجہ کی رات منیٰ کی بجائے مکہ مکرمہ میں گذارنا۔

۷۔ ایام منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ میں گذارنا۔

۸۔ ہر واجب کا ترک مکروہ تحریمی ہے اور ہر سنت مؤکدہ کا ترک مکروہ تنزیہی ہے۔

(غنیۃ الناسک/۲۴)

مکروہ کے ارتکاب سے عمل کے اندر کمی اور نقص پیدا ہو کر عمل مکروہ ہو جاتا ہے، اس لئے حتی الوسع مکروہات حج سے بچنے کی بھی بھرپور کوشش کرنی چاہئے، تاہم مکروہ کے ارتکاب سے کوئی جزاء وغیرہ واجب نہیں ہوتی، البتہ ترک واجب کی صورت میں جزاء واجب ہوتی ہے۔

(غنیۃ الناسک/۲۳۔۲۴)

☆☆☆

میقات

حج وعمرہ میں چار چیزیں بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہیں اور ان کے احکام ومسائل بھی زیادہ ہیں، وہ چار چیزیں یہ ہیں:

۱۔میقات ۔۲۔احرام ۔۳۔طواف ۔۴۔سعی

ذیل میں ان چاروں اشیاء کو ان کی شرائط' فرائض' واجبات' سنن' مستحبات' مکروہات اور متعلقہ مسائل کو قدرے تفصیل کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے، اس کے بعد حج کی اقسام اور حج کرنے کا مسنون طریقہ بالتفصیل ذکر کیا جائے گا۔ان شاءاللہ۔

۱۔میقات کا لغوی وشرعی معنی:

میقات کا لغوی معنی ہے متعین اور مخصوص وقت، پھر اس کو متعین اور مخصوص جگہ کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔(لسان العرب:۱۵/ ۳۶۱_۳۶۲)

بیت اللہ شریف کے ارد گرد مختلف فاصلوں پر چاروں طرف میقات ہیں، ان مواقیت کی حدود میں اس شخص کے لئے بغیر احرام داخل ہونا جائز نہیں جو مکہ مکرمہ جانا چاہتا ہو' ہاں میقات سے جتنا پہلے چاہیں احرام باندھ سکتے ہیں، لیکن میقات سے احرام کے بغیر نہیں گذر سکتے۔

اصطلاحی معنی میں میقات کی دو قسمیں ہیں:

(۱) میقات زمانی (۲) میقات مکانی

میقات زمانی وہ خاص زمانہ ہے جس میں مخصوص عبادت (یعنی حج) ادا کی جا سکے، حج کے لئے میقات زمانی شوال' ذیقعدہ اور ذی الحجہ کے پہلے دس دن ہیں۔

میقات مکانی' بیت اللہ شریف کے ارد گرد مختلف فاصلوں پر وہ مخصوص جگہیں ہیں کہ مکہ مکرمہ جانے والے کے لئے احرام کے بغیر وہاں سے گذرنا جائز نہیں۔

(ردالمحتار مع الدر المختار:۲/ ۴۷۴،غنیۃ الناسک/ ۲۴_۲۵)

۲۔میقات مکانی کی اقسام:

میقات مکانی کی لوگوں کے اعتبار سے تین اقسام ہیں ۔(۱) میقات اہل آفاق (۲) میقات اہل حل (۳) میقات اہل حرم

۱۔میقات اہل آفاق

اہل آفاق یا آفاقی ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جو حدود میقات سے باہر رہتے ہوں ۔جیسے پاکستانی، ہندوستانی، مصری اور شامی وغیرہ۔

پاکستان، ہندوستان، یمن اور تہامہ رہنے والوں یا ان ممالک سے مکہ مکرمہ آنے والوں کی میقات ''یلملم'' ہے۔ یہ مکہ مکرمہ سے جنوب کی طرف تقریباً ۵۴ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک پہاڑ ہے جسے آج کل سعدیہ کہتے ہیں۔

مدینہ منورہ کے راستے مکہ مکرمہ آنے والوں کی میقات ''ذوالحلیفۃ'' ہے جو مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف تقریباً آٹھ، دس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، آج کل اسے ''بیر علی'' بھی کہتے ہیں۔

عراق کی طرف سے مکہ مکرمہ آنے والوں کی میقات ''ذات عرق'' ہے، یہ مکہ مکرمہ سے عراق کی طرف تقریباً ۹۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک جگہ کا نام ہے، جو آج کل ویران ہو چکی ہے۔

شام اور مصر کے راستے مکہ مکرمہ آنے والوں کی میقات ''جحفہ'' ہے، جو مکہ مکرمہ سے شام کی طرف تقریباً ۱۸۷ کلومیٹر کے فاصلہ پر ''رابغ'' کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔

نجد یمن، نجد تہامہ اور نجد حجاز کے راستے مکہ مکرمہ آنے والوں کی میقات ''قرن'' ہے۔ یہ مکہ مکرمہ سے یمن وغیرہ کی طرف تقریباً ۶۸ کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک پہاڑ ہے۔

مذکورہ بالا میقات ان لوگوں کے لئے بھی ہیں جو ان ممالک میں رہنے والے ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی ہیں جو ان ممالک کے باشندے نہیں ہیں مگر ان راستوں سے مکہ مکرمہ آنا چاہتے ہیں۔(صحیح بخاری:۱/ ۲۰۶۔۲۰۷، ردالمحتار:۲/۴۷۴۔۴۷۵،غنیۃ الناسک/ ۲۵،۲۶)

۲۔میقات اہل حِل

حدود میقات اور حدود حرم کے درمیان جگہ کو حل کہا جاتا ہے، حل کہنے کی وجہ یہ ہے کہ حرم

کے اندر جو چیزیں حرم کی بناء پر حرام ہیں، یہاں حلال ہیں، یہاں رہنے والوں کو اہل حِل یا حِلّی کہا جاتا ہے۔

اہل حِل کی میقات ،حِل ہے، حِل سے جہاں چاہیں حج یا عمرے کا احرام باندھ سکتے ہیں۔حج یا عمرے کی نیت سے مکہ مکرمہ جاتے ہوئے بلا احرام ،حرم میں داخل ہونا ان کے لئے جائز نہیں۔اگر ان کا حج یا عمرے کا ارادہ نہ ہو تو یہ لوگ بلا احرام مکہ مکرمہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔

(ردالمحتار:۲/ ۴۷۸،غنیۃ الناسک/ ۲۷)

۳۔میقات اہل حرم

اہل حرم وہ لوگ کہلاتے ہیں جو حدود حرم کے اندر رہتے ہیں ، انہیں حَرَمی بھی کہا جاتا ہے،اہل حرم کی میقات حج کے لئے حرم ہے اور عمرے کے لئے حِل ،یعنی یہ حج کا احرام حرم سے باندھیں گے اور عمرے کا احرام،حرم سے باہر حِل سے باندھیں گے۔

(ردالمحتار:۲/ ۴۷۸،غنیۃ الناسک/ ۲۸)

میقات سے متعلقہ مسائل

۱۔آفاقی کا احرام کے بغیر میقات سے گذرنا

آفاقی ،یعنی وہ شخص جو میقات سے باہر رہتا ہے،مکہ مکرمہ جانے کی نیت سے ،گھر سے چلا ہے یا میقات سے گذرنے سے پہلے پہلے اس کا مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ ہو گیا ہے تو بلا احرام حج یا عمرہ اس کا میقات سے گذرنا جائز نہیں ،اگر بلا احرام میقات سے گذرے گا تو گنہ گار ہوگا،اس پر لازم ہے کہ میقات پر واپس آ کر احرام باندھ کر مکہ مکرمہ جائے ،اگر میقات پر احرام نہیں باندھا' آگے چل کر احرام باندھ لیا تو جب تک حج یا عمرہ کے افعال شروع نہ کرے' راستہ سے ہی یا مکہ مکرمہ پہنچ کر میقات پر واپس آ کر تلبیہ پڑھ لے تو اس کا دم ساقط ہو جائے گا،اگر بالکل واپس نہ آئے یا حج وعمرہ کے کچھ افعال شروع کرنے کے بعد واپس آئے تو گنہ گار ہونے کے ساتھ ساتھ دم دینا بھی واجب ہوگا۔اگر واپسی میں جان یا مال کا خوف ہو یا کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے واپس جانا مشکل ہو یا حج کے فوت ہو جانے کا خطرہ ہو تو واپس آنا واجب نہیں' توبہ واستغفار کرنا چاہئے

اور دم دینا واجب ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار: ۲/ ۴۷۷، غنیۃ الناسک/ ۳۰۔۳۱)

۲۔راستے میں دو میقات ہوں تو کیا حکم ہے؟

اگر کسی آفاقی کے راستے میں دو میقاتیں آتی ہوں تو پہلی میقات سے احرام باندھنا بہتر اور مستحب ہے، دوسری میقات سے باندھنا واجب ہے، دوسری میقات تک احرام مؤخر کرنے سے دم واجب نہیں ہوگا۔

اسی طرح اگر کسی کے راستے میں دو میقاتوں کی محاذات پڑتی ہوں تو پہلی محاذات پر احرام باندھنا مستحب اور دوسری پر واجب ہوگا۔ (رد المحتار: ۲/ ۴۷۶، غنیۃ الناسک/ ۲۶)

مثلاً کوئی پاکستانی مدینہ منورہ کے راستے مکہ مکرمہ جا رہا ہے، راستہ میں یلملم میقات سے بھی گذرتا ہے تو اس کے لئے پہلی میقات یلملم سے احرام باندھنا مستحب اور دوسری میقات ذوالحلیفہ سے احرام باندھنا واجب ہے۔

۳۔میقات سے پہلے احرام باندھنا افضل ہے

میقات آخری حد ہے، اس سے آگے احرام کے بغیر جانا جائز نہیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ میقات سے پہلے احرام باندھنا جائز نہیں، میقات سے پہلے احرام باندھنا نہ صرف جائز بلکہ افضل ہے' احرام جتنا پہلے باندھا جائے گا اتنا ثواب زیادہ ہوگا۔ اپنے گھر سے احرام باندھنے کا ثواب زیادہ ہے۔

میقات سے پہلے احرام باندھنا اس شخص کے لئے افضل ہے جو احرام کی پابندیوں پر آسانی سے عمل کرسکتا ہو، جس شخص کو احرام کی جنایات میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو اس کو میقات سے پہلے احرام نہیں باندھنا چاہئے۔ (الدر المختار مع رد المحتار: ۲/ ۴۷۷۔۴۷۸)

۴۔آفاقی اہل حِل اور اہل حرم کے حکم میں

آفاقی شخص مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ کر کے حلال ہو گیا تو وہ مکہ والوں کے حکم میں ہے کہ اس کے حج کی میقات حرم اور عمرے کے لئے میقات حل تنعیم یا جعرانہ ہے۔

اگر یہ آفاقی حج سے پہلے یا حج کے بعد کسی ضرورت سے "حِل" مثلاً جدہ وغیرہ جائے تو یہاں پہنچ کر یہ اہل حل کی طرح ہو جائے گا' بلا احرام مکہ مکرمہ جا سکتا ہے، اگر یہاں سے عمرہ یا حج

کی نیت کر کے مکہ مکرمہ آئے تو حل سے احرام باندھ کر آئے۔ (الدر المختار مع رد المحتار: ۲/ ۴۷۷)

۵۔ مکی، آفاقی کے حکم میں

اگر مکی یا وہ شخص جو اہل مکہ کے حکم میں ہے میقات سے باہر نکل جائیں گے تو ان کے لئے بلا احرام مکہ مکرمہ داخل ہونا جائز نہیں، ان پر لازم ہے کہ حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ آئیں۔ (رد المحتار: ۲/ ۴۷۸)

۶۔ بلا احرام مکہ مکرمہ جانے کی ایک صورت

کسی شخص کا ارادہ اپنے وطن سے حل مثلاً جدہ وغیرہ جانے کا ہے اس کے لئے میقات سے بلا احرام گذرنا جائز ہے' احرام باندھنا ضروری نہیں' اس لئے کہ اس کا مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ نہیں ہے' یہ شخص یہاں سے مکہ مکرمہ بھی بلا احرام جا سکتا ہے کیونکہ اب یہ اہل حل کے حکم میں ہے، اور اہل حل بلا احرام مکہ مکرمہ جا سکتے ہیں، لیکن حاجی کو ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے وہ سفر حج کی فضیلت سے محروم ہو جائے گا۔ (رد المحتار: ۲/ ۴۷۷، غنیۃ الناسک/ ۲۷)

☆☆☆

احرام

ادائیگی حج کے لئے ہر حاجی کو مکہ مکرمہ حاضر ہونا ضروری ہے، کیونکہ حج کے تمام افعال مکہ مکرمہ اوراس کے مضافات منٰی، مزدلفہ اور عرفات میں ادا کئے جاتے ہیں، مکہ مکرمہ حاضری کے لئے احرام ضروری ہے، احرام کے بغیر مکہ مکرمہ جانا جائز نہیں، حج اور عمرہ کے لئے احرام ایسا ہے جیسا نماز کے لئے تکبیر تحریمہ، احرام سے جہاں حج وعمرہ کے ارادہ کی پختگی' اخلاص وعظمتِ عمل کا اظہار ہوتا ہے، وہاں بندہ کی شان عبودیت' مسکنت وعاجزی بدرجہ اتم ظاہر ہوتی ہے کہ بندہ تمام لذات اور آرائش وزیبائش کو ترک کر کے صرف دو چادریں زیب تن کر کے زبان سے **لبیك اللهم لبيك** کا ورد کرتے ہوئے **احكم الحاكمين** کے دربار کی طرف جب چلتا ہے تو شاہ و گدا میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا، سب ایک جیسے نظر آتے ہیں، احرام کی بدولت شاہ وگدا' امیر و غریب' گورے اور کالے' عالم وجاہل' عرب وعجم سب ننگے سر، بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ ایک عاشقانہ اور مساویانہ حالت میں دربار خداوندی میں پہنچتے ہیں جہاں وجہ فضیلت صرف تقویٰ ہے اور کچھ نہیں، یہاں احرام اسی حقیقت کو آشکارا کرتا ہے۔

احرام کا لغوی واصطلاحی معنی:

احرام کا لغوی معنی ہے کسی چیز کو حرام قرار دینا، یا کسی ایسی حرمت کو اختیار کرنا جسے توڑنا اور ختم کرنا منع ہو۔ (لسان العرب:۳/ ۱۳۸)

احرام کا شرعی اور اصطلاحی معنی ہے: مخصوص عبادت کی ادائیگی کے لئے نیت اور ذکر یعنی تلبیہ کے ذریعے بعض حلال چیزیں اپنے اوپر حرام کر لینا۔

(ردالمحتار:۲/ ۴۷۹، غنیۃ الناسک/ ۳۲۔۳۳)

حج یا عمرہ کرنے والے کے لئے احرام ضروری ہے' احرام کے بغیر حج یا عمرہ نہیں ہوتا، مقررہ

میقاتوں میں سے کسی ایک میقات سے احرام باندھنا واجب ہے، اپنے ملک کی میقات سے احرام باندھنا سنت ہے اور اپنے گھر سے روانہ ہوتے وقت احرام باندھنا سب سے بہتر اور افضل ہے۔ (شرح اللباب/۹۴، ردالمحتار:۲/ ۴۷۷۔۴۷۸، غنیۃ الناسک/۳۴)

ذیل میں تفصیل کے ساتھ احرام کے احکام بیان کئے جاتے ہیں۔

۱۔ اقسام احرام:

نیت اور مقصد کے اعتبار سے احرام کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ صرف حج کا احرام باندھنا' اس احرام سے کئے گئے حج کو، حجِ افراد کہا جاتا ہے۔

۲۔ صرف عمرے کا احرام باندھنا' اس کو عمرے کا احرام کہا جاتا ہے۔

۳۔ حج وعمرے دونوں کا اکٹھے احرام باندھنا' اس احرام سے کئے گئے حج کو حجِ قران کہا جاتا ہے۔

۴۔ حج کے مہینوں میں میقات سے عمرے کا احرام باندھنا' پھر ایام حج میں حج کا احرام باندھنا' اس قسم کے احرام سے ادا کئے گئے حج کو، حجِ تمتع کہا جاتا ہے۔

(بدائع:۲/ ۱۶۷، فتاوی تاتارخانیہ:۲/ ۴۴۰)

۲۔ شرائط صحت احرام:

احرام کے شرعاً صحیح اور معتبر ہونے کے لئے تین شرائط ہیں' یہ شرائط پائی جائیں گی تو احرام صحیح ہوگا، ورنہ نہیں، وہ تین شرائط یہ ہیں۔

۱۔ مسلمان ہونا' کافر کا احرام معتبر نہیں۔

۲۔ احرام سے ادائیگی نسک یعنی حج یا عمرہ کرنے کی نیت کرنا' حج یا عمرے میں سے کسی ایک کی متعین نیت کرنا ضروری نہیں بلکہ صحت احرام کے لئے مطلق ادائیگی نسک کی نیت کافی ہے۔

۳۔ زبان سے تلبیہ کہنا یا تلبیہ کے قائم مقام کوئی ذکر کرنا یا کوئی عمل کرنا مثلاً حج کے لئے ساتھ لے کر جانے والے جانور کے گلے میں پٹہ ڈال کر اسے ہانکنا وغیرہ۔

(غنیۃ الناسک/۳۳، ردالمحتار:۲/ ۴۷۹)

۳۔ واجبات احرام:

احرام کے دو واجب ہیں۔

۱۔ میقات سے احرام باندھنا' اس سے پہلے باندھنا افضل ہے، جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے

۲۔ تمام ممنوعات سے بچنا، مثلاً سلے ہوئے کپڑے پہننا' خوشبو لگانا' چہرہ یا سر ڈھانپنا وغیرہ سے اجتناب کرنا، ممنوعات احرام کا بیان آگے آرہا ہے. ان شاء اللہ.

۴۔ سنن احرام:

سنت ان کاموں کو کہا جاتا ہے، جن کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور دین میں وہ طریقہ پسندیدہ سمجھا جاتا ہے، سنت کو بلا عذر ترک کرنے والا قابل ملامت ہوتا ہے۔

احرام کی نو سنتیں ہیں۔

۱۔ حج کا احرام' حج کے مہینوں میں باندھنا، حج کے مہینوں سے پہلے حج کا احرام باندھنا مکروہ ہے۔

۲۔ اپنے ملک کی میقات سے احرام باندھنا' جبکہ وہ میقات راستے میں پڑتی ہو' ورنہ راستہ کی میقات سے احرام باندھنا۔

۳۔ احرام کی نیت کرنے سے پہلے خوشبو لگانا۔

۴۔ احرام کے لئے وضو کرنا، غسل کرنا افضل ہے۔

۵۔ احرام باندھنے سے پہلے احرام کی نیت سے دو رکعت نفل پڑھنا۔

۶۔ احرام کے دو کپڑے یعنی چادر اور لنگی پہننا۔

۷۔ تلبیہ کے جو مشہور الفاظ حدیث شریف میں آئے ہیں' وہی پڑھنا' ان میں کمی بیشی نہ کرنا اور نہ ہی ان کے متبادل کوئی دوسرے الفاظ پڑھنا۔

۸۔ تلبیہ ایک سے زائد بار یعنی تین بار پڑھنا۔

۹۔ تلبیہ بلند آواز سے پڑھنا، عورتیں آہستہ پڑھیں۔

(ردالمحتار: ۲/ ۴۸۰ تا ۴۸۴، غنیۃ الناسک/ ۳۳، فتح القدیر: ۲/ ۳۵۱)

۵۔ مستحبات احرام:

مستحب ان کاموں کو کہا جاتا ہے جن کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور نہ کرنے سے کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

ذیل میں احرام کے مستحبات کو ذکر کیا جاتا ہے جو تقریباً چودہ ہیں:

۱۔ احرام باندھنے سے پہلے ناخن کاٹنا۔

۲۔ جسم سے میل کچیل دور کرنا۔

۳۔ مونچھیں کتروانا، یا صاف کرنا۔

۴۔ زیرناف بالوں کو صاف کرنا۔

۵۔ بغلوں کے بال صاف کرنا۔

۶۔ احرام کی نیت سے غسل کرنا۔

۷۔ احرام کے لئے دونئی یا دھلی ہوئی سفید چادریں استعمال کرنا۔

۸۔ احرام کی نیت کرنے سے پہلے جسم کو ایسی خوشبو لگانا کہ احرام کے بعد خوشبو باقی رہے خوشبو کا جسم باقی نہ رہے۔

۹۔ زبان سے احرام کی نیت کرنا۔

۱۰۔ دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد بیٹھنے کی حالت میں احرام کی نیت کرنا۔

۱۱۔ چپل پہننا۔

۱۲۔ میقات سے جتنا پہلے ممکن ہو احرام باندھنا' اپنے گھر سے احرام باندھ کر چلنا سب سے افضل ہے۔

۱۳۔ احرام کی دو رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں " سورۃ کافرون " اور دوسری رکعت میں "قل ھو اللہ احد" پڑھنا۔

۱۴۔ حج یا عمرہ کی نیت کرنے کے بعد ان کی ادائیگی میں سہولت و آسانی اور ان کی عند اللہ قبولیت کی دعا کرنا۔

(غنیۃ الناسک/۳۳۔۳۴، فتاوی تاتارخانیہ:۲/۴۴۱۔۴۴۲، ردالمحتار:۲/۴۸۰تا۴۸۴)

ممنوعات احرام

احرام کی وجہ سے محرم پر بہت سی شرعی پابندیاں لاگو ہو جاتی ہیں' بہت سے ایسے کام ہیں جو عام حالات میں جائز ہیں' احرام کی وجہ سے ناجائز ہو جاتے ہیں، احرام کی بناء پر جو کام ممنوع قرار دیئے جاتے ہیں، انہیں ممنوعات احرام کہا جاتا ہے۔ ان ممنوعات میں سے بعض کام ایسے ہیں جن کے کرنے سے دم یعنی جانور ذبح کرنا واجب ہو جاتا ہے، بعض کاموں کے کرنے سے صدقہ واجب ہو جاتا ہے اور بعض کاموں کے ارتکاب پر صرف توبہ و استغفار ہی کافی ہوتا ہے، اس کی تفصیل "جنایات احرام" کے تحت دیکھی جاسکتی ہے، یہاں صرف ممنوعات احرام کو ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ حالت احرام میں کسی بھی قسم کا سلا ہوا کپڑا مثلاً قمیص' شلوار' ٹوپی' بنیان' پگڑی' دستانے اور جرابیں وغیرہ پہننا' البتہ احرام کی چادر کے لئے بیلٹ وغیرہ استعمال کرنا بلا کراہت جائز ہے۔

۲۔ جماع' دواعی جماع' مس کرنا' بوسہ لینا وغیرہ اور ذکرِ جماع سب ممنوع ہے۔

۳۔ کوئی بھی گناہ کا کام کرنا' احرام کی حالت میں خاص طور سے منع ہے۔

۴۔ حج کے ساتھیوں یا دوسرے لوگوں کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنا۔

۵۔ خشکی کے جانور کا شکار کرنا' کسی شکاری کو شکار کے متعلق بتلانا یا اشارہ کرنا یا شکار کرنے میں شکاری کی مدد کرنا۔

۶۔ خشکی کے شکار کو بھگانا' اس کے پر' بازو یا انڈہ توڑنا' شکار یا اس کا انڈہ بیچنا یا خریدنا' شکار کا دودھ دوہنا' اس کو یا اس کے انڈے کو پکانا۔

۷۔ کسی بھی قسم کی خوشبو استعمال کرنا۔

۸۔ ناخن کاٹنا یا جسم کے کسی بھی حصہ سے بال کاٹنا۔

۹۔ چہرا ڈھانپنا یا چہرے کو تولئے وغیرہ سے پونچھنا منع ہے، عورت کے لئے احرام کی حالت میں بھی نامحرم لوگوں سے پردہ کرنا ضروری ہے، عورت احرام کی حالت میں اس طرح چہرہ ڈھانپے کہ کپڑا چہرے کو نہ لگے۔

۱۰۔ سر ڈھانپنا منع ہے' عورت کے لئے احرام کی وجہ سے سر ڈھانپنا منع نہیں ہے۔

۱۱۔ سر یا ڈاڑھی میں خضاب یا مہندی لگانا۔

۱۲۔ سر یا جسم سے جوں مارنا یا جوں اتار کر پھینکنا۔

۱۳۔ سر، چہرہ، ڈاڑھی، ہاتھ یا جسم کے کسی بھی حصہ کو خوشبودار صابن سے دھونا۔

۱۴۔ احرام کی حالت میں حجر اسود کو چھونا، بوسہ لینا یا رکن یمانی کو چھونا، کیونکہ ان جگہوں پر خوشبو لگی ہوتی ہے۔

۱۵۔ سر، ڈاڑھی یا جسم کے کسی بھی حصہ کے بال کاٹنا یا مونڈنا۔

۱۶۔ کسی غیر مُحرم کا سر یا ڈاڑھی مونڈنا یا کاٹنا۔

۱۷۔ سر یا چہرے پر پٹی وغیرہ باندھنا۔

۱۸۔ خوشبودار کپڑا یا ٹشو استعمال کرنا۔

۱۹۔ ایسا جوتا پہننا کہ جس سے پاؤں کے اوپر والے حصہ کے درمیان کی ہڈی چھپ جائے۔

(ردالمحتار:۲/۴۸۶تا۴۹۰، غنیۃ الناسک/۴۴۔۴۵، فتاوی تاتارخانیہ:۲/۴۷۷تا۵۰۳)

مکروہات احرام

احرام کی حالت میں بعض کام مکروہ اور ناپسندیدہ قرار دیئے گئے ہیں جن کا کرنا شرعاً برا اور ناپسندیدہ ہے، گو ان کاموں کے کرنے سے دم واجب ہوتا ہے اور نہ ہی گناہ، تاہم حاجی کو چاہئے کہ حتی الوسع ان کاموں سے بچے، ذیل میں احرام کے مکروہات ذکر کئے جاتے ہیں۔

۱۔ احرام کی چادر میں گرہ دے کر گردن پر باندھنا، احرام کی چادر یا لنگی میں گرہ لگانا، سوئی یا پن لگانا، دھاگہ یا رسی وغیرہ سے باندھنا۔

۲۔ تہبند کے دونوں سروں کو آگے سے سینا، شرم گاہ کی حفاظت کے لئے ایسا کرنے سے دم واجب نہ ہوگا۔

۳۔ تہبند کو نیفہ کی طرح موڑ کر اس میں کمر بند ڈالنا۔

۴۔ سلے ہوئے کپڑے مثلاً قمیص یا قبا وغیرہ کو کندھوں پر ڈالنا، اگر ہاتھ آستینوں میں ڈال لئے تو جزاء لازم ہو جائے گی۔

۵۔ خوشبو وغیرہ کی دھونی دیا ہوا کپڑا استعمال کرنا۔

۶۔ خوشبو یا خوشبودار چیز کو چھونا' سونگھنا' خوشبو کی دکان پر خوشبو سونگھنے کے لئے بیٹھنا' خوشبو دار پھل یا خوشبودار بوٹی وغیرہ سونگھنا' بلا ارادہ خوشبو آجائے تو کوئی حرج نہیں۔

۷۔ کھانے کی کچی خوشبودار چیز' اگر اس سے خوشبو آرہی ہو تو اس کا کھانا مکروہ ہے، ورنہ نہیں۔

۸۔ کھانے کی پکی ہوئی چیز میں اگر خوشبو ڈال دی گئی ہو اور پکنے کی وجہ سے اس خوشبو کی ہیئت تبدیل ہوگئی ہو تو اس کا کھانا جائز ہے اگرچہ کھاتے وقت اس کھانے سے خوشبو آرہی ہو' پینے والی چیز کا حکم اس سے مختلف ہے۔ (غنیۃ الناسک/ ۴۸)

۹۔ سر اور چہرے کے علاوہ جسم کے کسی حصہ پر بلاضرورت پٹی باندھنا، سر یا چہرے پر پٹی باندھنے سے بہرصورت جزاء واجب ہوتی ہے۔

۱۰۔ بیت اللہ شریف کے پردے کے نیچے اس انداز سے کھڑے ہونا کہ غلاف کعبہ سر یا چہرے کو لگ رہا ہو' مکروہ ہے، غلاف پر خوشبو لگی ہو تو بعض صورتوں میں جزاء واجب ہوجاتی ہے۔

۱۱۔ رخسار' ناک اور ٹھوڑی وغیرہ کو کپڑے سے چھپانا' ہاتھ سے چھپانا مکروہ نہیں۔

۱۲۔ تکیہ پر منہ کے بل لیٹنا' سر یا چہرے کو تکیہ پر رکھنا مکروہ نہیں۔

۱۳۔ سر یا ڈاڑھی میں کنگھی کرنا۔

۱۴۔ سر' ڈاڑھی یا جسم کے کسی بھی حصہ پر اس طرح خارش کرنا کہ بال یا جوں کے گرنے کا خطرہ ہو' اگر ایسا خطرہ نہ ہو تو مکروہ نہیں۔

۱۵۔ ڈاڑھی کا خلال کرنا' اگر خلال سے بال بالکل نہ گریں تو مکروہ نہیں۔

۱۶۔ جسم سے میل کچیل دور کرنا۔

۱۷۔ سر' ڈاڑھی یا جسم کو بغیر خوشبو کے صابن سے دھونا بھی مکروہ ہے۔

۱۸۔ شہوت سے بیوی کی شرمگاہ کو دیکھنا۔

۱۹۔ احرام کی حالت میں زیب و زینت کرنا۔

(غنیۃ الناسک/ ۴۷، فتاوی تاتارخانیہ: ۲/ ۵۰۳۔ ۵۰۷)

مباحات احرام

مباح، جائز کام کو کہا جاتا ہے کہ جس کے کرنے سے کوئی ثواب نہ ہو اور نہ کرنے سے کوئی گناہ نہ ہو یعنی ایسا کام جس کا کرنا یا نہ کرنا برابر ہو اس کو مباح کہتے ہیں، ذیل میں مباحات احرام یعنی ان کاموں کو ذکر کیا جاتا ہے کہ احرام کی حالت میں جن کا کرنا جائز ہے۔

۱۔ گرمی یا گرد وغبار دور کرنے کے لئے نہانا۔ صفائی اور میل دور کرنے کے لئے نہانا مکروہ ہے۔

۲۔ پانی میں غوطہ لگانا۔

۳۔ لنگی کے اوپر یا نیچے بیلٹ باندھنا' بیلٹ میں اپنا یا کسی دوسرے کا روپیہ پیسہ رکھنا۔

۴۔ سر پر چارپائی' دیگ یا کوئی برتن وغیرہ اٹھانا' کپڑوں وغیرہ کی گٹھڑی اگر خوب بندھی ہوئی ہے تو اس کا سر پر اٹھانا جائز ہے ورنہ مکروہ ہے۔

۵۔ سر' ڈاڑھی اور باقی جسم پر اس طرح خارش کرنا کہ بال نہ ٹوٹے' اگرچہ خون نکل آئے۔

۶۔ انگوٹھی پہننا' ہتھیار باندھنا' بوقت ضرورت دشمن سے لڑنا۔

۷۔ چھتری استعمال کرنا' کسی چیز کے سائے میں بیٹھنا' گھر' خیمہ یا گاڑی وغیرہ کی چھت کے نیچے بیٹھنا بشرطیکہ سر اور چہرے کو کوئی چیز نہ لگے۔

۸۔ مسواک کرنا۔

۹۔ دانت یا ڈاڑھ نکلوانا۔

۱۰۔ ٹوٹے ہوئے ناخن کو کاٹنا۔

۱۱۔ جسم سے خون نکلوانا' بشرطیکہ بال نہ کٹیں۔

۱۲۔ آئینہ دیکھنا۔

۱۳۔ سرمہ لگانا' بشرطیکہ خوشبودار نہ ہو۔

۱۴۔ ختنہ کرانا۔

۱۵۔ سر اور چہرے کے علاوہ جسم کے کسی حصہ پر عذر کی وجہ سے پٹی باندھنا۔

۱۶۔ سر اور چہرے کے علاوہ باقی جسم کو یا جسم کے کسی عضو مثلاً کان' گردن یا پاؤں وغیرہ

کو چادر یا رومال وغیرہ سے ڈھانپنا۔

۱۷۔ ٹھوڑی سے نیچے لٹکی ہوئی ڈاڑھی کو چھپانا۔

۱۸۔ موذی جانور مثلاً سانپ' بچھو' پسو' کھٹمل' چھپکلی' گرگٹ' چیل یا مردار کھانے والے کوے وغیرہ کو مارنا۔

۱۹۔ کسی بھی قسم کا انجکشن لگوانا۔

۲۰۔ پالتو جانور مثلاً اونٹ' گائے' بھینس' بکری' مرغ اور گھریلو بطخ وغیرہ کو ذبح کرنا اور ان کا گوشت کھانا' جنگلی بطخ کو خشکی کا شکار قرار دیا گیا ہے۔

۲۱۔ پانی کے جانور مثلاً مچھلی کا شکار کرنا اور اسے کھانا۔

۲۲۔ خشکی کے اس شکار کا گوشت کھانا جسے غیر محرم شخص نے حرم کے باہر حِل وغیرہ میں شکار کیا ہو اور اسی نے ذبح کیا ہو' محرم نے اس شکار میں کسی قسم کی شرکت یا معاونت نہ کی ہو۔

۲۳۔ لونگ' الائچی اور خوشبودار تمباکو وغیرہ کے بغیر پان کھانا' اگر ان چیزوں میں سے کوئی چیز پان میں ڈال لی تو ایسے پان کا کھانا مکروہ ہے' بعض صورتوں میں دم بھی واجب ہو جاتا ہے۔

۲۴۔ کھانے میں خوشبو ڈال کر اسے اس قدر پکایا کہ اس کی ہیئت تبدیل ہوگئی' اگرچہ خوشبو آتی ہو' ایسا کھانا' کھانا بلا کراہت جائز ہے۔

۲۵۔ ایسا شعر کہنا جس کا مضمون صحیح ہو۔

۲۶۔ زخم یا ہاتھ پاؤں کی پھٹن میں تیل وغیرہ لگانا' بشرطیکہ خوشبودار نہ ہو۔

۲۷۔ دینی یا جائز امور میں گفتگو کرنا۔

۲۸۔ احرام کی حالت میں اپنا یا کسی دوسرے کا نکاح کرنا۔

۲۹۔ خوشبو والی دکان میں بیٹھنا بشرطیکہ خوشبو سونگھنے کی نیت نہ ہو۔

۳۰۔ خادم وغیرہ کی حسب ضرورت تادیب یا تنبیہ کرنا۔

۳۱۔ حِل کا درخت' تر یا خشک گھاس وغیرہ کاٹنا۔

۳۲۔ حرم پاک کے وہ درخت یا پودے وغیرہ جو خودرو نہ ہوں یعنی جنہیں لوگوں نے اگایا ہو' کاٹنا۔

۳۳۔ ہر ایسی جوتی یا موزہ وغیرہ پہننا، جس سے پاؤں کے درمیان ابھری ہوئی ہڈی نہ چھپے۔
۳۴۔ اپنا یا کسی دوسرے کا ہاتھ اپنے سر یا ناک پر رکھنا۔
۳۵۔ انگوٹھی پہننا۔
۳۶۔ کپڑے یا برتن وغیرہ دھونا، بشرطیکہ صابن وغیرہ خوشبودار نہ ہو۔

(غنیۃ الناسک/ ۴۷ تا ۴۹، الدر المختار مع رد المحتار: ۲/ ۴۹۰۔۴۹۱، فتاوی تاتارخانیہ: ۲/ ۴۷۸۔۴۸۱)

احرام سے متعلقہ مسائل

۱۔ احرام باندھنے کا طریقہ:

جب حج یا عمرہ کے لئے احرام باندھنے کا ارادہ ہو تو حجامت بنوائیں، زیر ناف اور بغل کے بال صاف کریں، احرام کی نیت سے غسل کریں یا کم از کم وضو کریں، خوشبو لگائیں، سلے ہوئے کپڑے اتار کر احرام کی دو چادریں لے کر ایک بطور تہبند باندھیں اور دوسری بطور چادر جسم کے اوپر کے حصہ پر اوڑھ لیں۔ عام جوتے اتار کر ایسے چپل وغیرہ پہنیں جن سے پاؤں کی پشت کی ابھری ہوئی ہڈی ننگی رہے جیسے ہوائی چپل وغیرہ، خواتین بدستور سلے ہوئے کپڑے اور جوتے پہنے رہیں، چہرے پر ایسا نقاب وغیرہ اوڑھ لیں جس سے پردہ بھی رہے اور کپڑا چہرے کے ساتھ نہ لگے۔ اس کے بعد دو رکعت احرام کی نیت سے پڑھیں، ابھی چونکہ احرام کی پابندیاں شروع نہیں ہوئیں لہذا سر اور بازو وغیرہ ڈھانپ کر یہ نفل پڑھیں، پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد **قل ھو اللہ احد** پڑھنا افضل ہے۔ سلام پھیرنے کے بعد سر ننگا کر لیں اور حج یا عمرے کی نیت کریں، اگر مکروہ وقت ہو تو یہ دو رکعت نہ پڑھیں، ایسے ہی نیت کر لیں۔

اگر صرف حج کا احرام باندھنا ہو، یعنی حج افراد کرنا ہو تو صرف حج کی نیت کریں اور یہ الفاظ زبان سے کہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ۔

''اے اللہ میں حج کی نیت کرتا ہوں، اسے میرے لئے آسان بنا دیجئے، اور میری

طرف سے اسے قبول فرمالیجئے''

اگر عمرے کا احرام باندھنا ہو یعنی صرف عمرہ کرنا ہو' یا حج تمتع کے لئے پہلے عمرہ پھر حج کرنا ہو تو عمرے کی نیت کریں اور زبان سے یہ الفاظ کہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ۔

''اے اللہ میں عمرے کی نیت کرتا ہوں' اسے میرے لئے آسان بنا دیجئے اور میری طرف سے اسے قبول فرمالیجئے''

اور اگر حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھنا ہو' یعنی حج قران کرنا ہو تو حج اور عمرہ دونوں کی نیت کریں اور زبان سے یہ الفاظ کہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ۔

''اے اللہ میں حج اور عمرہ دونوں کی نیت کرتا ہوں' یہ دونوں میرے لئے آسان فرما دے اور میری طرف سے قبول فرمالے۔''

اگر عربی کے الفاظ یاد نہ ہوں تو اردو ترجمہ اپنے الفاظ میں کہہ لیں' اس کے بعد تین مرتبہ باآواز بلند تلبیہ پڑھیں' تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں:

لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْك. لَبَّیْکَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْك

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَكَ وَالْمُلْكَ. لَا شَرِیْكَ لَك.

(صحیح بخاری:۱/۲۱۰)

''حاضر ہوں' اے اللہ میں حاضر ہوں' آپ کا کوئی شریک نہیں' میں حاضر ہوں' بے شک تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں اور تمام نعمتیں آپ ہی کی عطا کردہ ہیں' اور سلطنت بھی آپ کی ہے' آپ کا کوئی شریک نہیں''

پھر درود شریف پڑھ کر دعا مانگیں' یہ دعا مانگنا بھی مستحب ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ.

''اے اللہ میں آپ سے آپ کی رضا اور جنت کا سوال کرتا ہوں اور آپ کے غضب اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔''

حج اور عمرے کی نیت اہتمام سے کرنا اور زبان سے کہہ لینا بہتر ہے، اگر حج فرض ہے تو خاص طور سے فرض حج کی نیت کرنی چاہئے۔

نیت کرنے اور تلبیہ پڑھنے سے احرام بندھ گیا ہے اور احرام کی تمام پابندیاں شروع ہو چکی ہیں۔

حالت احرام میں کثرت سے تلبیہ پڑھیں' جب بھی تلبیہ پڑھیں' تین بار پڑھیں، کھڑے' بیٹھے' اٹھتے' چلتے' پھرتے' اترتے' چڑھتے' فرض نمازوں کے بعد اور ہر نئی حالت شروع ہونے پر تلبیہ پڑھیں، مرد بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ آواز سے پڑھیں۔

(غنیۃ الناسک/۳۴ تا ۳۶، فتاوی تاتارخانیہ:۲/۴۴۰ تا ۴۴۲، ردالمحتار:۲/۴۸۰ تا ۴۸۶)

۲۔ خواتین کا احرام:

احرام کی جو پابندیاں لباس کے حوالے سے مرد پر لاگو ہوتی ہیں' خواتین پر لاگو نہیں ہوتیں، خواتین احرام کی حالت میں بھی سلے ہوئے کپڑے استعمال کریں گی' سر کو بھی ڈھانپ کر رکھیں گی' سر ڈھانپنا احرام کی بناء پر نہیں بلکہ ستر کی بناء پر واجب ہے، سر کھلنے کی صورت میں کوئی جزاء وغیرہ واجب نہیں ہوگی، جوتوں کی پابندی بھی خواتین کے لئے نہیں ہے کہ پاؤں کی ابھری ہوئی ہڈی کو ننگا رکھیں' البتہ چہرے کے ساتھ کپڑا نہیں لگنا چاہئے اور عورت کے لئے نامحرم اور اجنبی مردوں سے چہرے کو چھپانا احرام کی حالت میں بھی واجب ہے' اس لئے خواتین احرام کی حالت میں ایسا نقاب استعمال کریں کہ جس سے چہرے کا پردہ بھی ہو اور کپڑا بھی چہرے کے ساتھ نہ لگے' آج کل بکثرت ایسے نقاب بازاروں میں دستیاب ہیں۔

خواتین احرام کی حالت میں زیور' جرابیں اور دستانے وغیرہ استعمال کر سکتی ہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ یہ چیزیں استعمال نہ کریں۔ احرام کی حالت میں کسی بھی قسم کی خوشبو استعمال کرنا خواتین کے لئے بھی منع ہے۔

خواتین کے لئے طواف میں رمل کرنا' اضطباع کرنا' سعی میں سبز ستونوں کے درمیان دوڑنا' حلق کروانا' حجر اسود کا بوسہ لینے کے لئے یا اس طرح کے کسی بھی کام کے لئے مردوں میں گھسنا اور بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا منع ہے، تلبیہ اتنی آواز سے پڑھیں کہ صرف خود سن سکیں۔

خواتین احرام کھولنے کے لئے سر کے سارے بال برابر پکڑ کر انگلی کے ایک پورے کے برابر یا کچھ زائد بال خود کاٹیں، شوہر یا اپنے کسی مَحرم سے کٹوائیں، اجنبی شخص سے بال کٹوانا ناجائز ہے۔

احرام کی حالت میں اگر ایام شروع ہو جائیں تو، طواف منع ہے، اور اگر احرام باندھنے سے پہلے ایام شروع ہو جائیں تو غسل وغیرہ کو کے عام طریقہ کے مطابق احرام باندھ لیں پاک ہونے تک طواف اور سعی نہ کریں۔

خواتین کو ایام کی وجہ سے طواف وداع چھوڑنا جائز ہے اور اس وجہ سے کوئی دم بھی واجب نہیں ہوگا، البتہ طواف زیارت چھوڑنا جائز نہیں، کیونکہ یہ حج کا رکن ہے، اگر طواف زیارت مخصوص ایام کی وجہ سے اپنے مقررہ دنوں سے مؤخر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں اور نہ ہی کوئی دم واجب ہوگا۔ (ردالمحتار: ۲/ ۵۲۷۔۵۲۸، غنیۃ الناسک/ ۴۹)

۳۔ بچے کا احرام:

نابالغ بچہ اگر سمجھدار ہے تو وہ احرام وغیرہ کی نیت خود کر کے تمام افعال خود ادا کرے، اور جو کام خود نہ کر سکے وہ کام اس کی طرف سے اس کا ولی کرے، طواف کی دو رکعتیں بھی خود ہی پڑھے، طواف، سعی، وقوف عرفہ وغیرہ خود کرے۔

وہ نابالغ بچہ جو بالکل ناسمجھ ہے، اس کا احرام اس کا ولی باندھے اور وہی نیت کرے، اس کی طرف سے افعال ادا کرے، طواف اور سعی اس کو اٹھا کر کرے۔

نابالغ بچے سے جنایت سرزد ہونے کی صورت میں اس کی جزاء نہ تو بچے پر ہے اور نہ ہی اس کے ولی پر۔ احرام باندھنے کے بعد نابالغ بچہ اگر بعض یا تمام افعال چھوڑ دے تو اس کی نہ جزاء ہے اور نہ ہی قضاء۔

نابالغ بچے کا حج نفل ہوگا، فرض نہیں ہوگا، البتہ اگر وقوف عرفہ سے پہلے بچہ بالغ ہو جائے اور فرض حج کا احرام باندھ کر تلبیہ پڑھ لے تو اس کا فرض حج ادا ہو جائے گا۔ (غنیۃ الناسک/ ۴۳)

۴۔ بے ہوش اور بیمار کا احرام:

کوئی شخص سفر حج میں احرام باندھنے سے پہلے بے ہوش ہو جائے اور اس کی نیت کا علم نہ ہو

تو اس کا ساتھی اس کی طرف سے حج کے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے' اور اگر اس کے حج یا عمرہ کی نیت کا علم ہو تو اس کے مطابق حج' عمرہ یا دونوں کی نیت کرے، اگر چہ بے ہوش ہونے والے نے ایسا کرنے کا نہ کہا ہو' بہر حال ایسا کرنے سے بے ہوش مُحرِم ہو جائے گا لہذا اس کے سلے ہوئے کپڑے اتار کر احرام کی چادریں باندھ دینی چاہئیں تاکہ ممنوعات احرام کا ارتکاب لازم نہ آئے' جب اسے ہوش آئے تو بعد کے تمام افعال وہ خود کرے' اگر ہوش نہ آئے تو طواف و وقوف عرفہ میں اسکی بھی نیت کرے' اسے عرفات وغیرہ ساتھ لے جانا ضروری نہیں' بہتر اور افضل ہے، طواف کی دو رکعتوں میں بے ہوش کی طرف سے نیابت نہیں ہو سکے گی' بقیہ تمام افعال میں اس کا ساتھی اس کی بھی نیت کر سکتا ہے، ایسا کرنے سے بے ہوش کا حج ادا ہو جائے گا۔

اگر کوئی شخص احرام باندھنے کے بعد بے ہوش ہو جائے تو مناسک کی ادائیگی میں صرف اس کی طرف سے نیت کرنا کافی نہیں ہوگا' بلکہ نیت کے ساتھ ساتھ طواف اور وقوف عرفات وغیرہ میں اس کو ساتھ اٹھا کر لے جانا بھی ضروری ہوگا' ورنہ اس کی طرف سے حج ادا نہیں ہوگا۔

بے ہوش سے اگر کوئی جنایت سرزد ہو جائے تو اس کی جزاء بے ہوش پر واجب ہوگی' اس کی طرف سے نیت کرنے والے پر واجب نہ ہوگی' اور اگر بے ہوش کی طرف سے نیت کرنے والے سے کوئی جنایت سرزد ہو جائے تو اس کی صرف ایک جزاء اس پر واجب ہوگی' دو جزائیں واجب نہیں ہوں گی۔ (ردالمحتار:۲/ ۵۲۵۔۵۲۶، غنیۃ الناسک/۴۲۔۴۳)

اگر کوئی شخص بیمار ہے اور بیماری کی وجہ سے احرام کے وقت سو گیا اور اٹھانے سے بھی نہیں اٹھتا' تو اگر اس نے سونے سے پہلے کسی کو اپنے احرام وغیرہ کا وکیل بنایا تھا تو وہ شخص اس کی طرف سے احرام کی نیت کر سکتا ہے' ورنہ نہیں' جاگنے کے بعد وہ تمام افعال خود کرے گا، ایسے مریض کی طرف سے طواف کرنے کی تین شرطیں ہیں۔

۱۔ مریض نے طواف کرانے کا حکم کیا ہو۔

۲۔ اس کے حکم کے فوراً بعد اس کو طواف کرایا گیا ہو۔

۳۔ مریض کو اٹھا کر یا کرسی وغیرہ میں بٹھا کر طواف کرایا جائے' اپنے طواف میں محض اس کی طرف سے نیت کرنا کافی نہیں۔

اسی طرح بقیہ افعال سعی اور وقوف عرفات میں اس کو ساتھ لے جانا ضروری ہے۔
(ردالمحتار:۲/ ۵۲۵۔۵۲۶،غنیۃ الناسک/۴۲۔۴۳)

۵۔غسل احرام، غسل نظافت ہے غسل طہارت نہیں:

احرام کی نیت سے جو غسل کیا جاتا ہے وہ صفائی ستھرائی اور نظافت کا غسل ہے، طہارت کا غسل نہیں ہے، لہٰذا یہ غسل حیض ونفاس والی عورتوں کے لئے بھی مستحب ہے، اگر پانی نہ ہو تو اس غسل کی جگہ تیمم کرنا جائز نہیں، کیونکہ تیمم پاکی کے لئے ہوتا ہے، صفائی کے لئے نہیں ہوتا، اور یہ غسل محض صفائی کے لئے ہوتا ہے، البتہ پانی نہ ہونے کی صورت میں نمازِ احرام کے لئے تیمم کیا جاسکتا ہے۔(ردالمحتار:۲/۴۸۰،غنیۃ الناسک/۳۵)

٦۔نیتِ احرام:

مستحب اور افضل یہ ہے کہ احرام کی نماز کے فوراً بعد بیٹھے بیٹھے حج یا عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیں، نماز پڑھ کر کھڑے ہونے کے بعد یا کچھ وقت بعد نیت کرنا بھی جائز ہے۔

(غنیۃ الناسک/۳۷)

بعض حضرات فلائٹ منسوخ ہونے یا لیٹ ہو جانے کے خدشہ کے پیش نظر یہ مشورہ دیتے ہیں کہ احرام کی نماز گھر یا ائیر پورٹ پر پڑھ کر نیت نہ کی جائے بلکہ نیت جہاز فضا میں بلند ہونے کے بعد کی جائے، یہ بھی جائز ہے اور اگر افضل اور مستحب و مسنون طریقہ پر عمل کرنے کی ہمت و طاقت ہو تو نماز کے بعد بیٹھے بیٹھے نیت کر لینی چاہئے۔

۷۔احرام کی نماز:

حج یا عمرہ کی نیت کرنے سے پہلے احرام کی نیت سے دو رکعت بہ نیت سنتِ احرام پڑھنا سنت ہے، اس نماز کے بغیر احرام باندھنا مکروہ ہے، تاہم احرام ہو جائے گا، اگر مکروہ وقت ہو یا عورت ایام سے ہو تو کراہت نہیں۔

احرام کی یہ نماز سر ڈھانپ کر پڑھنی چاہئے کیونکہ ابھی احرام شروع نہیں ہوا۔

(غنیۃ الناسک/۳۷،ردالمحتار:۲/۴۸۲)

۸۔ تلبیہ:

حج یا عمرے کی نیت کر کے تلبیہ پڑھنا احرام کہلاتا ہے' ایسا کرنے سے احرام کی تمام پابندیاں شروع ہو جاتی ہیں' تلبیہ یعنی لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْك. لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْك. اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ. لَا شَرِیْكَ لَك. ان خاص الفاظ کا کہنا سنت ہے' شرط نہیں۔ کوئی شخص تلبیہ کی جگہ کوئی ایسا ذکر زبان سے کہہ لے جس سے اللہ تعالیٰ کی بڑائی' اس کی عظمت یا دعا والا معنی سمجھ میں آرہا ہو، مثلاً لا اله الا الله ' الحمد لله' سبحان الله ' الله اکبر یا اللھم وغیرہ یا کسی اور زبان مثلاً اردو فارسی وغیرہ میں ان کلمات کا مفہوم ادا کرے تو بھی اس کا احرام ہو جائے گا' اگرچہ وہ عربی میں کہہ سکتا ہو' تاہم ایسا کرنا خلاف سنت اور مکروہ ہے۔

تلبیہ یا اس کے قائم مقام کوئی بھی ذکر زبان سے کہنا ضروری ہے' دل ہی دل میں کہنا کافی نہیں، تلبیہ یا اس کے قائم مقام کوئی بھی ذکر ایک مرتبہ کہنا شرط ہے' تین مرتبہ کہنا سنت ہے۔

گونگے شخص کو بھی نیت کر کے تلبیہ کے لیے زبان ہلانی چاہئے' گو الفاظ نہ کہہ سکے، لیکن اگر زبان نہ ہلائے تو بھی جائز ہے۔

تلبیہ یا اس کے قائم مقام ذکر ایک مرتبہ فرض ہے' تین مرتبہ تلبیہ کہنا سنت ہے' ہر نئی حالت شروع ہونے پر تلبیہ پڑھنا مستحب مؤکد ہے اور احرام کی حالت میں تلبیہ کثرت سے پڑھنا مستحب ہے۔

تلبیہ کے دوران بات چیت کرنا یا تلبیہ پڑھنے والے کو سلام کرنا مکروہ ہے' دوران تلبیہ سلام کا جواب دینا واجب نہیں' بہتر یہ ہے کہ تلبیہ مکمل کر کے سلام کا جواب دے۔

ایام تشریق میں نمازوں کے بعد پہلے تکبیر تشریق پھر تلبیہ پڑھنا چاہئے' تلبیہ پہلے پڑھنے کی صورت میں تکبیر تشریق فوت ہو جائے گی،

چند آدمی اکٹھے ہوں تو ایک ساتھ مل کر اکٹھے تلبیہ نہیں کہنا چاہئے بلکہ ہر شخص اپنا تلبیہ الگ الگ کہے۔

تلبیہ قدرے بلند آواز میں کہنا سنت ہے' لیکن بہت زیادہ اونچی آواز سے کہنا کہ جس سے اپنے آپ کو یا ساتھیوں کو تکلیف ہو' منع ہے۔

خواتین تلبیہ اتنی آواز سے کہیں کہ صرف انہیں سنائی دے،

احرام کی حالت میں مسجد حرام، منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں بھی تلبیہ پڑھنا چاہئیے، عمرہ کرنے والا طواف شروع کرنے سے پہلے اور حج کرنے والا دسویں تاریخ کو جمرہ عقبی کی رمی شروع کرنے سے پہلے تلبیہ بند کرے، اس سے پہلے تک تلبیہ پڑھتا رہے۔

قارن طوافِ عمرہ، طواف نفل اور طواف قدوم میں تلبیہ پڑھ سکتا ہے، مفرد طواف قدوم اور طواف نفل میں تلبیہ پڑھ سکتا ہے، مگر آہستہ پڑھے تاکہ طواف کرنے والوں کو وحشت نہ ہو۔

متمتع کسی طواف میں تلبیہ نہیں پڑھ سکتا، ہاں اگر کوئی طواف زیارت رمی سے پہلے کرے تو طواف زیارت میں بھی تلبیہ پڑھا جا سکتا ہے۔

سعی اگر عمرہ کی ہو، یا حج کی سعی طواف زیارت کے بعد ہو تو ان دو قسموں کی سعی میں تلبیہ پڑھنا جائز نہیں، اگر حج کی سعی طواف قدوم کے ساتھ کرے تو اس سعی میں تلبیہ پڑھ سکتا ہے۔

(ردالمحتار: ۲/۴۸۲۔۴۸۳، غنیۃ الناسک: ۳۷ تا ۳۹، فتاوی تاتارخانیہ: ۲/۴۴۲ تا ۴۴۴)

تلبیہ کے مشہور الفاظ میں کمی کرنا مکروہ ہے، احادیث سے ثابت الفاظ کا اضافہ مستحب ہے، مثلاً:

لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ بِيَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ

یا

إِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ

یا

لَبَّيْكَ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ.

جو الفاظ احادیث سے ثابت نہیں ان کا اضافہ جائز ہے بشرطیکہ مضمون صحیح ہو، مستحب یا جائز اضافہ تلبیہ کے آخر میں ہونا چاہئے، تلبیہ کے شروع میں یا درمیان میں اضافہ نہیں کرنا چاہئے۔

(ردالمحتار: ۲/۴۸۴، فتاوی تاتارخانیہ: ۲/۴۴۲، غنیۃ الناسک/ ۳۸)

۹۔ احرام کے لئے نیت اور تلبیہ دونوں ضروری ہیں:

احرام کے لئے نیت اور تلبیہ دونوں ضروری ہیں، اگر کسی نے صرف تلبیہ کہا اور حج یا عمرہ کی نیت نہیں کی یا صرف نیت کی لیکن تلبیہ نہیں پڑھا تو اس کا احرام نہیں ہوا۔

نیت دل سے کافی ہے' زبان سے کہنا مستحب ہے لیکن تلبیہ زبان سے کہنا ضروری ہے، اگر دل میں نیت کے برخلاف الفاظ زبان سے نکل گئے مثلاً دل میں حج کی نیت ہے اور زبان سے عمرہ کے الفاظ نکل گئے تو دل کی نیت کا اعتبار ہوگا' زبان کے الفاظ کا اعتبار نہیں ہوگا۔

(ردالمحتار: ۲/۴۸۲-۴۸۴، غنیۃ الناسک/۳۳)

۱۰۔ احرام کا حکم:

احرام باندھنے کے بعد حکم یہ ہے کہ جس چیز (یعنی حج یا عمرہ) کا احرام باندھا ہے، اس کو ادا کئے بغیر احرام نہ کھولے' اگر کسی وجہ سے حج یا عمرہ فاسد ہو جائے تو بھی تمام افعال ادا کرتا رہے' اگر حج فوت ہو جائے یعنی وقت پر عرفات نہ پہنچ سکے تو عمرہ کر کے احرام کھولے' اور اگر کسی وجہ سے حج یا عمرہ سے روک دیا جائے تو جانور ذبح کر کے احرام کھولے اور اس جانور کا حدود حرم میں ذبح ہونا ضروری ہے، اور بعد میں حج یا عمرہ جس کی نیت کی تھی اس کی قضا بھی واجب ہے۔

(غنیۃ الناسک/۳۳، ردالمحتار: ۲/۵۹۲-۵۹۳)

۱۱۔ صحت احرام کے لئے حج یا عمرہ کی متعین نیت ضروری نہیں:

احرام صحیح ہونے کیلئے کسی ایک نسک یعنی حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت ضروری ہے[1] لیکن اس کی تعیین ضروری نہیں کہ میں خاص طور پر حج یا عمرہ کی نیت کرتا ہوں، اگر کسی نے مبہم اور غیر متعین نیت کی یا کسی کی نیت پر نیت کی، مثلاً جو فلاں کی نیت ہے میری بھی وہی نیت ہے اور اس فلاں کی نیت معلوم نہیں تھی تو بھی احرام صحیح ہو گیا' مبہم نیت کی صورت میں افعال حج وعمرہ سے پہلے پہلے اسے اختیار ہے کہ حج کی نیت کر لے یا عمرہ کی' اگر بلا تعیین نیت افعال میں شروع ہو گیا تو اگر طواف کا ایک چکر مکمل کر لیا تو یہ عمرہ کی نیت سمجھی جائے گی اور اگر طواف کئے بغیر وقوف عرفہ کر لیا تو یہ حج کی نیت سمجھی جائے گی' اگر چہ وقوف عرفہ سے اس نے حج کی نیت نہ بھی کی ہو۔

---

[1] صاحب معلم الحجاج رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہاں تسامح ہو گیا ہے، انہوں نے لکھا ہے: "اگر کسی نے صرف احرام باندھ لیا اور حج یا عمرہ کسی چیز کی نیت نہیں کی تو احرام صحیح ہو گیا" (معلم الحجاج/۱۰۱) جبکہ علامہ شامی لکھتے ہیں: ان صحة الاحرام لا تتوقف علی نية النسك ای علی تعيينه وليس المراد انها لاتتوقف علی نية النسك اصلا، فافهم۔ (ردالمحتار: ۲/۴۸۵)

فرض حج کے ادا ہونے کے لئے فرض یا مطلق حج کی نیت ضروری ہے' اگر نفل یا نذر حج کی نیت کی تو نفلی اور نذر کا حج ہوگا' فرض حج نہیں ہوگا' اگر چہ اس نے ابھی تک فرض حج ادا نہ کیا ہو۔

(ردالمحتار: ۲/۴۸۴ تا ۴۸۶، غنیۃ الناسک/ ۳۳۔۴۰)

۱۲۔ صحت احرام کے لئے کوئی خاص ہیئت شرط نہیں:

احرام صحیح ہونے کے لئے کوئی خاص حالت' خاص وقت یا کوئی خاص جگہ وغیرہ ضروری نہیں' نیت کر کے تلبیہ پڑھنے سے احرام شروع جائے گا' اگر چہ سلے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے ہوں' تاہم ایسے احرام باندھنا مکروہ ہے' احرام کے بعد سلے ہوئے کپڑے پہنے رہنے سے جزاء یعنی بعض صورتوں میں دم اور بعض صورتوں میں صدقہ دینا واجب ہوگا۔

(غنیۃ الناسک/ ۳۳، ردالمحتار: ۲/ ۴۷۹)

۱۳۔ حج یا عمرے کا احرام باندھنے کے بعد بھول جائے تو کیا حکم ہے؟

کسی شخص نے حج' عمرہ یا دونوں کا احرام باندھا' پھر بھول گیا یا اسے شک ہوگیا کہ میں نے کون سا احرام باندھا ہے تو وہ خوب سوچ و بچار کرے' سوچ و بچار کے بعد اگر کسی نتیجے پر پہنچے تو اس کے مطابق عمل کرے' اگر خوب سوچ و بچار کے بعد بھی وہ کسی نتیجے پر نہ پہنچے تو احتیاطاً یہ شخص حج وعمرہ دونوں کرے کہ پہلے عمرہ پھر حج کرے جیسا کہ قارن کرتا ہے' لیکن یہ شرعاً حج قران کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا۔ لہٰذا اس پر حج قران کی قربانی واجب نہیں ہوگی۔ (غنیۃ الناسک/ ۴۱)

۱۴۔ مکہ مکرمہ میں حاضری:

محرم تلبیہ پڑھتا ہوا نہایت خشوع وخضوع' ادب اور عاجزی کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہو' جب حدود حرم شروع ہو تو یہ دعا پڑھے:

" اَللّٰهُمَّ هٰذَا اَمْنُكَ وَحَرَمُكَ الَّذِىْ مَنْ دَخَلَه' كَانَ اٰمِنا فَحَرِّمْ دَمِىْ وَلَحْمِىْ وَعَظْمِىْ وَبشْرِىْ عَلَى النَّارِ. اَللّٰهُمَّ اٰمِنِّىْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ فَاِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَاَسْاَلُكَ اَنْ تُصَلِّىْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ "

''اے اللہ یہ آپ کے امن کی جگہ اور آپ کا وہ حرم ہے کہ جو اس میں داخل ہو وہ امن والا ہو جاتا ہے' لہٰذا آپ میرے خون' میرے گوشت پوست' میری ہڈیوں اور میری کھال کو آگ پر حرام قرار دے دیجئے، اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے اس دن امن میں رکھنا' جس دن آپ بندوں کو (دوبارہ زندہ) اٹھائیں گے' بیشک آپ ہی اللہ ہیں' آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' آپ بے حد مہربان' نہایت رحم کرنے والے ہیں' اور میں یہ بھی سوال کرتا ہوں کہ آپ حضرت محمد ﷺ اور آپ کی آل پر رحمت بھیجئے''

(غنیۃ الناسک/۵۰)

اس جگہ حضور قلب کے ساتھ دعائیں مانگتا رہے' کثرت سے استغفار اور تلبیہ پڑھتا رہے' جب مکہ مکرمہ پہنچے' سامان وغیرہ سنبھالے اور طبعی ضرورتوں سے فارغ ہو کر جلد سے جلد مسجد حرام میں حاضری کی کوشش کرے، جب مسجد میں داخل ہو تو مسجد میں داخل ہونے کی مسنون دعا پڑھے وہ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ. رَبِّ اغْفِرْلِی ذُنُوْبِی وَافْتَحْ لِی اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.

نفل اعتکاف کی نیت بھی کر لے۔ نگاہیں نیچی رکھتا ہوا بیت اللہ شریف کی طرف بڑھتا رہے' جب صحن حرم میں پہنچے اور بیت اللہ سامنے دکھائی دینے لگے تو نگاہیں اٹھا کر بیت اللہ شریف کی طرف دیکھے اور تین دفعہ اللہ اکبر کہے پھر تین دفعہ لا الہ الا اللہ کہے' اس کے بعد دعا مانگے، کیونکہ یہ وقت قبولیت دعا کا ہے' دعا دونوں ہاتھ اٹھا کر قبولیت کے یقین کے ساتھ کھڑے ہو کر مانگے' اس موقع کی کوئی متعین دعا نہیں ہے' اللہ تعالیٰ سے بلا حساب و کتاب جنت کا سوال کرے' اپنے مستجاب الدعوات ہونے کی اور دنیا و آخرت کی ہر بھلائی کی دعا کرے' دعا سے فارغ ہو کر طواف شروع کرے' تحیۃ المسجد نہ پڑھے کیونکہ مسجد حرام کا تحیۃ طواف ہے، اگر کسی وجہ سے ابھی طواف نہ کرنا ہو تو دو رکعت نفل تحیۃ المسجد پڑھ سکتا ہے، بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔

(رد المحتار: ۲/۴۹۲، فتاوی تاتارخانیہ: ۲/۴۴۴، غنیۃ الناسک/۵۰-۵۱)

☆☆☆

طواف

طواف کا لغوی واصطلاحی معنی:

طواف کا لغوی معنی ہے: چکر لگانا' کسی چیز کے ارد گرد گھومنا۔

(لسان العرب:۲۲۲/۸)

طواف کا شرعی واصطلاحی معنی ہے: شرائط وارکان کی پابندی کے ساتھ نیت کر کے بیت اللہ شریف کے ارد گرد (کم از کم چار اور زیادہ سے زیادہ) سات چکر لگانا۔ (غنیۃ الناسک/ ۵۷۱)

ا۔اقسام طواف:

طواف کی سات قسمیں ہیں۔

ا۔ طواف قدوم

قدوم کا معنی ہے: آنا' یعنی مکہ مکرمہ آنے اور پہنچنے کا طواف۔ یہ طواف سنت ہے' اور صرف اس آفاقی کیلئے سنت ہے جو حج افراد یا حج قران کی نیت سے مکہ مکرمہ آیا ہے' یہ طواف حج تمتع کرنے والے' صرف عمرہ کیلئے مکہ مکرمہ آنے والے' میقات' حل یا حرم کی حدود میں رہنے والے (اگر چہ حج وعمرہ کیلئے آئیں، ان) کے لئے سنت نہیں ہے۔ طواف قدوم کا وقت مکہ مکرمہ پہنچنے سے لے کر وقوف عرفات سے پہلے تک ہے' نویں ذی الحجہ کو زوال کے بعد وقوف سے پہلے تک ادا کیا جاسکتا ہے' وقوف عرفہ کے بعد طواف قدوم ادا نہیں ہوسکتا، وقوف عرفہ سے پہلے نفلی طواف' طواف قدوم کے قائم مقام ہوسکتا ہے' اگر چہ طواف قدوم کی نیت نہ کی ہو۔ طواف قدوم ہمیشہ احرام کی حالت میں ہوتا ہے، احرام کے بغیر یہ طواف نہیں ہوتا۔

(غنیۃ الناسک/ ۵۷، ردالمحتار:۴۹۴/۲)

۲۔ طواف زیارت

یہ طواف حج کا رکن ہے اور فرض ہے' اس طواف کے بغیر حج ادا نہیں ہوگا' اور کوئی چیز اس طواف کا بدل نہیں ہوسکتی' طواف کرنا ہی ضروری ہے۔

طواف زیارت کا وقت دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق سے لے کر بارہویں ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک ہے، اس دوران نفل' وداع یا مطلق طواف کی نیت سے طواف کیا جائے تو طواف زیارت ادا ہو جاتا ہے، اس طواف کا مسنون وقت دس ذی الحجہ کو رمی' قربانی اور حلق یا قصر کے بعد ہے، طواف زیارت کے لئے سب سے افضل دن دسویں ذی الحجہ' پھر گیارہویں ذی الحجہ' پھر بارہویں ذی الحجہ ہے۔ بارہویں ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک اگر طواف زیارت نہ کیا تو دم واجب ہو جائے گا اور طواف بھی فرض رہے گا، جب تک یہ طواف نہ کرلیا جائے بیوی سے مباشرت اور بوس وکنار حرام ہوتا ہے' اگرچہ حلق یا قصر کرالیا ہو، اگر طواف زیارت کے بعد سعی کرنی ہو تو اس میں رمل بھی کرنا ہوگا اور اگر احرام نہ کھولا ہو تو اضطباع بھی کرنا ہوگا اور اگر حج کی سعی طواف زیارت سے پہلے کرلی ہو تو طواف زیارت میں رمل اور اضطباع نہیں ہوگا۔

طواف زیارت کے سات چکروں میں سے پہلے چار چکر فرض اور آخری تین چکر واجب ہیں، اگر کسی نے پہلے چار چکر پورے کرلئے اور باقی چھوڑ دیئے تو فرض ادا ہو جائے گا اور دم دینا واجب ہوگا۔

(بدائع:۲/ ۱۲۷تا۱۳۰، ردالمحتار:۲/ ۵۱۷، غنیۃ الناسک/۹۴۔۹۵)

۳۔ طواف وداع

مکہ مکرمہ سے واپسی کے وقت یہ طواف کیا جاتا ہے' یعنی یہ واپسی کا طواف ہے یہ طواف ہر اس آفاقی پر واجب ہے جس نے حج قران' تمتع یا افراد کیا ہو' یہ طواف اہل مکہ اور حدود میقات کے اندر رہنے والوں پر واجب نہیں' مستحب ہے، عمرہ کرنے والوں پر اور اس عورت پر جس کے ایام شروع ہو جائیں، یہ طواف واجب نہیں۔

اس طواف کا وقت جواز' طواف زیارت کے بعد شروع ہو جاتا ہے اور مستحب وقت'

مکہ مکرمہ سے واپسی کا وقت ہے' طواف زیارت کے بعد اگر مطلق طواف یا نفل طواف کی نیت سے طواف کیا جائے تو وہ طواف وداع کے قائم مقام ہو جاتا ہے، یہ طواف احرام کے بغیر، سلے ہوئے کپڑوں میں ہوتا ہے' اس طواف میں رمل اور اضطباع نہیں ہوتا اور نہ ہی اس طواف کے بعد سعی ہوتی ہے' یہ تینوں طواف (قدوم' زیارت اور وداع) حج کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اگر طواف وداع کے بعد مکہ مکرمہ میں مزید قیام کا ارادہ ہو گیا تو واپسی پر اس کا اعادہ مستحب ہے واجب نہیں، جو شخص طواف وداع کے بغیر مکہ مکرمہ سے واپسی کے لئے روانہ ہو گیا' اگر میقات تک پہنچنے سے پہلے واپس آ سکتا ہو تو آ کر طواف کر لے، کوئی دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا، اگر میقات سے نکل گیا تو عمرے کا احرام باندھ کر آئے' پہلے عمرہ کرے' پھر طواف کرے یا واپس آنے کی بجائے ایک دم دے دے۔

(رد المحتار:۲/۵۲۳-۵۲۴، فتاوی تاتارخانیہ:۲/۵۲۲-۵۲۳، غنیۃ الناسک/۱۰۱-۱۰۲)

۴۔ طواف عمرہ

یہ طواف عمرہ میں ہوتا ہے اور عمرہ کا فرض اور رکن ہے' احرام کے ساتھ ہوتا ہے' اس طواف میں رمل اور اضطباع مسنون ہے اور اس کے بعد سعی بھی ہوتی ہے جو عمرہ کے واجبات میں سے ہے۔

(رد المحتار:۲/۴۷۲-۴۷۳، فتاوی تاتارخانیہ:۲/ ۵۲۵-۵۲۶)

۵۔ طواف نذر

یہ طواف نذر ماننے سے واجب ہوتا ہے' نذر کسی کام اور وجہ کے بغیر بھی مانی جا سکتی ہے' مثلاً یہ کہنا کہ میں اپنے اوپر طواف لازم قرار دیتا ہوں' دوسری قسم کی نذر کسی کام کے ساتھ معلق کر کے ہوتی ہے کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میں ایک طواف کروں گا، پہلی صورت میں نذر مانتے ہی طواف واجب ہو جائے گا اور دوسری صورت میں وہ کام ہونے پر طواف واجب ہوگا۔ (غنیۃ الناسک/ ۵۸)

۶۔ طواف تحیہ

یہ طواف مسجد حرام میں داخل ہونے والے کے لئے مستحب ہے، خواہ وہ مُحرِم ہو یا غیر محرم۔ (غنیۃ الناسک/ ۵۸)

۷۔ طواف تطوع/نفل طواف

نفل طواف ہر وقت کیا جا سکتا ہے' مکہ مکرمہ کے قیام کے دوران کثرت سے نفلی طواف کرنا چاہئے' نفلی طواف' نفل نماز اور عمرے سے افضل ہے' اس طواف میں رمل وغیرہ کچھ نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کے بعد سعی ہوتی ہے۔

(ردالمحتار: ۲/ ۵۰۲، غنیۃ الناسک/ ۵۸)

۲۔ شرائط طواف:

طواف کی چھ شرطیں ہیں' تین شرطیں صرف حج کے طواف کے لئے ہیں، اور تین شرطیں ہر قسم کے طواف کے لئے ہیں۔ ہر قسم کے طواف کی تین شرطیں یہ ہیں:

۱۔ اسلام، یعنی مسلمان ہونا

۲۔ طواف کی نیت کا ہونا

۳۔ مسجد حرام کے اندر طواف کرنا

حج کے طواف کے لئے مزید تین شرطیں یہ ہیں:

۴۔ خاص وقت میں طواف کرنا، یعنی طواف قدوم' مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد وقوف عرفات سے پہلے کرنا' طواف زیارت دسویں' گیارہویں یا بارہویں ذی الحجہ کی تاریخوں میں کرنا' طواف وداع' طواف زیارت کے بعد مکہ مکرمہ سے واپسی کے وقت کرنا۔

۵۔ طواف سے پہلے احرام کا باندھنا' اگر احرام نہ باندھا تو حج ہوگا اور نہ ہی طواف۔

۶۔ وقوف عرفہ کرنا' یعنی اگر وقوف عرفہ نہ ہوا تو حج نہیں ہوگا، لہذا حج کا طواف بھی معتبر نہیں ہوگا۔ (ردالمحتار: ۲/ ۵۱۷، غنیۃ الناسک/ ۵۸)

۳۔ فرائض طواف:

طواف کے تین فرض ہیں' ان میں سے کسی ایک فرض کے چھوٹ جانے سے طواف نہیں ہوگا۔

۱۔ بیت اللہ شریف کے باہر اور مسجد حرام کے اندر طواف کرنا۔

۲۔ طواف کے اکثر (یعنی چار) چکر پورے کرنا۔
طواف کے سات چکروں میں سے اکثر یعنی پہلے چار چکر فرض ہیں اور بعد کے تین چکر واجب ہیں۔

۳۔ خود طواف کرنا' اگر چہ عذر کی وجہ سے سواری پر سوار ہو کر ہی کرے' البتہ بے ہوش مستثنیٰ ہے' اس کی طرف سے کوئی دوسرا شخص طواف کر سکتا ہے' جیسا کہ ''بے ہوش کے احرام'' میں گذر چکا ہے۔ (ردالمحتار:۲/ ۴۹۷۔۵۱۸،غنیۃ الناسک/ ۵۸)

۴۔ واجبات طواف:

طواف کے آٹھ واجبات ہیں، ان کی ادائیگی واجب اور ضروری ہے' اگر کوئی واجب چھوٹ جائے تو طواف کا لوٹانا یعنی دوبارہ کرنا ضروری ہے' اگر دوبارہ طواف نہ کیا تو جزاء واجب ہوگی' جس کا بیان جنایات میں آئے گا۔ ان شاء اللہ.

طواف کے آٹھ واجبات یہ ہیں:

۱۔ حدث اصغر اور حدث اکبر سے پاک ہونا۔

۲۔ ستر عورت' جسم کے جس حصہ کا نماز میں چھپانا فرض ہے' طواف میں اس حصہ کا چھپانا۔

۳۔ جو شخص پیدل چلنے پر قادر ہو، اس کا پیدل طواف کرنا۔

۴۔ حجر اسود سے طواف شروع کرنا' اگر حجر اسود سے پہلے شروع کیا تو وہ حصہ طواف میں شمار نہیں ہوگا۔

۵۔ دائیں جانب سے طواف کے چکر شروع کرنا' یعنی حجر اسود سے بیت اللہ کے دروازہ اور حطیم کی طرف چلنا۔

۶۔ حطیم کو شامل کر کے طواف کرنا۔

۷۔ طواف کے سات چکر پورے کرنا۔
طواف میں پہلے چار چکر فرض اور بعد کے تین چکر واجب ہیں سات چکر پورے کرنے

سے ہی یہ واجب ادا ہوگا۔

۸۔ طواف کے بعد دو رکعت واجب الطّواف پڑھنا۔

(غنیۃ الناسک/۵۹ تا ۶۱، ردالمحتار:۲/۵۱۷)

۵۔ سنن طواف:

طواف کی بہت سی سنتیں ہیں' سنت کا حکم یہ ہے کہ اس کے کرنے سے اجر وثواب ملتا ہے اور اور قصداً بلا عذر اس کو چھوڑنا مکروہ ہے، سنت چھوڑنے سے کوئی دم یا صدقہ وغیرہ واجب نہیں ہوتا' البتہ ترک سنت کی بناء پر عمل میں کراہت آجاتی ہے، ذیل میں طواف کی سنتوں کو ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ جس طواف کے بعد سعی ہو' اس طواف کے تمام چکروں میں اضطباع کرنا، یعنی طواف شروع کرنے سے کچھ پہلے احرام کی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا، اگر کسی طواف کے بعد سعی ہو لیکن کسی عذر یا احرام کھول دینے کی وجہ سے سلے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے ہوں تو اضطباع سنت نہیں ہے، مثلاً طواف زیارت کے بعد سعی کرنی ہو اور احرام کھول دیا ہو تو اس طواف زیارت میں اضطباع کرنا سنت نہیں ہوگا' اسی طرح عورت کے لئے کسی بھی طواف میں اضطباع نہیں ہے۔

۲۔ طواف کے شروع اور آخر میں حجر اسود کا استلام کرنا' درمیان کے چکروں میں استلام کرنا مستحب ہے' پہلا اور آٹھواں استلام سنت ہے۔

۳۔ جس طواف کے بعد سعی ہو اس طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کرنا۔

۴۔ طواف کے آخری چار چکروں میں رمل نہ کرنا۔

۵۔ طواف کے شروع میں حجر اسود کا استقبال کرنا' یعنی حجر اسود کی طرف منہ کرنا، بعد کے چکروں میں حجر اسود کی طرف منہ کرنا مستحب ہے سنت نہیں۔

۶۔ طواف کے شروع میں حجر اسود کے استقبال کے وقت تکبیر کہتے ہوئے ہاتھوں کو تکبیر تحریمہ کی طرح کانوں کی لو تک اٹھانا اور ہتھیلیاں حجر اسود اور بیت اللہ کی طرف رکھنا

۷۔ طواف کے بعد اگر سعی کرنی ہو تو سعی سے پہلے استلام کرنا۔

۸۔ طواف کے دوران آرام واطمینان کے ساتھ چلنا۔

۹۔ طواف کے تمام چکر کسی وقفہ کے بغیر مسلسل کرنا۔
۱۰۔ جسم، کپڑوں اور طواف کی جگہ کا نجاست حقیقیہ سے پاک ہونا۔
(غنیۃ الناسک/۶۳۔۶۴، فتاویٰ تاتارخانیہ: ۲/ ۴۴۵ تا ۴۴۷، ردالمحتار: ۲/ ۴۹۵۔۴۹۸)

۶۔ مستحبات طواف:

طواف کے بہت سے مستحبات ہیں، مستحب پر عمل کرنا اجر وثواب کا باعث ہے، تاہم اسے بلا عذر چھوڑ دینا بلا کراہت جائز ہے، حج کے زمانہ میں حرم شریف اور دیگر مقامات پر بہت زیادہ رش ہوتا ہے، اگر مستحب پر عمل کرنے کی صورت میں اپنے آپ کو یا ساتھیوں کو تکلیف ہوتی ہو تو بلا تأمل مستحب چھوڑ دینا چاہئے، اگر ایسی صورتحال نہ ہو تو مستحب پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ذیل میں طواف کے مستحبات ذکر کئے جاتے ہیں:

۱۔ حجر اسود سے اس طرح طواف شروع کرنا کہ حجر اسود کے سامنے سے گذرتے ہوئے تمام بدن حجر اسود کے سامنے آجائے اور حجر اسود کا کوئی حصہ طواف سے رہ نہ جائے۔
۲۔ اگر ممکن ہو تو حجر اسود کو تین مرتبہ چومنا، اور تین ہی مرتبہ اس پر سجدہ کرنا یعنی سر رکھنا
۳۔ رکن یمانی کا استلام کرنا۔
رکن یمانی کے استلام کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں یا صرف دائیں ہاتھ سے اس کو مس کیا جائے، رکن یمانی کا بوسہ لینا یا اس کو بائیں ہاتھ سے چھونا غلط طریقہ ہے اور سنت کے خلاف ہے۔
۴۔ طواف کے دوران پست آواز کے ساتھ ذکر کرنا اور دعا مانگنا، رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان " **ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار**" پڑھنا، حدیث سے ثابت ہے اور مستحب ہے۔
طواف کے دوران سب سے افضل دعا مانگنا ہے، پھر ذکر کا درجہ ہے، پھر تلاوت کا درجہ ہے۔
۵۔ بیت اللہ شریف کے قریب ہو کر طواف کرنا، بشرطیکہ عورتوں کے ساتھ مس نہ ہو اور کسی کو تکلیف بھی نہ ہو۔

۶۔ عورت کا بیت اللہ شریف سے دور ہو کر طواف کرنا، اگر مردوں کا رش نہ ہو تو پھر قریب ہو کر طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۷۔ عورت کا رات کے وقت طواف کرنا۔

۸۔ طواف کے دوران مباح اور جائز کلام سے بھی اجتناب کرنا۔

۹۔ ہر اس عمل سے بچنا جو خضوع وخشوع اور بارگاہ الٰہی کے آداب کے خلاف ہو۔

۱۰۔ طواف کے دوران بلاضرورت لوگوں کی طرف توجہ کرنا اور نہ ہی ان کی طرف دیکھنا۔

۱۱۔ نظر کو چلنے کی جگہ پر رکھنا۔

۱۲۔ طواف کے اختتام پر ملتزم سے چمٹنا، بشرطیکہ ایسا ممکن ہو۔

۱۳۔ طواف سے فارغ ہو کر، ملتزم سے چمٹنے اور دو رکعت پڑھنے کے بعد قبلہ رخ ہو کر خوب جی بھر کر تین سانسوں میں آب زم زم پینا۔

تنبیہ:

حجر اسود، رکن یمانی اور ملتزم پر خوشبو لگی ہوتی ہے، لہٰذا احرام کی حالت میں ان مقامات کو ہاتھ نہیں لگانا چاہئے اور نہ ہی ملتزم سے چمٹنا چاہئے، ورنہ بعض صورتوں میں دم واجب ہونے کا اندیشہ ہے۔

۱۴۔ طواف کے شروع اور آخر کے علاوہ درمیانی چکروں میں حجر اسود کا استلام کرنا، شروع اور آخر میں استلام کرنا سنت ہے۔

(ردالمحتار:۲/۴۹۴تا۴۹۹،غنیۃ الناسک/۶۴۔۶۵)

۷۔ممنوعات ومحرمات طواف:

طواف میں بعض چیزیں ممنوع ہیں، انہیں ممنوعات یا محرمات طواف کہا جاتا ہے، طواف کرنے والے کے لئے ان کاموں سے بچنا ضروری ہے، ورنہ بعض صورتوں میں طواف بالکل نہیں ہوگا اور طواف کا اعادہ یا دم وغیرہ واجب ہو جائے گا۔

۱۔ حیض ونفاس یا جنابت یعنی غسل فرض ہونے کی حالت میں طواف کرنا۔

۲۔ بے وضو ہونے کی حالت میں طواف کرنا۔

۳۔ بلا عذر کسی کے اوپر چڑھ کر یا سواری پر سوار ہو کر طواف کرنا۔
۴۔ حجر اسود کے علاوہ کسی اور جگہ سے طواف شروع کرنا۔
۵۔ طواف کے دوران بیت اللہ شریف کی طرف دیکھنا' البتہ طواف کے شروع میں بیت اللہ شریف کی طرف دیکھنا نہ صرف جائز بلکہ ثواب ہے۔
۶۔ طواف میں حطیم کو شامل نہ کرنا۔
۷۔ طواف کا ایک پورا چکر یا چکر سے کم چھوڑ دینا۔
۸۔ واجبات طواف میں سے کسی واجب کو چھوڑ دینا۔

(غنیۃ الناسک/ ۶۷، ردالمحتار:۲/ ۵۵۰۔۵۵۱)

۸۔ مکروہات طواف:

مندرجہ ذیل چیزیں طواف میں مکروہ ہیں:

۱۔ طواف کے دوران بے مقصد اور فضول گفتگو کرنا۔
۲۔ خرید و فروخت کرنا' یا خریداری کے متعلق باتیں کرنا۔
۳۔ دوران طواف کھانا، پینا۔
۴۔ شعر پڑھنا' اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کا شعر مکروہ نہیں۔
۵۔ بلند آواز سے دعا' ذکر یا تلاوت کرنا۔
۶۔ ناپاک کپڑوں میں طواف کرنا۔
۷۔ پیشاب' پاخانہ کے تقاضا کے وقت' بھوک، پیاس یا غصہ کی حالت میں طواف کرنا۔
۸۔ طواف کے دوران نماز کی طرح ہاتھ باندھنا یا گردن یا کولہے پر ہاتھ رکھ کر طواف کرنا۔
۹۔ دوران طواف کسی جگہ دعا کرنے کے لئے ٹھہر جانا۔
۱۰۔ طواف کے دوران رکن یمانی کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرنا۔
۱۱۔ حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ بیت اللہ شریف کے کسی اور حصہ کا استلام کرنا۔
۱۲۔ مقام ابراہیم کا بوسہ لینا یا اس کا استلام کرنا۔

۱۳۔ حجر اسود اور بیت اللہ شریف کی چوکھٹ کے علاوہ بیت اللہ کے کسی دوسرے حصہ کا بوسہ لینا، چوکھٹ کا بوسہ طواف وداع کے بعد واپسی کے وقت لینا چاہئے۔

۱۴۔ طواف کے چکروں میں فاصلہ یا وقفہ کرنا' یعنی طواف کے چکر مسلسل نہ کرنا۔

۱۵۔ خطبہ اور تکبیر تحریمہ کے وقت طواف کرنا۔

۱۶۔ دو یا زیادہ طواف اکٹھے کر کے بعد میں سب کے نفل پڑھنا' مکروہ وقت ہو تو ایسا کرنا مکروہ نہیں۔

۱۷۔ طواف کے شروع میں تکبیر کے بغیر ہاتھ اٹھانا۔

۱۸۔ جس طواف میں رمل اور اضطباع مسنون ہو' بلا عذر انہیں ترک کرنا۔

۱۹۔ طواف کے بعد کی دو رکعت نماز مسجد حرام سے باہر پڑھنا۔

(غنیۃ الناسک/ ۶۷۔۶۸، ردالمحتار:۲/ ۴۹۷۔۴۹۸، فتاوی تاتارخانیہ::۲/ ۴۴۷)

۹۔ مباحاتِ طواف:

مندرجہ ذیل کام طواف میں بلا کراہت جائز ہیں:

۱۔ سلام کرنا۔

۲۔ سلام کا جواب دینا۔

۳۔ چھینک آنے پر الحمد للہ کہنا۔

۴۔ چھینکنے والے کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا۔

عام حالات میں سلام کا اور چھینکنے والے کا جواب دینا واجب ہے' طواف کے دوران جائز ہے۔

ذکر اللہ' دعا یا تلاوت وغیرہ میں مشغول شخص کو سلام نہیں کرنا چاہئے' ایسے لوگوں کو سلام کرنا مکروہ ہے۔

۵۔ بقدر ضرورت بات چیت کرنا۔

۶۔ کسی کو شرعی مسئلہ بتانا یا مسئلہ دریافت کرنا، طواف کے دوران کسی قسم کی دعا، ذکر یا تلاوت نہ کرنا۔

۷۔ پاک موزے وغیرہ پہن کر طواف کرنا۔

احرام کی حالت میں موزے پہننا منع ہے۔

۸۔ رکن یمانی کا استلام نہ کرنا۔

۹۔ اچھا شعر پڑھنا۔

۱۰۔ عذر کی بناء پر سوار ہو کر طواف کرنا۔

۱۱۔ حسب ضرورت کوئی بھی جائز کام کرنا۔

۱۲۔ پانی وغیرہ یا کوئی بھی مشروب پینا۔

بعض حضرات کے ہاں طواف کے دوران پینا مکروہ ہے۔

(غنیۃ الناسک/ ۶۷، فتاوی تاتارخانیہ:۲/ ۴۴۷ تا ۴۴۹، ردالمحتار:۲/ ۴۹۷ تا ۴۹۹)

☆☆☆

طواف سے متعلقہ مسائل

۱۔رش نہ ہونے کے زمانے میں طواف کا طریقہ:

حج کی اقسام کے بیان میں طواف کے جس طریقے کا ذکر آرہا ہے وہ حج، رمضان المبارک اور رش کے زمانہ کا طریقہ ہے' اگر کسی ایسے وقت میں مکہ مکرمہ میں حاضری کی سعادت حاصل ہو رہی ہو جب رش نہ ہو اور بآسانی حجر اسود کا بوسہ لیا جاسکتا ہو اور آپ محرِم بھی نہ ہوں تو طواف کا طریقہ یہ ہے کہ طواف شروع کرنے کے لئے حجر اسود کے بالکل قریب پہنچ کر بیت اللہ شریف کی طرف منہ کریں کہ دایاں کندھا حجر اسود کی طرف ہو اور بایاں کندھا رکن یمانی والی طرف ہو' طواف کی نیت کر کے پیچھے ذکر کئے ہوئے طریقے کے مطابق ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا کر تکبیر وغیرہ کہیں' اسکے بعد حجر اسود کا استلام کریں یعنی اپنی دونوں ہتھیلیاں اس پتھر پر رکھیں جس میں حجر اسود کے چھوٹے چھوٹے آٹھ ٹکڑے نصب کئے گئے' چاندی کے حلقہ پر ہاتھ نہ رکھیں' پھر اپنا منہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھ کر بغیر آواز کے حجر اسود کا بوسہ لیں پھر حجر اسود پر سر رکھ کر سجدہ کریں' تین مرتبہ ایسا کریں' ہر بوسہ کے ساتھ بسم اللہ و اللہ اکبر کہیں' یہ اضافہ بھی مسنون ہے۔

"اِیْمَانًا بِاللّٰہِ وَتَصْدِیْقًا بِمَا جَآءَ بِہٖ مُحَمَّدٌ ﷺ"

اگر حجر اسود کا بوسہ لینا مشکل ہو تو دونوں ہاتھ یا دایاں ہاتھ حجر اسود پر رکھ کر دونوں ہاتھوں یا دائیں ہاتھ کو چوم لیں' پھر دائیں طرف کو مڑیں کہ آپ کا بایاں کندھا بیت اللہ شریف کی طرف رہے اور بیت اللہ شریف کے دروازے والی جانب طواف کے لئے چلنا شروع کر دیں' حجر اسود پر پہنچ کر اسی طریقہ سے حجر اسود کا استلام کریں جیسا کہ شروع میں کیا تھا' اس طرح سات چکر پورے کریں پھر ملتزم پہ آئیں' دو رکعت نماز پڑھیں اور زم زم پئیں جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے۔

اور اگر آپ احرام سے ہوں تو دونوں ہاتھوں یا دائیں ہاتھ سے حجر اسود کی طرف اشارہ کر

کے ہاتھوں کو چوم لیں' حجرِ اسود کو ہاتھ نہ لگائیں، کیونکہ احرام کی حالت میں خوشبو کو ہاتھ لگانا منع ہوتا ہے اور حجرِ اسود کو خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے۔ (ردالمحتار: ۲/۴۹۳۔۴۹۴، غنیۃ الناسک/۵۲تا۵۴)

۲۔ طواف کے دوران بیت اللہ کی طرف چہرہ' سینہ اور پیٹھ کرنا منع ہے:

طواف کے سارے چکروں میں بایاں کندھا بیت اللہ شریف کی طرف رہنا ضروری ہے' طواف کے دران بیت اللہ شریف کو دیکھنا' چہرا' سینہ یا پیٹھ بیت اللہ کی طرف کرنا منع ہے' صرف استلام کے وقت بیت اللہ کی طرف رخ کرنا جائز ہے۔ (غنیۃ الناسک: ۵۳)

اگر طواف کا کچھ حصہ' سینہ یا پیٹھ بیت اللہ کی طرف کر کے ادا کیا تو اتنے حصے کے طواف کو دوبارہ کرنا ضروری ہے اور اس پورے چکر کا دوبارہ کر لینا زیادہ بہتر ہے' بالکل اعادہ نہ کرنے کی صورت میں جزاء لازم ہوسکتی ہے، جس کی تفصیل جنایات کے بیان میں دیکھی جاسکتی ہے۔ (ردالمحتار: ۲/۴۹۴)

۳۔ رمل:

طواف کے پہلے تین چکروں میں اکڑ کر کندھے ہلاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے قدرے تیزی کے ساتھ چلنے کو رمل کہتے ہیں۔

رمل اس طواف کے پہلے تین چکروں میں سنت ہے جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو، جس طواف کے بعد سعی نہ کرنی ہو اس طواف میں رمل سنت نہیں۔

اگر طواف کے وقت زیادہ رش کی وجہ سے رمل نہ ہو سکے اور یہ توقع ہو کہ کچھ انتظار کرنے سے رش کم ہو جائے گا اور رمل ہو سکے گا تو رش کم ہونے کا انتظار کرنا چاہیئے اور اگر رش کم ہونے کی توقع نہ ہو تو بلا رمل طواف شروع کر دینا چاہیئے۔ اور اگر طواف شروع کرتے وقت رش نہیں تھا' رمل کے ساتھ طواف شروع کیا یکدم رش بڑھ گیا اور رمل کرنا ممکن نہیں رہا تو اب رش کم ہونے کا انتظار نہ کریں بلکہ رمل کے بغیر ہی طواف پورا کرلیں۔

بیت اللہ شریف کے قریب طواف کرنا افضل ہے' اگر بیت اللہ شریف کے قریب طواف کرنے کی صورت میں رمل نہیں ہوسکتا اور بیت اللہ سے ''مطاف'' کے کنارے کنارے طواف کرنے کی صورت میں رمل ہوسکتا ہے تو بیت اللہ کے قریب بغیر رمل طواف نہ کریں بلکہ بیت اللہ

سے دور ہو کر رمل کے ساتھ طواف کریں۔ اگر رمل کرنا بالکل بھول جائیں تو آخری چار چکروں میں رمل نہ کریں' اور اگر پہلے ایک یا دو چکروں میں رمل کرنا بھول جائیں تو یاد آنے پر صرف پہلے تین چکروں تک رمل کریں' یعنی دوسرے تیسرے یا صرف تیسرے چکر میں رمل کریں' اس کے بعد رمل نہ کریں' کیونکہ جس طرح پہلے تین چکروں میں رمل کرنا سنت ہے، اسی طرح آخری چار چکروں میں رمل نہ کرنا سنت ہے' آخری چار چکروں میں رمل کرنا خلاف سنت اور مکروہ ہے۔ کسی عذر مثلاً زیادہ رش' مرض یا بڑھاپے وغیرہ کی وجہ سے رمل نہ کیا تو کوئی مضائقہ نہیں۔

بلا عذر رمل نہ کرنا خلاف سنت اور مکروہ ہے' تاہم ایسا کرنے سے کوئی جزاء واجب نہیں ہوتی۔ رمل صرف مردوں کے لئے سنت ہے، عورتوں کے لئے نہیں۔

(غنیۃ الناسک/۵۴۔۵۵، فتاویٰ تاتارخانیہ: ۲/۴۴۶۔۴۴۷، ردالمحتار: ۲/۴۹۸

۴۔ طواف کی نماز:

طواف سے فارغ ہونے کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے' یہ نماز ہر طواف کے بعد پڑھنا واجب ہے' خواہ طواف فرض ہو' واجب ہو' سنت ہو یا نفل ہو' اگر آسانی سے ممکن ہو تو اس نماز کو مقام ابراہیم کے ایک یا دو صف پیچھے پڑھنا افضل ہے' ورنہ مقام ابراہیم کے قریب قریب جہاں پڑھنا ممکن ہو' یہ نماز پڑھیں' بلا وجہ دور جانا مکروہ ہے' مقام ابراہیم کے قریب نہ پڑھ سکیں تو بیت اللہ شریف کے اندر' پھر حطیم میں، میزاب رحمت کے نیچے' پھر باقی حطیم میں، پھر بیت اللہ شریف کے قریب جہاں ممکن ہو' پھر مسجد حرام میں کسی بھی جگہ یہ نماز پڑھنا افضل ہے' کم از کم حدود حرم کے اندر اندر یہ نماز پڑھ لینی چاہئے' حدود حرم کے باہر یا اپنے وطن واپس آکر یہ نماز پڑھنے سے واجب ادا ہو جائے گا، مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

یہ نماز عین طلوع آفتاب' استواء یعنی زوال اور عین غروب کے وقت پڑھنا ناجائز ہے' اگر ان تین اوقات میں سے کسی ایک وقت میں یہ نماز پڑھی تو یہ نماز ادا نہیں ہوگی' اس کا لوٹانا واجب ہوگا' اور اگر صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب کے درمیانی وقت میں یا عصر کی نماز کے بعد' غروب آفتاب کا مکروہ وقت شروع ہونے سے پہلے' ان دو وقتوں میں یہ نماز پڑھی تو مکروہ ہوگی' تاہم واجب ادا ہو جائے گا لیکن اس نماز کو لوٹا لینا بہتر ہے' طواف کی نماز، طواف ختم کرنے کے فوا

بعد پڑھنا سنت ہے، تاخیر کرنا مکروہ ہے، البتہ مکروہ وقت کی وجہ سے تاخیر کرنا مکروہ نہیں۔

مکروہ اوقات نماز کے لئے ہیں، طواف کے لئے نہیں، طواف ہر وقت کیا جا سکتا ہے، البتہ نماز کی تکبیر شروع ہونے کے بعد اور خطبہ کے وقت طواف کرنا مکروہ ہے۔

مسلسل کئی طواف اکٹھے کر کے سب کی نماز آخر میں اکٹھے پڑھنا مکروہ ہے، اگر مکروہ وقت کی وجہ سے ایسا کیا تو مکروہ نہیں۔

عصر کی نماز کے بعد طواف کیا ہو تو اس کی نماز مغرب کے فرضوں کے بعد پڑھیں، پھر مغرب کی سنت مؤکدہ پڑھیں، آج کل حرم شریف میں مغرب کی اذان اور جماعت کے درمیان وقفہ ہوتا ہے، اس وقفہ میں طواف کی نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔

کوئی شخص طواف مکمل کرنے کے بعد بھول جائے اور نماز پڑھے بغیر دوسرا طواف شروع کر دے، اگر دوسرے طواف کا پہلا چکر مکمل ہونے سے پہلے پہلے یاد آ جائے تو دوسرا طواف چھوڑ کر پہلے طواف کی نماز پڑھے پھر دوسرا طواف شروع کرے، اور اگر ایک چکر پورا ہونے کے بعد یاد آئے تو دوسرا طواف مکمل کر کے آخر میں دونوں طوافوں کی نماز پڑھے۔

اگر کئی لوگوں نے مل کر اکٹھے طواف کیا ہو تو بھی اس نماز کی جماعت کرانا جائز نہیں، ہر ایک اپنی الگ الگ نماز پڑھے، یہ نماز اضطباع کی حالت میں پڑھنا مکروہ ہے، طواف کے بعد اضطباع ختم کر کے اور کندھے ڈھانک کر یہ نماز پڑھنی چاہئے۔ اس نماز کی اصل دو رکعتیں ہیں، اگر کوئی دو سے زیادہ پڑھ لے تو بھی جائز ہے، اگر طواف کے بعد سعی کرنی ہو تو دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنا اچھا نہیں ہے تا کہ سعی میں تاخیر نہ ہو۔

اگر اتنے چھوٹے بچے کو طواف کرایا ہو جو خود نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو اس کی یہ نماز معاف ہے، بچے کی طرف سے اس کے ولی یعنی باپ وغیرہ کا نماز پڑھنا جائز نہیں اور اگر بچہ نماز پڑھ سکتا ہے تو اس کا خود یہ نماز پڑھنا ضروری ہے۔

اس نماز کی پہلی رکعت میں ''سورۃ الکافرون'' اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص یعنی ''قل ھو اللہ احد'' پڑھنا مستحب اور افضل ہے۔

(ردالمحتار: ۲/ ۴۹۸۔۴۹۹، غنیۃ الناسک/ ۵۶۔۶۱ تا ۶۳، فتاوی تاتارخانیہ: ۲/ ۴۴۸۔۴۴۹)

۵۔طواف کے چکروں میں کمی بیشی کرنا:

کسی نے فرض' واجب' سنت یا نفل طواف کے سات چکر پورے کر لئے' پھر قصداً جان بوجھ کر یا وہم و وسوسہ کی بناء پر آٹھواں چکر بھی کر لیا تو دوسرا طواف شروع ہو گیا' لہذا چھ چکر اور ملا کر دوسرا طواف پورا کرنا بھی واجب ہے، اگر آٹھواں چکر اس گمان پر پورا کیا کہ یہ ساتواں چکر ہے' بعد میں معلوم ہوا کہ یہ آٹھواں چکر تھا' اب دوسرا طواف لازم نہیں ہوا' پہلے طواف کی دو رکعت نماز پڑھ کر اسے مکمل کرے۔

اگر کسی طواف ہی میں شک ہو جائے کہ طواف کیا ہے یا نہیں' مثلاً طواف زیارت کے بارے میں شک ہو گیا کہ میں نے یہ طواف کیا ہے یا نہیں؟ تو دوبارہ طواف کرنا لازم ہے' اور اگر طواف کے چکروں میں سے کسی چکر کے بارے میں شک ہو جائے تو اس چکر کو دوبارہ کرنا لازم ہے' مثلاً چوتھے چکر کے بارے میں شک ہو گیا کہ یہ تیسرا چکر ہے یا چوتھا؟ تو اس (چوتھے) چکر کو دوبارہ کرنا ضروری ہے۔

اگر طواف کا کوئی چکر کم ہونے کی اطلاع کوئی ایک معتبر آدمی دے اور اس کی بات صحیح یا غلط ہونے کے بارے میں شک پیدا ہو جائے تو اس کی بات پر عمل کرنا مستحب ہے اور دو معتبر آدمیوں کے خبر دینے کی صورت میں ان کی بات پر عمل کرنا واجب ہے اور اگر خود کسی قسم کا شک نہ ہو تو پھر ان کی بات پر عمل کرنا واجب نہیں ہے۔ (غنیۃ الناسک/ ۵۵۔۵۶)

۶۔طواف کی دعائیں:

طواف کے دوران دعا کرنا افضل ہے اور پورا مطاف قبولیت دعا کی جگہ ہے، لہذا طواف کے دوران خشوع و خضوع' دھیان' توجہ اور قبولیت کے یقین کے ساتھ خوب دعائیں کرنی چاہئیں' تاہم پورے طواف میں کوئی دعا نہ کرنا اور خاموشی کے ساتھ طواف کرنا بھی بلا کراہت جائز ہے۔

طواف کے دوران کتابیں ہاتھ میں لے کر دعائیں پڑھنا' دعاؤں کے معانی و مطالب سے بے خبر ہونا' ٹولیوں کی صورت میں مردوں اور عورتوں کا اکٹھے ہو کر بیک آواز دعائیں پڑھنا' بلند آواز سے دعاؤں کا پڑھنا' ایک شخص کا بلند آواز سے دعائیں کہلوانا اور باقی لوگوں کا اس کے پیچھے پیچھے دعائیں کہنا' مختلف چکروں یا خاص مقامات کی مخصوص دعائیں متعین کرنا وغیرہ امور کا آج

کل بہت رواج ہو رہا ہے' موجودہ حالات میں یہ تمام امور کئی قباحتوں پر مشتمل ہونے کی بناء پر ناجائز اور ممنوع ہیں لہذا مذکورہ بالا طریقوں کے مطابق دعائیں مانگنے سے، خاموشی کے ساتھ طواف کرنا بہتر ہے۔

دعا قبول ہونے کے لئے توجہ اور دھیان سے دعا مانگنا بھی شرط ہے' لہذا اگر دعا مانگنی ہے تو توجہ اور دھیان سے اپنی زبان میں آہستہ آواز سے دعائیں مانگیں' اگر قرآن و حدیث کی یا بزرگوں سے منقول دعائیں ترجمہ کے ساتھ آپ کو یاد ہیں تو یہ دعائیں بھی مانگیں اور سمجھ کر مانگیں کہ اللہ تعالی سے کیا مانگ رہے ہیں' ورنہ طوطے کی طرح رٹی ہوئی دعائیں بلا سمجھے پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں' یہ بات ذہن میں رہنی چاہئے کہ طواف کے چکروں کی کوئی مخصوص یا متعین دعا نہیں ہے کہ پہلے چکر میں یہ دعا پڑھیں' دوسرے چکر میں یہ دعا پڑھیں' اس طرح کی تعیین درست نہیں ہے، ذیل میں صرف وہ دعائیں ترجمہ کے ساتھ لکھی جاتی ہیں جو جناب نبی کریم ﷺ سے طواف کے دوران مانگنا ثابت ہیں۔

۱۔ نبی کریم ﷺ سے طواف میں رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھنا ثابت ہے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

''اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا و آخرت کی بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔''

(الدعاء للطبرانی: ۲/۱۲۰۰، مستدرک حاکم: ۱/۴۵۵، ابن ماجہ: ۲۹۵)

۲۔ رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دعا پڑھنا بھی نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَالذُّلِّ وَمَوَاقِفِ الْخِزْیِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ. (ہدایۃ السالک: ۲/۸۳۱)

''اے اللہ میں کفر سے فقر سے اور ذلت سے اور دنیا اور آخرت میں رسوائی کی جگہوں سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔

۳۔ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان اور حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان یہ دعا پڑھنا

بھی نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے:

اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ مِنْكَ بِخَیْرٍ. (مستدرک حاکم:۱/۴۵۵)

''اے اللہ جو رزق آپ نے مجھے عطا فرمایا ہے مجھے اس پر قناعت نصیب فرما اور اس میں میرے لئے برکت پیدا فرما اور مجھ سے ہر ضائع ہو جانے والی چیز کا اپنی بارگاہ سے بہتر بدلہ عطا فرما۔''

۴۔ طواف کے دوران نبی کریم ﷺ سے یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُكَ الرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابْ

''اے اللہ میں آپ سے موت کے وقت راحت اور حساب کے وقت معافی کا خواستگار ہوں۔''

(اخبار مکۃ للازرقی:۱/۴۵۹)

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی اور یہ دعا مانگی:

اَللّٰھُمَّ ھٰذَابَلَدُكَ وَبَیْتُكَ الْحَرَامُ وَالْمَسْجِدُ الْحَرَامُ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ اَتَیْتُكَ بِذُنُوْبٍ كَثِیْرَةٍ وَّ خَطَایَا جُمَّةٍ وَّاَعْمَالٍ سَیِّئَةٍ وَّھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِبِكَ مِنَ النَّارِ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ دَعَوْتَ عِبَادَكَ اِلٰی بَیْتِكَ وَقَدْ جِئْتُ طَالِبًا رَّحْمَتَكَ وَ مُبْتَغِیًا رِّضْوَانَكَ وَاَنْتَ مَنَنْتَ عَلَیَّ بِذٰلِكَ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَرٰی مَكَانِیْ وَتَسْمَعُ دُعَآئِیْ وَنِدَ آئِیْ وَلَا یَخْفٰی عَلَیْكَ شَیْءٌ مِّنْ اَمْرِیْ ھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِالْبَآئِسِ الْفَقِیْرِ الْمُسْتَغِیْثِ الْمُقِرِّ

بِخَطِيْئَتِهٖ الْمُعْتَرِفِ بِذَنْبِهٖ التَّآئِبِ اِلٰى رَبِّهٖ فَلَا تَقْطَعْ رَجَآئِيْ وَلَا تُخَيِّبْ اَمَلِيْ يَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

(الفتوحات الربانیۃ:۴/۳۹۰)

اے اللہ! یہ شہر تیرا شہر ہے۔ تیرا محترم گھر اور تیری محترم مسجد ہے میں تیرا بندہ ہوں اور میرے والدین بھی تیرے بندے ہیں بہت سے گناہوں کا انبار، خطاؤں کا جم غفیر اور برے اعمال لے کر آیا ہوں۔ یہ وہ مقام ہے کہ تجھ سے جہنم کی پناہ مانگی جائے۔ پس میری مغفرت فرما۔ یقیناً آپ مغفرت کرنے والے مہربان ہیں اے اللہ! آپ نے اپنی عبادت کیلئے بندوں کو اپنے گھر بلایا ہے۔ میں آیا ہوں تیری رحمت کو ڈھونڈتے ہوئے۔ تیری رضا کو تلاش کرتے ہوئے۔ تو نے مجھ پر احسان فرمایا پس مجھے معاف فرما یقیناً آپ ہر شے پر قادر ہیں۔

اے اللہ! آپ میرے حال و مرتبہ سے واقف ہیں۔ میری دعا اور پکار کو سن رہے ہیں۔ میرے معاملہ میں سے آپ پر کوئی چیز مخفی نہیں ہے یہ پناہ مانگنے والے، خوف کرنے والے محتاج، فریاد کرنے والے کی جگہ ہے جو اپنے گناہوں کا معترف او ر اقرار کرنے والا ہو، اپنے رب سے توبہ کرنے والا ہو۔ پس میری امید منقطع نہ ہو میری مرادوں کو پامال نہ فرما اے ارحم الراحمین۔

۷۔ قبولیت دعا کے مقامات:

حرم شریف اور مکہ مکرمہ میں بہت سے مقامات ایسے ہیں کہ جہاں دعا قبول ہوتی ہے' ان مقامات میں دعا کا اہتمام کرنا چاہئے' اگر رش ہو تو مختصر سی دعا کر کے فارغ ہو جانا چاہئے تا کہ دوسرے لوگوں کو بھی موقع مل سکے اور اس بات کا بطور خاص خیال رکھنا چاہئے کہ ان مقامات پر دعا مانگنے کی صورت میں اپنے آپ کو یا دوسروں کو تکلیف نہ ہو' مرد و عورت کا اختلاط نہ ہو' ورنہ ان مقامات پر دعا نہیں مانگنی چاہئے۔ ذیل میں قبولیت دعا کے مقامات ذکر کئے جاتے ہیں۔

۱۔ بیت اللہ شریف پر جب پہلی نظر پڑے، اس وقت دعا قبول ہوتی ہے' نیز بعد کی ہر دفعہ کی پہلی نظر کے وقت بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

۲۔ ملتزم کے پاس۔

۳۔ بیت اللہ شریف کے اندر۔

۴۔ حطیم کے اندر میزاب رحمت کے نیچے۔

۵۔ مقام ابراہیم کے پیچھے۔

۶۔ طواف کے دوران پورے مطاف میں۔

۷۔ مستجار یعنی باب مسدود کے پاس۔

باب مسدود بیت اللہ شریف کے دروازے کے بالکل عقب میں رکن یمانی کے پاس بند دروازہ ہے' یہاں دروازے کا نشان بھی بنا ہوا ہے، اصل میں یہ بیت اللہ کا دوسرا دروازہ تھا جو قریش نے بند کر دیا تھا' نسبتۃً یہاں رش بہت کم ہوتا ہے' اس جگہ کو مس کرنا بھی جائز ہے' یہاں بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

۸۔ زم زم کے کنویں کے پاس، لیکن اب اوپر سے اس جگہ کو بند کر دیا گیا ہے' اس کا متبادل زم زم پینے سے پہلے کا وقت ہے۔

۹۔ حجر اسود کے پاس۔

۱۰۔ رکن یمانی کے پاس۔

۱۱۔ حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان۔

۱۲۔ صفا پر۔

۱۳۔ مروہ پر۔

۱۴۔ مسعیٰ' یعنی سعی کے دوران' سعی کرنے کی جگہ پر۔

۱۵۔ عرفات میں' وقوف عرفات کے وقت۔

۱۶۔ منیٰ میں' منیٰ کے قیام کے دوران۔

۱۷۔ مزدلفہ میں' وقوف مزدلفہ کے وقت۔

۱۸۔ جمرات کے پاس۔

اس سے مراد جمرۃ اولی اور جمرۃ وسطی ہیں کہ ان دو جمروں پر رمی کے بعد دعا مانگی

چاہئے، جمرہ عقبیٰ پر رمی کے بعد دعا کے لئے ٹھہرنا درست نہیں، اور اگر رمی کے وقت کی مسنون دعا مراد ہو یعنی "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ سَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَذَنْبًا مَّغْفُوْرًا"، تو تینوں جمرات مراد ہو سکتے ہیں۔

۱۹۔ غار ثور پر۔

۲۰۔ غار حرا پر۔

(غنیۃ الناسک/ ۶۵۔۶۶، الدر المختار مع رد المحتار: ۲/ ۵۰۷۔۵۰۸)

۸۔طواف کے متفرق مسائل:

طواف کی جگہ بیت اللہ شریف کے چاروں طرف مسجد حرام کے اندر اندر ہے، بیت اللہ کے قریب ہو کر طواف کرے یا دور ہو کر، تاہم بیت اللہ کے قریب قریب طواف کرنا افضل ہے، کیونکہ تمام انبیاء کرام نے اسی جگہ طواف کیا ہے، اگر بیت اللہ کے قریب طواف کرنے میں دھکم پیل، عورتوں کے ساتھ اختلاط، اپنے آپ کو یا طواف کرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہو تو پھر بیت اللہ سے دور ہو کر مطاف کے کنارے طواف کرنا چاہئے، مسجد حرام سے باہر نکل کر طواف کرنے سے طواف نہیں ہوگا۔

مسجد حرام کی چھت کی دوسری یا تیسری منزل پر طواف کرنا بلا کراہت جائز ہے۔طواف کے دوران حطیم کی دیوار کے اوپر چڑھنا مکروہ ہے تاہم طواف ہو جائے گا۔

طواف شروع کرتے وقت حجر اسود کے استقبال اور تکبیر سے پہلے ہاتھ اٹھانا بدعت ہے، حجر اسود کے استقبال کے بعد، تکبیر کے ساتھ ساتھ ہاتھ اٹھانے چاہئیں، اسی طرح طواف کی نیت حجر اسود کے استقبال سے کچھ پہلے کرنی چاہئے، رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان طواف کی نیت کرنا مکروہ ہے۔

حجر اسود اور بیت اللہ کی چوکھٹ کا بوسہ لینا جائز ہے، ان دو جگہوں کے علاوہ بیت اللہ شریف کے کسی کونے اور دیوار حتی کہ رکن یمانی کا بوسہ لینا بھی جائز نہیں۔

حجر اسود جس پتھر میں نصب ہے، اس پتھر کے ارد گرد چاندی کا حلقہ لگا ہوا ہے، استلام کے وقت چاندی کے اس حلقے کو ہاتھ لگانا ناجائز ہے،

بلاعذر کسی کے اوپر چڑھ کر یا سواری پر سوار ہو کر طواف کرنا ناجائز ہے' اگر ایسا کیا تو یہ طواف دوبارہ کرے' ورنہ دم لازم ہو جائے گا۔

معذور شخص جو خود طواف نہیں کر سکتا اس کا کسی کے کندھوں پر یا سواری پر سوار ہو کر طواف کرنا جائز ہے اور سوار کرانے والے کا اجرت لینا بھی جائز ہے

معذور شخص اور طواف کرانے والا دونوں طواف کی نیت کر لیں تو دونوں کا طواف ہو جائے گا' اور اگر صرف معذور نے طواف کی نیت کی اور طواف کرانے والے نے طواف کی نیت نہیں کی تو معذور کا طواف ہو گا' طواف کرانے والے کا اپنا طواف نہیں ہو گا' اور اگر طواف کرانے والے نے طواف کرانے کی نیت کی اور معذور نے نیت نہیں کی تو معذور اگر بے ہوش ہے تو اس کا طواف ہو جائے گا' ورنہ نہیں ہو گا، طواف میں اگر مرد وعورت کا اختلاط ہو جائے تو کسی کا طواف فاسد نہیں ہوتا تاہم قصداً ایسا کرنا سخت گناہ ہے۔

معذور شخص جس کا وضو نہیں ٹھہرتا' اس کا وضو اس نماز کا وقت باقی رہنے تک، باقی رہتا ہے جس نماز کے لئے اس نے وضو کیا تھا' لہٰذا ایسا شخص نماز کا وقت ختم ہونے تک باوضو شمار ہو گا' اس وضو سے طواف بھی کر سکتا ہے' دوران طواف اگر نماز کا وقت ختم ہو جائے اور اس نے چار چکر یا زیادہ مکمل کر لئے ہوں تو وضو کر کے باقی چکر پورے کر لے' اور اگر چار چکروں سے کم چکر ہوئے تھے کہ نماز کا وقت ختم ہو گیا تو بھی وضو کر کے باقی چکر پورے کر کے طواف مکمل کر لے' اگر اس صورت میں نئے سرے سے طواف شروع کرے تو افضل ہے۔

حجر اسود کو ہاتھ لگانا یا چومنا اس وقت سنت ہے جب کسی کو تکلیف نہ ہو' ورنہ ناجائز اور حرام ہے، اگر کوئی شخص بیت اللہ کا الٹا طواف کرے یعنی حجر اسود سے دائیں طرف چلنے کی بجائے بائیں طرف یعنی رکن یمانی والی طرف چلے تو یہ طواف نہیں ہو گا' اس طواف کا اعادہ یعنی قضا ضروری ہے' ورنہ دم لازم ہو جائے گا۔

(ردالمحتار:۲/۴۹۴، غنیۃ الناسک/۵۴۔۶۷۔۶۸، فتاویٰ التاتارخانیہ:۲/۴۵۱)

☆☆☆

سعی

سعی کا لغوی اور اصطلاحی معنی:

سعی کا لغوی معنی ہے: دوڑنا، بھاگنا، کوشش کرنا، کسی چیز کا قصد وارادہ کرنا۔

(لسان العرب ۶/۲۷۱)

احکام حج میں سعی کا اصطلاحی معنی ہے: صفا اور مروہ کے درمیان مخصوص طریقے سے سات چکر لگانا۔ (بدائع الصنائع: ۲/۱۳۴، الدر المختار مع رد المحتار: ۲/۵۰۰۔۵۰۱)

صفا اور مروہ وہ دو پہاڑیاں ہیں جن کے درمیان حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا پانی کی تلاش میں دوڑی تھیں اللہ تعالی کو ان کا دوڑنا اتنا پسند آیا کہ اس دوڑنے کو حج وعمرہ کا واجب قرار دیا کہ جو شخص صفا اور مروہ کے درمیان نہیں دوڑے گا اس کا حج وعمرہ ادا نہیں ہوگا۔

صفا ومروہ کی سعی کے شرائط، واجبات، سنن، مستحبات، مباحات اور مکروہات کو بیان کیا جاتا ہے، اس کے بعد سعی سے متعلقہ مسائل کو ذکر کیا جائے گا. وباللہ التوفیق.

ا۔ شرائط سعی:

سعی کی چھ شرطیں ہیں:

ا۔ سعی خود کرنا

اگرچہ کسی انسان، جانور یا کسی سواری پر سوار ہو کر سعی کرے، کسی دوسرے کی طرف سے سعی کرنا جائز نہیں، البتہ اگر کوئی شخص احرام سے پہلے بے ہوش ہو گیا ہو اور سعی کے وقت تک اسے ہوش نہ آیا ہو تو اس کی طرف سے کوئی دوسرا شخص سعی کر سکتا ہے۔

۲۔ سعی پورا یا اکثر طواف (یعنی چار چکر) کرنے کے بعد کرنا

طواف خواہ پاکی کی حالت میں کیا ہو یا ناپاکی کی حالت میں کیا ہو۔

اگر کوئی شخص طواف سے پہلے یا طواف کے چار چکر پورے کرنے سے پہلے سعی کرے تو اس

کی سعی نہیں ہوگی' اگر طواف کے چار چکر پورے کرنے کے بعد سعی کرے تو اس کی سعی ہو جائے گی' گو ایسا کرنا غلط ہے۔

۳۔ سعی کا اکثر حصہ کرنا

یعنی سات چکروں میں چار چکر پورے کرنا، اگر کسی نے چار چکر بھی پورے نہ کئے تو اس کی سعی نہیں ہوگی۔

۴۔ سعی صفا سے شروع کر کے مروہ پر ختم کرنا

اگر کسی نے مروہ سے سعی شروع کی تو صفا تک یہ پہلا چکر شمار نہیں ہوگا بلکہ صفا سے سعی شروع ہوگی اور سات چکر پورے کر کے مروہ پر ختم ہوگی۔

۵۔ سعی سے پہلے حج یا عمرے کا احرام باندھنا

سعی سے پہلے حج یا عمرے کا احرام باندھنا ضروری ہے۔ اگر حج کا احرام باندھا ہے اور حج کی سعی وقوف عرفہ سے پہلے کی ہے تو سعی تک احرام کا باقی رہنا بھی شرط ہے' یعنی سعی احرام کی حالت میں کرنا شرط ہے' اور اگر سعی وقوف عرفہ کے بعد کرنی ہے تو سعی تک احرام کا باقی رہنا شرط نہیں بلکہ احرام کے بغیر سلے ہوئے کپڑوں میں سعی کرنا سنت ہے اور اگر عمرے کا احرام باندھا ہے تو سعی تک احرام باقی رکھنا یعنی سعی احرام کی حالت میں کرنا شرط نہیں واجب ہے اگر کسی نے مکمل یا اکثر طواف کر کے حلق کرا لیا اور احرام کھول کر سلے ہوئے کپڑوں میں سعی کی تو اس کی سعی ہو جائے گی' لیکن دم واجب ہوگا۔

خلاصہ یہ کہ سعی سے پہلے حج یا عمرہ کا احرام باندھنا ضروری ہے لیکن سعی تک احرام کا باقی رکھنا بعض صورتوں میں ضروری ہے اور بعض صورتوں میں ضروری نہیں۔

۶۔ حج کی سعی مقررہ وقت میں کرنا

یہ چھٹی شرط حج کی سعی کے لئے ہے' عمرہ کی سعی کے لئے نہیں' حج کی سعی کے لئے شرط ہے کہ وہ اپنے مقرر کردہ وقت میں کی جائے اس سے پہلے نہ کی جائے، حج کی سعی کا وقت' حج کے مہینے شروع ہونے سے شروع ہوتا ہے' حج کے مہینے شروع ہونے سے پہلے حج کی سعی نہیں کی جاسکتی' البتہ حج کے مہینے ختم ہونے کے بعد حج کی سعی ہو سکتی ہے' گو مکروہ ہوتی ہے۔

حج کی سعی کے لئے وقت مقررہ کے شرط ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حج کے مہینے شروع ہونے سے پہلے سعی کرنا جائز نہیں۔ سعی کا اصل وقت طواف زیارت کے بعد ایام نحر ہیں۔
(غنیۃ الناسک/۷۰۔۷۱، بدائع:۲/۱۳۴۔۱۳۵)

۲۔واجبات سعی

سعی کے واجبات بھی چھ ہیں، سعی کی صحیح اور درست ادائیگی کے لئے ان واجبات کی ادائیگی ضروری ہے، واجبات سعی میں سے کوئی واجب چھوٹ جائے تو اس واجب کی تلافی یا سعی کا اعادہ ضروری ہے، ورنہ دم واجب ہو جائے گا، ذیل میں سعی کے واجبات ذکر کئے جاتے ہیں۔

۱۔حدث اکبر سے پاک ہونے کی حالت میں کئے گئے طواف کے بعد سعی کرنا۔

حدث اکبر سے مراد بڑی ناپاکی ہے یعنی جنابت اور حیض ونفاس، اگر اس حالت میں طواف قدوم کیا اور اس کے بعد سعی کر لی تو یہ سعی نہیں ہوئی، طواف زیارت کے بعد اس سعی کو لوٹانا واجب ہے، ورنہ دم واجب ہو جائے گا، اور اگر بے وضو ہونے کی حالت میں طواف کیا، پھر اسکے بعد سعی کی تو اس سعی کا لوٹانا مستحب ہے، واجب نہیں۔

۲۔　سعی ترتیب کے ساتھ کرنا۔

سعی کی ترتیب یہ ہے کہ صفا سے شروع کر کے مروہ پہ اسے ختم کیا جائے، اگر کسی نے مروہ سے سعی شروع کی تو صفا تک یہ پہلا چکر شمار نہیں ہوگا، بلکہ صفا سے سعی شروع ہوگی اور سات چکر پورے کر کے مروہ پر ختم ہوگی۔

۳۔　پیدل سعی کرنا۔

اگر کوئی عذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا واجب ہے، بلا عذر سوار ہو کر سعی کرنے سے دم واجب ہو جائے گا، معذور کے لئے سوار ہو کر سعی کرنا جائز ہے۔

۴۔　سعی کے سات چکر پورے کرنا۔

سعی کے پہلے چار چکر فرض ہیں اور بعد کے تین چکر واجب ہیں، اگر کسی نے صرف چار چکر پورے کئے اور تین چھوڑ دیئے تو اس کی سعی ہو جائے گی لیکن ہر چکر کے بدلے

صدقہ فطر کے برابر نصف صاع گندم صدقہ کرنا واجب ہوگا۔

۵۔ عمرہ کی سعی احرام کی حالت میں کرنا۔

حج کا احرام بعض صورتوں میں حج کی سعی سے پہلے کھول دینا جائز ہے، لیکن عمرہ کا احرام عمرہ کی سعی سے پہلے کھولنا جائز نہیں بلکہ سعی تک احرام باقی رکھنا واجب ہے، لہذا عمرہ کی سعی احرام کی حالت میں کرنا ضروری ہے، اگر کسی نے عمرہ کی سعی سے پہلے عمرہ کا احرام کھول دیا تو دم واجب ہو جائے گا۔

۶۔ صفا و مروہ کا درمیانی پورا فاصلہ طے کرنا۔

صفا اور مروہ کی درمیانی تمام مسافت طے کرنا کہ سعی صفا پر چڑھ کر شروع کرنا اور مروہ کے اوپر جا کر ختم کرنا واجب ہے، اور ہر چکر میں ایسا کرنا واجب ہے۔

(غنیۃ الناسک/۷۱۔۷۲، بدائع:۲/۱۳۴۔۱۳۵)

۳۔ سنن سعی:

سعی کی بہت سی سنتیں ہیں، جنہیں ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے:

۱۔ سعی کے لئے حجر اسود کا (نواں) استلام کرنا۔

۲۔ طواف کے بعد فوراً سعی کرنا۔

۳۔ ہر چکر میں صفا اور مروہ پر چڑھنا۔

۴۔ صفا اور مروہ پر چڑھ کر بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرنا۔

۵۔ سعی کے چکروں کو بغیر کسی وقفہ کے تسلسل کے ساتھ کرنا۔

۶۔ حدث اکبر یعنی حیض و نفاس اور جنابت سے پاک ہونا۔

۷۔ سبز ستونوں کے درمیان تیزی کے ساتھ چلنا۔

۸۔ سعی کا ایسے طواف کے بعد ہونا جو حدث اکبر اور حدث اصغر سے پاکی کی حالت میں کیا گیا ہو اور اس طواف میں کپڑے، بدن اور طواف کی جگہ کی پاکی کا بھی خیال رکھا گیا ہو۔

۹۔ سعی کے دوران ستر یعنی شرمگاہ کا چھپانا۔

ستر عورت یعنی شرمگاہ کا چھپانا ہر حال میں فرض ہے، سعی میں زیادہ اہتمام کی ضرورت

ہے' تاہم یہ سعی کی سنتوں میں سے ہے' اگر کسی نے دوران سعی اس کا اہتمام نہ کیا تو اس کی سعی ہو جائے گی، مگر ترک فرض کی وجہ سے گنہ گار ہوگا۔ (غنیۃ الناسک/۲۷)

۴۔ مستحبات سعی:

سعی کے مستحبات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ سعی کی نیت کرنا۔

سعی کی نیت کرنا مستحب ہے' نیت کے بغیر بھی سعی ہو جاتی ہے' سعی کی نیت یہ ہے کہ دل میں ارادہ کرے کہ میں صفا و مروہ کے سات چکروں کی نیت کرتا ہوں' زبان سے کہہ لینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

۲۔ سعی کے دوران ذکر و دعا میں مشغول رہنا۔

۳۔ دوران سعی ہر دعا کو تین دفعہ پڑھنا۔

۴۔ صفا و مروہ پر دیر تک ٹھہرنا اور دعائیں مانگنا۔

۵۔ سعی کے چکروں میں یا کسی چکر کے دوران بلا عذر زیادہ وقفہ ہو جانے کی صورت میں از سرنو سعی کرنا۔

سعی کے دوران زیادہ وقفہ ہو جانے کی صورت میں سعی دوبارہ شروع کرنا اس وقت مستحب ہے جب کہ سعی کے زیادہ چکر پورے نہ ہوئے ہوں' اگر سعی کے زیادہ چکر پورے ہو چکے ہوں تو دوبارہ سعی شروع کرنا مستحب نہیں ہے۔

۶۔ سعی سے فراغت کے بعد مسجد حرام میں دو رکعت نفل پڑھنا۔

(غنیۃ الناسک/۲۷، ردالمحتار:۲/۵۰۱)

۵۔ مکروہات سعی:

مندرجہ ذیل امور سعی میں مکروہ ہیں۔

۱۔ سعی کے چکروں کے دوران یا کسی ایک چکر کے درمیان بلا ضرورت وقفہ کرنا' معمولی وقفہ کرنا مکروہ نہیں۔

۲۔ سعی کے دوران اس طور پر خرید وفروخت یا بات چیت کرنا' جس سے حضور قلب' ذکر' دعا یا سعی کے تسلسل میں خلل واقع ہوتا ہو۔

۳۔ صفا اور مروہ پر نہ چڑھنا۔

صفا اور مروہ پر چڑھنے کے لئے معمولی بلندی پر چڑھنا کافی ہے' جہاں سے بیت اللہ شریف نظر آسکے۔

۴۔ صفا اور مروہ کے اوپر چڑھ جانا' یہ بھی مکروہ اور خلاف سنت ہے۔

۵۔ سبز ستونوں کے درمیان تیزی کے ساتھ نہ چلنا۔

۶۔ سعی کے پورے چکر میں تیزی کے ساتھ دوڑنا جیسا کہ سبز ستونوں کے درمیان تیزی کے ساتھ دوڑا جاتا ہے۔

۷۔ جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو' طواف کے بعد بلا عذر سعی میں دیر کرنا۔

۸۔ حج کی سعی بارہویں ذی الحجہ کے غروب آفتاب کے بعد کرنا۔

۹۔ ستر کھلا ہوا ہونے کی حالت میں سعی کرنا' اگرچہ بلا عذر ستر کھولنا حرام ہے' مگر اس سے دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا۔

۱۰۔ سعی کے بعد مروہ پر نفل پڑھنا۔

(ردالمحتار:۲/۵۰۰،۵۰۱،غنیۃ الناسک/۷۲۔۷۳)

۶۔مباحات سعی:

سعی کے دوران مندرجہ ذیل کام مباح یعنی جائز ہیں۔

۱۔ جائز اور مناسب حد تک بات چیت کرنا کہ جس سے حضور قلب' ذکر' دعا اور سعی کے تسلسل میں خلل واقع نہ ہو۔

۲۔ سعی کے دوران کھانا' پینا' بشرطیکہ سعی کے تسلسل میں خلل واقع نہ ہو۔

۳۔ فرض نماز یا نماز جنازہ کی ادائیگی کے لئے سعی کے درمیان وقفہ کرنا۔

(غنیۃ الناسک/۷۲)

۷۔سعی سے متعلقہ مسائل:

ا۔سعی کا رُکن:

سعی کا رکن یعنی فرض یہ ہے کہ سعی صفا اور مروہ کے درمیان ہو' اگر سعی صفا اور مروہ کے درمیان نہ کی بلکہ ادھر ادھر کی تو سعی نہیں ہوگی۔

صفا اور مروہ کی درمیانی مسافت طولاً سات سو پچاس یا سات سو چھیاسٹھ ذراع ہے اور عرضاً پینتیس ذراع ہے۔ (غنیۃ الناسک/۷۰)

۲۔طواف قدوم کے بعد کب تک حج کی سعی کی جا سکتی ہے:

حج قران اور حج افراد کرنے والے کے لئے طواف قدوم سنت ہے جو کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بعد وقوف عرفہ سے پہلے کیا جاتا ہے' حج قران کرنے والے کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ طواف قدوم کے ساتھ حج کی سعی کرلے' حج افراد کرنے والے کے لئے طواف قدوم کے ساتھ حج کی سعی نہ کرنا بلکہ طواف زیارت کے بعد حج کی سعی کرنا افضل ہے اگر طواف قدوم کے ساتھ حج کی سعی کرلے تو بھی بلا کراہت جائز ہے۔

قارن یعنی حج قران کرنے والا اور مفرد یعنی حج افراد کرنے والا طواف قدوم کے بعد اس وقت تک حج کی سعی کرسکتا ہے جب تک وقوف کے لئے عرفات نہ چلا گیا ہو' اگر وقوف عرفہ کرلیا تو اب حج کی سعی نہیں کرسکتا' اب یہ سعی طواف زیارت کے بعد ہوگی' اس سے پہلے نہیں ہوسکتی۔ (غنیۃ الناسک/۵۷)

۳۔طواف کے فوراً بعد سعی کرنا ضروری نہیں:

سعی کا طواف کے بعد ہونا شرط ہے' طواف سے پہلے سعی کی کوئی حیثیت نہیں' اگر کسی نے طواف سے پہلے سعی کرلی تو طواف کے بعد دوبارہ سعی کرنا ضروری ہے' سعی طواف کے فورا بعد کرنا سنت ہے' واجب نہیں۔ اگر کسی عذر مثلاً تھکاوٹ' بھوک' یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے طواف کے فورا بعد سعی نہ کی بلکہ کچھ دیر یا کافی دیر بعد کی تو کوئی حرج نہیں' بلا عذر تاخیر کرنا مکروہ ہے' تاہم اس سے کوئی دم وغیرہ واجب نہیں ہوتا۔

اسی طرح سعی کے چکروں کو یکے بعد دیگرے مسلسل کرنا بھی سنت ہے' واجب نہیں، اگر عذر کی وجہ سے ایک ایک چکر روزانہ کیا تو بھی جائز ہے' بلا عذر ایسا کرنا مکروہ ہے' اگر بلا عذر ایسا کیا ہو تو سعی دوبارہ کرنا مستحب ہے۔ (غنیۃ الناسک/ ۷۱۔۷۲)

۴۔ مروہ سے سعی شروع کی تو کیا حکم ہے:

سعی، صفا سے شروع کرنا واجب ہے' اگر کسی نے جان بوجھ کر' بھول کر یا غلطی سے مروہ سے سعی شروع کی اور صفا پر پہنچ گیا تو اس چکر کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا' صفا سے دوبارہ سعی شروع کرنا ضروری ہوگا۔ (بدائع: ۲/ ۱۳۴، غنیۃ الناسک/ ۷۱، ردالمحتار: ۲/ ۴۶۹)

۵۔ سعی کے دوران تلبیہ پڑھنے کا حکم:

عمرہ کرنے والا' عمرے کی سعی میں تلبیہ نہ پڑھے' اسی طرح حج تمتع کرنے والا بھی عمرہ اور حج کی سعی میں تلبیہ نہ پڑھے' اس لئے کہ عمرہ کا تلبیہ طواف شروع کرنے سے پہلے ختم ہو جاتا ہے' اور سعی طواف کے بعد ہوتی ہے' اور حج کا تلبیہ رمی سے پہلے ختم ہو جاتا ہے' اور حج کی سعی عام طور پر رمی کے بعد ہوتی ہے، حج قران کرنے والا عمرہ کی سعی میں تلبیہ نہ پڑھے' اور حج کی سعی اگر طواف قدوم کے بعد' طواف زیارت سے پہلے کرے تو اس میں تلبیہ پڑھے، اور اگر حج کی سعی طواف زیارت کے بعد کرے تو اس میں تلبیہ نہ پڑھے۔

حج افراد کرنے والا عمرہ تو کرتا نہیں' اس کی حج کی سعی میں تلبیہ پڑھنے کا وہی حکم ہے جو حج قران کرنے والے کا ہے یعنی اگر حج کی سعی طواف قدوم کے بعد طواف زیارت سے پہلے کرے تو سعی میں تلبیہ پڑھے اور اگر حج کی سعی طواف زیارت کے بعد کرے تو اس میں تلبیہ نہ پڑھے
(غنیۃ الناسک/ ۷۰، ردالمحتار: ۲/ ۴۹۱)

۶۔ سعی میں صفا مروہ پہ چڑھنا

سعی کے شروع میں اور ہر چکر میں صفا اور مروہ پہ چڑھنا سنت ہے، صفا اور مروہ پہ چڑھنے کی مسنون مقدار ایک دو سیڑھی کی بلندی کے بقدر ہے، بالکل اوپر چڑھنا خلاف سنت اور جہالت ہے۔ (ردالمحتار: ۲/ ۵۰۰، غنیۃ الناسک/ ۶۹)

۷۔سعی کے چکروں میں شک ہو جانا:

سعی کے چکروں کی تعداد میں اگر شک ہو جائے تو کم کا اعتبار کر کے چکر پورے کرے' مثلاً تین یا پانچ میں شک ہو گیا کہ چکر تین ہوئے یا پانچ' تو تین چکر شمار کر کے گنتی پوری کرے۔

(غنیۃ الناسک/۷۰)

۸۔سعی کی نیت کرنا ضروری نہیں:

سعی کی نیت کرنا مستحب ہے، شرط' واجب یا ضروری نہیں' لہٰذا اگر کسی نے بغیر نیت صفا مروہ کے درمیان سات چکر لگا لئے تو اس کی سعی ہو جائے گی۔ (غنیۃ الناسک/۷۲)

۹۔حج کی سعی حج کے مہینے شروع ہونے سے پہلے کرنا جائز نہیں:

حج کی سعی کا حج کے مہینوں میں کرنا ضروری ہے' حج کے مہینے شروع ہونے سے پہلے حج کی سعی جائز نہیں' حج کے مہینے یہ ہیں' شوال' ذیقعد اور ذی الحجہ کے پہلے دس دن' لہٰذا اگر کسی نے شوال سے پہلے حج کا احرام باندھا اور طواف کر کے سعی بھی کر لی تو اس کی سعی نہیں ہو گی' کیونکہ ابھی حج کے مہینے شروع نہیں ہوئے' حج کے مہینے شروع ہونے کے بعد دوبارہ سعی کرنا ضروری ہے

حج کے مہینے ختم ہونے کے بعد حج کی سعی کی جا سکتی ہے' مثلاً کسی شخص نے ایام نحر گذرنے کے بعد سعی کی تو اس کی سعی ہو جائے گی' لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (غنیۃ الناسک/۷۱)

۱۰۔حج کی سعی کا وقتِ اصلی:

حج کی سعی کا اصل وقت طوافِ زیارت کے بعد ہے' طواف قدوم یا نفلی طواف کے بعد اس کا اصل وقت نہیں ہے' اس لئے کہ سعی واجب ہے' طواف زیارت فرض اور طواف قدوم سنت ہے اور نفلی طواف تو ہے ہی نفل' واجب فرض کے تابع ہوتا ہے' سنت یا نفل کے تابع نہیں ہوتا، جیسے وتر واجب ہیں اور عشاء کی نماز فرض ہے' لہٰذا وتر' فرض یعنی عشاء کے تابع ہوں گے' سنت کے تابع نہیں ہوں گے' اگر کوئی شخص عشاء سے پہلے، عشاء کی سنتوں کے بعد وتر پڑھ لے تو اس کے وتر نہیں ہوں گے' معلوم ہوا واجب فرض کے تابع ہوتا ہے' سنت کے تابع نہیں ہوتا، اس اصول کے مطابق حج کی سعی طواف زیارت کے بعد ہی جائز ہوتی' طواف قدوم یا نفلی طواف کے بعد جائز نہ

ہوتی۔

لیکن شریعت نے ایام نحر میں رش کی وجہ سے حجاج پر آسانی کرتے ہوئے سعی کو نہ صرف طواف قدوم کے تابع کیا بلکہ نفلی طواف کے بھی تابع کر دیا اور حج قران کرنے والوں کے لئے طوف قدوم کے بعد حج کی سعی کو افضل قرار دیا۔ (بدائع: ۲/ ۱۳۵، غنیۃ الناسک/ ۷۱)

۱۱۔ سعی کے لئے احرام ضروری ہے یا نہیں:

عمرے کی سعی کے لئے احرام ضروری ہے' کیونکہ عمرے کا احرام سعی کے بعد حلق یا قصر کروانے تک باقی رہتا ہے۔ حج کی سعی اگر طواف قدوم یا (حج تمتع کرنے والے نے) نفلی طواف کے بعد وقوف عرفہ سے پہلے کی تو بھی سعی کیلئے احرام ضروری ہے۔

حج کی سعی اگر وقوف عرفہ کے بعد' رمی' حلق اور قربانی سے پہلے طواف زیارت کے ساتھ کی تو بھی ظاہر ہے کہ یہ سعی بھی احرام کی حالت میں ہوگی' اگرچہ طواف زیارت رمی وغیرہ سے پہلے کرنا خلاف سنت اور مکروہ ہے' تاہم اس سے کوئی دم وغیرہ واجب نہیں ہوتا۔

حج کی سعی اگر وقوف عرفہ کے بعد رمی' قربانی اور حلق کے بعد طواف زیارت کے ساتھ کی تو یہ سعی احرام کے بغیر ہوگی' سعی اگر احرام کی حالت میں ہو تو اس میں اضطباع نہیں ہوگا۔

(ردالمختار: ۲/ ۴۷۰، غنیۃ الناسک/ ۷۰۔ ۷۱)

۱۲۔ سواری پر سعی کرنا:

سعی پیدل کرنا واجب ہے' اگر پیدل چلنے کی بالکل طاقت نہ ہو تو عذر کی بناء پر سواری پر سوار ہو کر سعی کرنا جائز ہے' اگر بلا عذر سوار ہو کر سعی کی تو دم واجب ہوگا' اس لئے اس میں سستی نہیں کرنی چاہئے' بعض اچھے بھلے لوگ سواری پر سعی کرتے ہیں' اگر پیدل سعی کرنے کی طاقت ہو تو سواری پر سعی نہیں ہوتی' دوبارہ سعی کرنا یا دم دینا واجب ہے۔ (بدائع: ۲/ ۱۳۴، غنیۃ الناسک ۷۰)

۱۳۔ خواتین کی سعی

خواتین کی سعی بھی مردوں کی طرح ہے' مگر مرد و عورت کی سعی میں چار فرق ہیں۔

۱۔ مرد سبز ستونوں کے درمیان قدرے تیز چلیں گے، عورت یہاں بھی عام چال کے

ساتھ چلے گی' تیز نہیں دوڑے گی۔
بعض عورتیں مردوں کی طرح یہاں تیز تیز دوڑتی ہیں' یہ خلاف سنت اور غلط طریقہ ہے

۲۔ مرد صفا اور مروہ پر قدرے بلند آواز سے دعا کریں گے' عورت آہستہ آواز سے دعا کرے کہ کسی کو سنائی نہ دے۔

۳۔ عورت احرام کی حالت میں ہو یا نہ ہو' یہاں پردے کا خاص اہتمام کرے' تا کہ کسی غیر محرم کی نظر اس کے چہرے یا جسم کے کسی بھی حصہ پر نہ پڑے۔

۴۔ عورت سعی کیلئے صفا اور مروہ کے اوپر نہ چڑھے کیونکہ وہاں رش بہت زیادہ ہوتا ہے ہلکی سی بلندی پر چڑھ کر دوسرا چکر شروع کردے۔س

۱۴۔ نفلی سعی:

سعی حج اور عمرہ کے واجبات میں سے ہے، اور یہ طواف کے بعد ہوتی ہے' طواف کے بغیر سعی کرنا یا نفلی سعی کرنا لغو اور ناجائز ہے' اس کا کچھ بھی ثواب نہیں۔

(غنیۃ الناسک/ ۶۸۔۳۔۷، ردالمحتار: ۴۶۸۔۴۷۰)

۱۵۔ سعی کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا:

سعی سے فارغ ہونے کے بعد مطاف میں دو رکعت پڑھنا مستحب ہے' نبی کریم ﷺ سے سعی کے بعد مطاف میں دو رکعت پڑھنا ثابت ہے' اگر مطاف میں جانا مشکل ہو تو مسجد حرام میں جہاں چاہے، پڑھ سکتا ہے' البتہ مروہ پر ان دو رکعتوں کا پڑھنا مکروہ ہے۔

(سنن ابن ماجہ:، صحیح ابن حبان:، ردالمحتار: ۲/ ۵۰۱، غنیۃ الناسک/ ۷۰)

۱۶۔ سعی کے بعد حلق یا قصر کا حکم:

عمرہ کرنے والے اور حج تمتع کا عمرہ کرنے والے سعی کے بعد عمرے سے فارغ ہو جائیں گے' اب انہیں عمرے کا احرام کھولنا ہے' احرام کھولنے کے لئے حلق یا قصر کروانا واجب ہے' حلق کا معنی ہے سر کے بال منڈوانا اور قصر کا معنی ہے سر کے بال کتروانا۔

حج قران اور حج افراد کرنے والوں نے اگر حج کی سعی منیٰ و عرفات جانے سے پہلے کر لی

ہوتو یہ اس سعی کے بعد حلق یا قصر نہیں کروائیں گے بلکہ بدستور احرام میں ہی رہیں گے' دسویں ذی الحجہ کو رمی اور قربانی کے بعد حلق یا قصر کروائیں گے۔

مرد کے لئے تمام سر کے بالوں کا حلق یا قصر سنت ہے اور کم از کم چوتھائی سر کے بالوں کا حلق یا قصر واجب ہے' اس سے کم کا حلق یا قصر جائز نہیں' ایسے حلق یا قصر سے احرام کی پابندیاں ختم نہیں ہوں گی۔

عورت کیلئے حلق ناجائز اور حرام ہے، یہ قصر ہی کرے گی، عورت کیلئے سارے سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے برابر بلکہ کچھ زائد کتروانا سنت ہے اور کم از کم چوتھائی سر کے بال ایک پورے کے برابر کتروانا واجب ہے۔

(ردالمحتار: ۲/ ۵۱۵ تا ۵۱۷' بدائع الصنائع: ۲/ ۱۴۰ تا ۱۴۲' غنیۃ الناسک/ ۹۲ تا ۹۴)

☆☆☆

اقسام حج

حج کی تین اقسام ہیں

۱۔ حج قران ۲۔ حج تمتع ۳۔ حج افراد

۱۔ حج قران اس حج کو کہا جاتا ہے جس میں حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھا جائے، پہلے عمرہ کیا جائے پھر اسی احرام سے حج کیا جائے۔ حج قران میں عمرہ سے فارغ ہو کر احرام نہیں کھولا جاتا بلکہ حج سے فارغ ہونے پر احرام کھولا جاتا ہے۔

(ردالمحتار:۲/۵۳۰۔۵۳۱، غنیۃ الناسک/۱۰۹)

۲۔ حج تمتع اس حج کو کہا جاتا ہے کہ حج کے مہینوں میں صرف عمرے کا احرام باندھ کر، عمرہ کر کے احرام کھول دیا جائے، پھر آٹھ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ کر حج کیا جائے۔ اس حج میں حج اور عمرہ کے دو الگ الگ احرام باندھے جاتے ہیں۔ عمرہ سے فارغ ہو کر عمرہ کا احرام کھول دیا جاتا ہے اور حج سے فراغت پر حج کا احرام کھول دیا جاتا ہے۔

(ردالمحتار:۲/۵۳۵۔۵۳۶، غنیۃ الناسک/۱۱۵)

۳۔ حج افراد وہ حج ہے جس میں صرف حج کا احرام باندھا جاتا ہے اور مکہ مکرمہ پہنچ کر طواف قدوم کیا جاتا ہے اور احرام کی حالت میں مکہ مکرمہ میں قیام کیا جاتا ہے پھر حج کے دنوں میں اسی احرام سے حج کر کے احرام کھولا جاتا ہے، اس حج میں عمرہ نہیں ہوتا، صرف حج کا احرام باندھ کر حج کیا جاتا ہے۔ (ردالمحتار:۲/۴۸۲)

فقہ حنفی کی تحقیق کے مطابق سب سے افضل حج، حج قران ہے پھر حج تمتع ہے، پھر حج افراد ہے۔

(ردالمحتار:۲/۵۲۹، غنیۃ الناسک/۱۰۷۔۱۱۳)

حج کی مذکورہ بالا تینوں اقسام قرآن کریم اور بے شمار احادیث سے ثابت ہیں۔

سورۃ آل عمران کی آیت:۹۷ میں حج افراد کو بیان کیا گیا ہے۔

"وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً"

"اور جولوگ بیت اللہ تک جا سکتے ہوں، ان پر اللہ کی خاطر حج کرنا فرض ہے"

سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۱۹۶ میں حج تمتع کو بیان کیا گیا ہے

"فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ"

"جوشخص "عمرہ کو حج کے ساتھ" ملا کر کرنے کا فائدہ اٹھانا چاہے تو اس پر قربانی ہے جو اس کو میسر ہو"۔

سورۃ بقرہ کی اسی آیت کے شروع میں حج قران کو بیان کیا گیا ہے۔

"وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ"

"اور حج اور عمرے کو اللہ (کی خوشنودی) کیلئے پورا کرو"۔

حج قران اور حج تمتع غیر مکی یعنی آفاقی کیلئے ہے، مکہ مکرمہ میں رہنے والا شخص قران اور تمتع نہیں کرسکتا، اس کے لئے صرف افراد ہے، اگر مکی، حج قران یا حج تمتع کرے گا تو گنہ گار ہوگا اور دم بھی واجب ہوگا۔

(ردالمحتار: ۳/۵۳۰-۵۳۶، غنیۃ الناسک/ ۱۰۹-۱۱۴)

حج کی تینوں اقسام کو بالترتیب مکمل طریقہ حج اور تفصیلی مسائل کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔

(وباللہ التوفیق)

☆☆☆

حج قران

قران کا لغوی معنی:

قران کا لغوی معنی ہے: ملانا، وہ رسی جس سے دو چیزوں کو ملایا جائے، حج قران کو قران اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں حج اور عمرہ کو ملایا جاتا ہے، یعنی ایک ہی احرام میں دونوں کو ادا کیا جاتا ہے۔ (لسان العرب: ۱۱/ ۱۳۹)

حج قران کا اصطلاحی معنی:

حج قران کا اصطلاحی وشرعی معنی یہ ہے کہ: آفاقی، یعنی مکی، حلی اور میقاتی کے علاوہ شخص کا حج اور عمرہ کی اکٹھی نیت کر کے میقات یا اس سے پہلے احرام باندھنا۔

(ردالمحتار: ۲/ ۵۳۰۔۵۳۱، غنیۃ الناسک/ ۱۰۹)

قارن کیلئے حج وعمرہ کا اکٹھا احرام باندھنا شرط نہیں:

قارن کیلئے میقات سے یا اس سے پہلے حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھنا شرط نہیں بلکہ سنت ہے، اگر میقات پر صرف عمرے کا احرام باندھا اور عمرے کے طواف کے چار چکر پورے کرنے سے پہلے پہلے حج کا احرام بھی باندھ لیا، یا میقات پر صرف حج کا احرام باندھا تھا، وقوف عرفہ سے پہلے قران کا ارادہ ہو گیا اور عمرے کا احرام بھی باندھ لیا تو قران کی نیت معتبر ہو گی اور یہ حج، حج قران ہو جائے گا، مگر ایسا کرنا برا اور خلاف سنت ہے۔

(ردالمحتار: ۲/ ۵۳۰۔۵۳۱، غنیۃ الناسک/ ۱۰۹)

شرائطِ حج قران

حجِ قران کیلئے سات شرطیں ہیں، اگر یہ شرطیں پائی جائیں گی تو حج قران صحیح ہو گا، ورنہ

نہیں۔

البتہ ایک شرط ''آفاقی ہونا'' حج قران کے صحیح ہونے کی شرط نہیں بلکہ حج قران کے سنت کے مطابق ہونے کی شرط ہے۔ اگر یہ شرط نہ پائی جائے یعنی مکی حج قران کرے تو حج قران ادا ہو جائے گا مگر سنت کے خلاف ہوگا، اور دم بھی واجب ہوگا۔

(غنیۃ الناسک/۱۰۹، تقریرات الرافعی علی حاشیہ ابن عابدین:۲/۱۶۲)

حج قران کی سات شرائط یہ ہیں:

۱۔ عمرے کے طواف کے سارے یا اکثر چکر لگانے سے پہلے حج کا احرام باندھنا، اگر طواف عمرہ کے اکثر چکر لگانے کے بعد حج کا احرام باندھا تو حج قران نہیں ہوگا۔ بلکہ حج تمتع ہوگا بشرطیکہ عمرہ حج کے مہینوں میں کیا ہو، ورنہ حج افراد ہوگا۔

(ردالمحتار:۲/۵۳۰، غنیۃ الناسک/۱۰۸)

۲۔ اگر کسی وجہ سے عمرہ فاسد ہو جائے تو فسادِ عمرہ سے پہلے حج کا احرام باندھنا، اگر عمرہ فاسد کرنے کے بعد حج کا احرام باندھا تو حج قران نہیں ہوگا بلکہ حج افراد ہوگا۔

(ردالمحتار:۲/۵۳۰، غنیۃ الناسک/۱۰۸)

۳۔ عمرے کے طواف کے سارے یا کم از کم اکثر چکر وقوف عرفہ سے پہلے پورے کرنا، اگر طواف عمرہ کے اکثر چکر بھی وقوف عرفہ سے پہلے پورے نہ کئے اور نویں ذی الحجہ کے زوال کے بعد وقوف عرفہ کر لیا تو عمرہ باطل ہو کر حج قران ختم ہو جائے گا۔

(ردالمحتار:۲/۵۳۰، غنیۃ الناسک/۱۰۸)

۴۔ حج اور عمرہ کو فاسد ہونے سے بچانا، اگر کسی وجہ سے حج یا عمرہ یا دونوں فاسد ہو گئے تو حج قران باطل ہو جائے گا۔

مثلاً قارن نے وقوف عرفہ سے پہلے جماع کر لیا تو اس کا حج باطل ہو جائے گا، یا عمرہ کے اکثر چکر پورے کرنے سے پہلے جماع کر لیا تو عمرہ باطل ہو جائے گا۔ عمرہ یا حج فاسد ہونے کی صورت میں حج قران ختم ہو جائے گا۔

(ردالمحتار:۲/۵۳۰، غنیۃ الناسک/۱۰۸)

۵۔ طواف عمرہ کے سارے یا اکثر چکر حج کے مہینوں میں لگانا، اگر طواف عمرہ کے اکثر چکر حج کے مہینے شروع ہونے سے پہلے لگالئے تو حج قران نہیں ہوگا۔

(ردالمحتار:۲/۵۳۰،غنیۃ الناسک/۱۰۸)

۶۔ حج کا فوت نہ ہونا، اگر قارن نے کسی وجہ سے اپنا حج فوت کردیا، مثلاً وقوف عرفہ نہ کرسکا تو اس کا حج نہیں ہوگا۔لہذا حج قران بھی نہیں ہوگا۔(ردالمحتار:۲/۵۳۰)

۷۔ حج قران کرنے والے کا آفاقی یعنی حدود میقات سے باہر رہنے والا ہونا، اگر مکی حج قران کا احرام باندھے گا تو اس کا حج قران اگرچہ ہوجائے گا مگر سنت کے خلاف ہوگا۔

(ردالمحتار:۲/۵۳۰،غنیۃ الناسک/۱۰۹،تقریرات الرافعی:۲/۱۶۲)

اگر مکی حج قران کرنا چاہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ حج کے مہینے شروع ہونے سے پہلے میقات سے باہر نکل جائے۔میقات سے حج قران کا احرام باندھ کر، حج کے مہینوں میں عمرہ اور پھر حج کرے۔(ردالمحتار:۲/۵۳۰)

اس سے معلوم ہوا کہ یہ ساتویں شرط حج قران کے صحیح ہونے کی نہیں، بلکہ اس کے سنت کے مطابق ادا ہونے کی ہے۔اگر یہ شرط نہ پائی گئی تو حج قران ہوجائے گا مگر سنت کے مطابق نہیں ہوگا، بخلاف بقیہ چھ شرطوں کے، کہ وہ حج قران کے صحیح ہونے کی شرائط ہیں، اگر ان میں کوئی ایک شرط نہ پائی گئی تو حج قران نہیں ہوگا۔

حج قران کس شخص کو کرنا چاہیے

حج قران اور حج افراد اس شخص کو کرنا چاہیے جو حج کی آخری فلائٹوں سے براستہ جدہ مکہ مکرمہ جارہا ہے یا جو شخص مکہ مکرمہ جانے کی بجائے پہلے مدینہ منورہ حاضر ہوا ہے اور ذیعقدہ کے آخری یا ذی الحجہ کے ابتدائی دنوں میں مدینہ منورہ سے احرام باندھ کر مکہ مکرمہ جارہا ہے۔

جو شخص حج کی شروع کی یا درمیان کی فلائٹوں سے براستہ جدہ مکہ مکرمہ جارہا ہے، اسے حج قران یا حج افراد نہیں کرنا چاہیے، ایسا شخص حج تمتع کرے، کیونکہ ان فلائٹوں سے جانے کی صورت میں حج میں کافی دن باقی ہوتے ہیں اور مدینہ منورہ کی حاضری بھی حج سے پہلے ہوتی ہے، اتنے دنوں تک احرام میں رہنا اور اسی حالت میں مدینہ منورہ کا سفر کرنا بہت مشکل ہے، لہذا ایسے شخص کو

حج تمتع ہی کرنا چاہیے۔

حج قران کا طریقہ

یہ بات ذہن میں رہے کہ حج قران میں حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا جاتا ہے پہلے عمرہ پھر حج کر کے احرام کھولا جاتا ہے۔ حج قران کا طریقہ یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں جب حج کیلئے روانگی کا وقت آ جائے تو ضروری سامان، کاغذات اور پاسپورٹ وغیرہ بڑی احتیاط سے سنبھال کر رکھیں، پرائیویٹ حج پر جانے والوں کو اپنے گروپ لیڈر سے اور سرکاری طور پر حج پر جانے والوں کو روانگی سے دو دن پہلے حاجی کیمپ سے پاسپورٹ اور ضروری کاغذات مل جائیں گے، انہیں سنبھال کر دستی بیگ میں رکھیں اور بیگ اپنے ہاتھ میں رکھیں یا گلے میں ڈال لیں۔

روانگی سے پہلے

گھر سے روانہ ہونے سے پہلے، جن لوگوں سے تعلقات یا معاملات ہیں، ان سے معاملہ صاف کر لیں، کسی کا حق ذمہ میں ہو اسے ادا کریں یا لکھ لیں، کسی کے ساتھ زیادتی کی ہو یا کسی سے ناراضگی ہو تو اس سے معاف کرائیں۔

گھر سے روانگی

گھر سے روانہ ہونے سے پہلے سنت کے مطابق غسل کریں، بغلوں کے اور زیر ناف بال صاف کریں، غسل نہ کر سکیں تو وضو کر لیں، ناخن کاٹیں، حجامت بنوائیں، حسب مزاج سر اور ڈاڑھی کے بالوں کو تیل یا خوشبو لگائیں، بالوں میں کنگھی کریں، دو رکعت نفل توبہ اور سفر کی نیت سے پڑھیں۔

احرام

احرام گھر سے باندھنا افضل ہے اگر ہو سکے تو گھر سے ہی احرام باندھ کر روانہ ہوں، ورنہ ایئرپورٹ پر احرام باندھیں، احرام کیلئے، سلے ہوئے کپڑے اتار کر دو چادریں زیب تن کریں، ہوائی چپل یا ایسی جوتی جس سے پاؤں کے درمیان کی ابھری ہوئی ہڈی ننگی رہے، پہنیں۔

دو رکعت نفل اور نیت

سر ڈھانک کر دو رکعت نماز پڑھیں۔ نماز پڑھنے کے بعد سر ننگا کر کے حج اور عمرہ کے احرام کی نیت کریں اور زبان سے یہ الفاظ کہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُا الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْ ھُمَا لِیْ وَ تَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ

(الدر المختار:۲/۵۳۱، غنیۃ الناسک/۱۰۹)

اے اللہ! میں حج اور عمرے کا ارادہ کر رہا ہوں یہ دونوں میرے لئے آسان فرما دیجئے اور میری طرف سے قبول فرما لیجئے۔

پھر کہیں:

لَبَّیْکَ بِعُمْرَۃٍ وَّحَجَّۃٍ (صحیح بخاری:۱/۲۱۲، کتاب الاذکار/۱۲۷)

''میں حج اور عمرے کیلئے حاضر ہوں''

یہ الفاظ صرف اس موقع پر کہیں، آئندہ صرف تلبیہ ہی پڑھیں۔

(کتاب الاذکار للنووی/۱۲۷)

اس کے بعد بآواز بلند تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں، تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ (صحیح بخاری:۱/۲۱۰)

''حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں آپ ہی کیلئے ہیں اور تمام نعمتیں آپ ہی کی عطا کی ہوئی ہیں اور سلطنت بھی آپ کی ہے، (اس میں) کوئی آپ کا شریک نہیں''۔

کثرت سے تلبیہ پڑھتے رہیں، تلبیہ جب بھی پڑھیں، کم از کم تین مرتبہ پڑھیں ہر نئی حالت شروع ہونے پر تلبیہ پڑھیں، مرد قدرے بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ تلبیہ پڑھیں، احرام کی حالت میں تلبیہ بہت بڑی عبادت ہے، نیت کر کے تلبیہ پڑھنے سے احرام کی پابندیاں

شروع ہو چکی ہیں، ان پابندیوں کا خیال رکھیں اور ممنوعات احرام (جن کا ذکر احرام کے باب میں گزر چکا ہے) سے مکمل اجتناب کریں۔

ایئر پورٹ آمد

ایئر پورٹ اور جہاز کے بیت الخلاء میں خوشبودار صابن اور خوشبودار ٹشو پیپر استعمال نہ کریں، پاسپورٹ ودیگر ضروری کاغذات سنبھال کر دستی بیگ میں رکھیں۔ ایئر پورٹ پر امیگریشن کی کاروائی ودیگر معاملات سے فارغ ہو کر لاؤنج میں تشریف رکھیں، نماز کا وقت ہو تو باجماعت نماز ادا کریں، سفر حج میں بطور خاص نماز کا اہتمام کریں۔ کوئی نماز قضا نہ ہونے دیں، تمام نمازیں وقت پر باجماعت پڑھنے کا اہتمام کریں، اگر دوران پرواز نماز کا وقت ہو جائے اور جہاز اترنے تک نماز قضا ہو جانے کا خطرہ ہو تو جہاز کے اندر قبلہ رو کھڑے ہو کر نماز ادا کریں، جب روانگی کیلئے جہاز میں بیٹھنے کا اعلان ہو تو اطمینان سے مقررہ گیٹ سے جہاز میں سوار ہونے کیلئے چلیں، چلتے ہوئے تلبیہ پڑھتے رہیں۔

جہاز میں اپنی مقرر کردہ سیٹ پر بیٹھ جائیں، جدہ تک ساڑھے چار، پانچ گھنٹے کا ہوائی جہاز کا سفر ہوگا، دوران سفر احرام کی پابندیوں کا خیال رکھیں۔

جدہ ایئر پورٹ آمد

جدہ اترنے کے بعد امیگریشن کی کاروائی اور دیگر معاملات میں تین، چار گھنٹے لگ سکتے ہیں لہذا ایئر پورٹ پر اطمینان سے ساری کاروائی مکمل کروائیں اگر جہاز میں سامان بک کروایا ہو تو وہ بھی وصول کریں، کسی قسم کی عجلت یا جلد بازی کا مظاہرہ نہ کریں، ورنہ خواہ مخواہ پریشان ہوں گے، اگر نماز کا وقت ہو جائے تو ایئر پورٹ پر نماز ادا کریں۔

مکہ مکرمہ کیلئے روانگی

یہاں سے فارغ ہو کر باہر نکلیں گے تو ٹکٹ اور پاسپورٹ آپ سے لے لیا جائے گا آپ ایئر پورٹ سے باہر نکل کر مکتب التسہیل آئیں، آپ کا پاسپورٹ یہاں پہنچ چکا ہوگا، یہاں ضروری کارروائی کے بعد متعلقہ کمپنی کے لوگ ٹکٹ اور پاسپورٹ آپکے حوالے کر دیں گے، اسکے بعد

متعلقہ کمپنی کی بسوں میں آپ مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہونگے، اپنا سامان بس میں بک کروائیں، دستی بیگ یا دستی سامان ہاتھ میں رکھیں، یہاں سے مکہ مکرمہ روانہ ہونے میں بھی تاخیر ہوسکتی ہے۔ لہٰذا ہر معاملہ میں تحمل اور بردباری کا مظاہرہ کریں۔

حدود حرم

یہاں سے روانہ ہوکر مکہ مکرمہ سے تقریباً 23 کلومیٹر پہلے حدود حرم شروع ہوجاتی ہے۔ جب حدود حرم میں داخل ہوں تو تلبیہ، تکبیر، (یعنی اللہ اکبر) تھلیل (یعنی لا الہ الا اللہ) استغفار اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثناء کیساتھ داخل ہوں، اور اس طرف دھیان رکھیں کہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے حرم پاک میں داخل ہوگیا ہوں۔ یہاں اگر نیکی کا ثواب زیادہ ہے تو گناہ کا وبال بھی شدید ہے، لہذا یہاں اور آئندہ زندگی میں ہر قسم کے گناہ سے بچنے کا پختہ عزم کریں۔

حدود حرم میں داخل ہونے کی دعا

جب حدود حرم میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُكَ وَاَمْنُكَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَشَعْرِیْ وَبَشَرِیْ عَلَی النَّارِ۔ وَاٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ، وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْلِیَآئِكَ وَاَھْلِ طَاعَتِكَ وَوَفِّقْنِیْ لِلْعَمَلِ بِطَاعَتِكَ وَامْنُنْ عَلَیَّ بِقَضَآءِ مَنَاسِكِكَ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

(اتحاف شرح احیاء: ۴/ ۵۷۶)

اے اللہ یہ تیرا حرم اور تیرے امن کی جگہ ہے پس میرا گوشت، میرا خون، میرے بال اور میری کھال جہنم پر حرام فرما دیجئے۔ اے اللہ! اس دن کے عذاب سے میری حفاظت فرما جس دن آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے اور مجھے اپنے دوستوں اور اپنے فرمانبرداروں میں سے بنا دیجئے۔ مجھے توفیق عطا فرما ایسے عمل کی جو تیری اطاعت سے متعلق ہو اور کرم فرما کہ حج کے احکام کو پورا کرلوں۔ اور میری توبہ قبول فرما۔ یقیناً آپ توبہ قبول کرنے والے مہربان ہیں۔

مکہ مکرمہ میں داخلہ اور دعا

امید اور ڈر کے ملے جلے جذبات کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں کہ ابھی احکم الحاکمین کے دربار میں حاضر ہونا ہے، مکہ مکرمہ میں داخل ہوں تو دعا پڑھیں۔

حضرت جعفر بن محمد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ مکہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اَلْبَلَدُ بَلَدُكَ وَالْبَيْتُ بَيْتُكَ جِئْتُ اَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَأَؤُمُّ طَاعَتَكَ مُتَّبِعًا لِّاَمْرِكَ رَاضِياً بِقُدْرَتِكَ مُسَلِّمًا لِّاَمْرِكَ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّ اِلَيْكَ الْمُشْفِقِ مِنْ عَذَابِكَ اَنْ تَسْتَقْبِلَنِيْ بِعَفْوِكَ وَاَنْ تَتَجَاوَزَ عَنِّيْ بِرَحْمَتِكَ وَاَنْ تُدْخِلَنِيْ جَنَّتَكَ۔

(ہدایۃ السالک:۲/۷۴۵)

اے اللہ! شہر دراصل تیرا شہر ہے۔ گھر دراصل تیرا گھر ہے۔ تیری رحمت ڈھونڈنے آیا ہوں۔ تیری عبادت کا قصد کرتے ہوئے اور تیرے حکم کی اتباع کرتے ہوئے آیا ہوں۔ تیری قدرت پر راضی رہتے ہوئے۔ تیرے حکم پر گردن جھکاتے ہوئے۔ تجھ سے سوال کرتا ہوں پریشان حال کے سوال کرنے کی طرح جو تیرے عذاب سے ڈرنے والا ہو کہ آپ مجھے معاف فرما دیں اپنی رحمت سے میرے گناہوں سے درگذر فرمادیں اور مجھے اپنی جنت میں داخل فرمادیں۔

قیام گاہ پر پہنچ کر اپنا سارا سامان سنبھالیں، کمرے میں اپنی جگہ پر پہنچیں، سامان رکھیں۔ طبیعت میں بشاشت اور نشاط ہو تو ابھی حرم پاک چلیں، ورنہ کچھ دیر آرام کرلیں، کھانے کا تقاضا ہو تو کھانا کھالیں۔

حرم پاک میں حاضری

طہارت وغیرہ ضروریات سے فارغ ہو کر تلبیہ پڑھتے ہوئے عمرہ کی ادائیگی کیلئے حرم پاک کی طرف چلیں، اگر با آسانی ممکن ہو تو باب السلام سے، ورنہ کسی بھی دروازے سے دعا پڑھ کر، پہلے دایاں پاؤں اندر رکھ کر مسجد حرام میں داخل ہوں، اور مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اسکے

بعد مسجد حرام میں پہنچنے کی دعا پڑھیں۔

مسجد حرام میں پہنچنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُكَ وَاَمْنُكَ فَحَرِّمْنِیْ عَلَی النَّارِ وَاٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْلِیَآئِكَ وَاَھْلِ طَاعَتِكَ (کتاب الاذکار/۱۲۸)

اے اللہ! یہ تیرے حرم اور تیرے امن کی جگہ ہے۔ پس مجھے جہنم پر حرام فرما۔ اور اس دن کے عذاب سے مجھے مامون فرما۔ جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اور مجھے اپنے محبوب دوستوں اور اہل طاعت میں سے بنا دیجئے۔

جوتے سنبھالنے کیلئے تھیلی ساتھ رکھیں، جوتے تھیلی میں ڈال کر کسی متعین جگہ پر لٹکا دیں یا جوتوں کے ڈبے میں رکھ دیں، اور اس جگہ کی کوئی نشانی رکھ لیں تا کہ واپسی پر اسی جگہ سے جوتے لے سکیں، تلبیہ پڑھتے رہیں اور نظریں جھکائے رکھیں، ابھی بیت اللہ شریف کو دیکھنے کے لئے نظریں ہرگز اوپر نہ اٹھائیں، جھکی ہوئی نگاہوں کے ساتھ بیت اللہ شریف کی طرف بڑھتے رہیں، بیت اللہ شریف مسجد حرام میں نشیبی جگہ میں واقع ہے، دو مرتبہ سیڑھیاں اتر کر جب آپ تیسری سیڑھیاں اتریں گے تو آپ مطاف میں پہنچ جائیں گے، جسکے درمیان میں بیت اللہ شریف ہے۔

بیت اللہ شریف پر پہلی نظر

جب مطاف میں پہنچ جائیں اور بیت اللہ شریف سامنے ہونے کا اندازہ ہو جائے تو یکبارگی نظریں اٹھا کر بیت اللہ شریف پر لگا دیں۔ جب بیت اللہ شریف پر نظر پڑے تو تین مرتبہ اللہ اکبر اور تین مرتبہ لا الہ الا اللہ کہیں پھر ہاتھ اٹھا کر مندرجہ ذیل دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَا الْبَیْتَ تَشْرِیْفاً وَّ تَعْظِیْماً وَّ تَکْرِیْماً وَّ مَھَابَةً وَّ زِدْ مَنْ شَرَّفَهٗ وَ کَرَّمَهٗ وَعَظَّمَهٗ مِمَّنْ حَجَّهٗ اَوِ اعْتَمَرَهٗ تَشْرِیْفاً وَّ تَکْرِیْماً وَّ تَعْظِیْماً وَّ بِرًّا۔ (سنن بیہقی: ۵/۱۱۸)

اے اللہ! آپ ہی سلامتی (عطا کرتے) ہیں اور آپ ہی کی طرف سے سلامتی ہوتی ہے، ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھیئے۔ اے اللہ! اس گھر کی شرافت وعظمت، بزرگی اور ہیبت میں اور اضافہ فرمایئے، اور جو شخص اس گھر کی عزت واکرام اور تعظیم کرے، حج کرنے آیا

ہو یا عمرہ، اس کی بھی شرافت وعظمت، بزرگی اور نیکی میں اضافہ فرمائیے۔
اسکے بعد دنیا وآخرت کی بھلائی کی دعا مانگیں کہ کعبہ کے دیکھنے کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

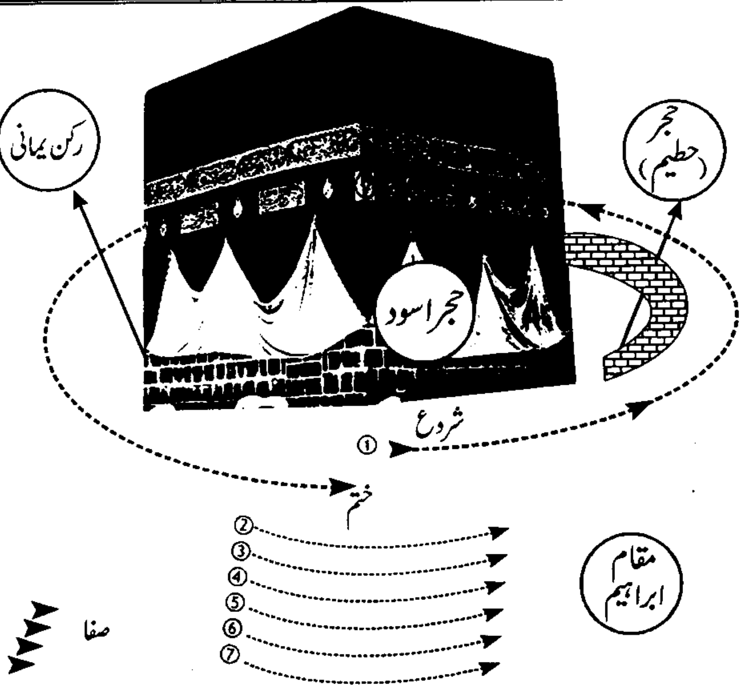
حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا رؤیت کعبہ کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہے۔ اولاً کعبہ پر جہاں سے نظر پڑ جائے ہاتھ اٹھائیں پھر دعا مانگیں کہ یہ قبولیت دعا کا وقت ہے۔

اس کیساتھ ساتھ درود شریف پڑھیں اور خوب دعائیں کریں، یہ وقت اور یہ جگہ قبولیت دعا کا وقت اور قبولیت کی جگہ ہے۔ اس جگہ کی کوئی متعین دعا نہیں ہے۔ عربی دعائیں جن کا ترجمہ آتا ہو، سمجھ کر پڑھیں۔ ورنہ اپنی زبان میں حضور قلب وقبولیت کے یقین کے ساتھ دعائیں مانگیں، اس جگہ کی اہم دعاء اللہ تعالیٰ سے بلا حساب وکتاب جنت کا سوال ہے۔

(ردالمحتار: ۲/۴۹۲، غنیۃ الناسک/ ۵۱)

طواف عمرہ

دعا سے فارغ ہو کر جب طواف عمرہ شروع کرنا چاہیں تو بیت اللہ شریف کے اس کونے کے قریب آجائیں جہاں حجر اسود نصب ہے، حج اور رش کے زمانے میں طواف شروع کرنے کے لئے بیت اللہ شریف سے جتنا دور رہیں گے اتنی آسانی رہے گی اور جتنا قریب ہوں گے اتنی مشکل ہوگی' لہٰذا باب الصفا کی طرف جہاں رش کم ہو' وہاں حجر اسود کی سیدھ سے کچھ پہلے تلبیہ بند کر کے اس طرح کھڑے ہوں کہ آپ کا دایاں کندھا حجر اسود کی طرف ہو اور بایاں کندھا رکن یمانی کی طرف ہو' چہرہ قبلہ کی طرف کر کے اضطباع کریں یعنی احرام کی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیں' اضطباع اس طواف میں مسنون ہے جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو' پھر طواف کی نیت کریں' دل سے نیت کرنا ضروری ہے' زبان سے بھی کہہ لینا بہتر ہے' طواف کی نیت یوں کریں کہ: ''یا اللہ میں آپ کی رضا کے لئے آپ کے گھر کے طواف کے سات چکروں کی نیت کرتا ہوں' اسے میرے لئے آسان فرمادیجئے' اور قبول فرمالیجئے۔''



ہر چکر حجر اسود سے شروع ہوتا ہے اور حجر اسود پر ختم ہوتا ہے

نیت کر کے حجر اسود کا استقبال کریں یعنی دائیں طرف اتنا چلیں کہ حجر اسود بالکل سامنے آجائے' اب چونکہ کالی پٹی ختم کر دی گئی ہے لہٰذا حجر اسود کے سامنے کھڑے ہونے کا اندازہ ہی کیا جاسکتا ہے' حجر اسود کے بالکل سامنے کھڑے ہونے کا اندازہ لگانے میں اس بات کا بطور خاص خیال کریں کہ حجر اسود کو پیچھے چھوڑ کر آگے نہ نکل جائیں بلکہ اس کے سامنے اس طرح کھڑے ہوں کہ کم از کم حجر اسود کا کوئی حصہ جسم کے کسی بھی حصے کے برابر آجائے تو حجر اسود کا استقبال ہو جائے گا' اب دونوں ہاتھ کانوں کے برابر اٹھائیں جیسا کہ نماز شروع کرتے ہوئے اٹھائے جاتے ہیں اور یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ .

" اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے' اللہ ہی کے لئے ساری

تعریفیں ہیں' اور رسول اللہ ﷺ پر، اللہ کی رحمت اور اس کا سلام ہو۔''

اس کے بعد ہاتھ نیچے گرادیں اور حجر اسود کا استلام کریں یعنی دوبارہ دونوں ہاتھ سینے کے برابر اٹھائیں گویا کہ ہاتھ حجر اسود پر رکھے ہیں' پھر دونوں ہاتھ چہرے کے برابر لا کر ہاتھوں کے درمیان بغیر آواز کے بوسہ دیں' اس کے بعد چہرہ اور سینہ بیت اللہ شریف کی طرف سے دائیں طرف یعنی بیت اللہ شریف کے دروازے والی جانب موڑ کر طواف کے لئے چلنا شروع کر دیں' آپ نے طواف کے بعد سعی بھی کرنی ہے لہٰذا طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کریں' یعنی کندھوں کو ہلاتے ہوئے' چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر قدرے تیزی کے ساتھ چلیں' اگر طواف کے بعد سعی نہ کرنی ہو تو رمل نہ کریں، طواف کے دوران بیت اللہ شریف کی طرف مت دیکھیں اور نہ ہی چہرہ اور سینہ بیت اللہ شریف کی طرف کریں' طواف کے دوران نہ دعا کی طرح ہاتھ اٹھائیں اور نہ ہی نماز کی طرح ہاتھ باندھیں بلکہ ہاتھ کھلے رکھیں' طواف میں حطیم کو بھی شامل کریں یعنی حطیم سے باہر کو ہو کر گزریں، آپ مُحرِم ہیں لہٰذا رکن یمانی کا استلام نہ کریں، کیونکہ اسے خوشبو لگی ہوتی ہے اور خوشبو کو ہاتھ لگانا ممنوعات احرام میں سے ہے، حجر اسود پر پہنچ کر استلام کریں جیسا کہ شروع میں کیا تھا' طواف کا پہلا اور آخری یعنی آٹھواں استلام سنت ہے' درمیان کے چھ استلام مستحب ہیں' ایک قول میں سنت ہیں مگر ان کی اتنی زیادہ تاکید نہیں ہے۔ درمیان کے استلاموں میں کانوں تک ہاتھوں کو نہیں اٹھایا جائے گا' صرف سینے کے برابر اٹھا کر انہیں بوسہ دیا جائے گا ۔ حجر اسود سے حجر اسود تک ایک چکر پورا ہو گیا' اسی طرح سات چکر پورے کریں۔ ساتویں چکر کے بعد آٹھویں مرتبہ استلام کریں اور دونوں کندھوں کو ڈھانک لیں یعنی اضطباع ختم کر دیں' کیونکہ اضطباع صرف طواف میں ہوتا ہے' سعی وغیرہ میں نہیں ہوتا' اضطباع کی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے لہذا اضطباع ختم کرنے کے بعد دو رکعت نماز پڑھیں' اگر با آسانی ممکن ہو تو مقام ابراہیمؑ کے پیچھے ورنہ مسجد حرام میں جہاں آسانی سے پڑھ سکیں، پڑھیں، اس نماز کی پہلی رکعت میں ''سورہ کافرون'' اور دوسری رکعت میں ''قل ھو اللہ احد'' پڑھنا افضل ہے' اس نماز کے بعد آب زم زم پئیں' سر' چہرہ اور جسم پر آب زم زم کا لگانا بھی مستحب ہے' آب زم زم پیتے وقت دعا مانگیں' اس وقت دعا قبول ہوتی ہے، آپ مُحرِم ہیں لہٰذا ملتزم کے ساتھ نہ چمٹیں، طواف مکمل ہو گیا۔

سعی کیلئے نواں استلام کریں اور سعی کے لئے باب الصفا سے، صفا کی طرف چلیں۔
(ردالمحتار: ۲/۴۹۳ تا ۵۰۰، فتاویٰ تاتارخانیہ: ۲/۴۴۵ تا ۴۴۹، غنیۃ الناسک/۵۲ تا ۵۶)

سعی

طواف سے فارغ ہو کر حجر اسود کا نواں استلام کریں اور باب الصفا سے، صفا کی طرف چلیں' دوسرے دروازوں سے بھی صفا کی طرف جانا جائز ہے لیکن باب الصفا کی طرف سے جانا افضل ہے' اس لئے کہ نبی کریم ﷺ اسی باب سے صفا کی طرف گئے تھے' صفا مسجد حرام سے باہر ہے' لہذا جب مسجد سے نکلنے لگیں تو پہلے بایاں پاؤں باہر نکالیں اور مسجد سے نکلنے کی دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ.وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰه. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ. (سنن ابن ماجہ/۵۶)

''اللہ تعالیٰ کے نام سے مسجد سے باہر نکلتا ہوں' اللہ کے رسول ﷺ پر اللہ کی رحمتیں اور اس کا سلام ہو' اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔''

صفا کے قریب پہنچ کر یہ پڑھیں:

أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰه .

(سنن نسائی: ۲/۳۱)

''جس سے اللہ تعالیٰ نے ابتدا کی (یعنی صفا سے)' میں بھی وہیں سے ابتداء کرتا ہوں (یعنی سعی شروع کرتا ہوں) بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے''

پھر صفا پر چڑھیں' بالکل اوپر چڑھنا منع ہے' صفا پر اتنا چڑھنا کافی ہے جس سے قدرے بلندی پر ہونے کا احساس ہونے لگے' اور بیت اللہ شریف نظر آ جائے تو قبلہ رو ہو کر پہلے سعی کی نیت کریں، کہ اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے صفا و مروہ کے سات چکروں کی سعی کا ارادہ کرتا ہوں' اسے میرے لئے آسان فرما دیجئے اور قبول فرمائیے' دل سے نیت کرنا ضروری ہے' زبان

سے بھی کہہ لینا بہتر ہے' پھر ہاتھ اٹھائیں جیسے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں اور دعا کریں' یہ جگہ بھی دعا کی قبولیت کی ہے' یہاں جتنا ہو سکے دعا کریں' جتنی دیر میں بیس' پچیس آیات کی تلاوت ہوتی ہے' اتنی دیر یہاں ٹھہرنا اور دعا کرنا مستحب ہے۔

اس جگہ کی مسنون دعائیں یاد ہوں، وہ پڑھیں' مسنون دعائیں یاد نہ ہوں تو اپنی زبان میں اللہ تعالی سے اپنی حاجات مانگیں' صفا کی مسنون دعائیں مندرجہ ذیل ہیں:

ا۔ اللہ اکبر (تین بار)

۲۔ لا الہ الا اللہ. (تین بار)

۳۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ اَنْجَزَ وَعْدَه، وَنَصَرَ عَبْدَه وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَه. (صحیح مسلم :۱/۳۹۵)

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں' بادشاہی اور ساری تعریفیں اسی کے لئے ہیں' وہ زندہ کرتا اور موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ (اپنی ذات وصفات میں) اکیلا ہے' اس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور (دشمن کے) تمام لشکروں کو اسی ایک نے شکست دی۔''

۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ دعا پڑھنا بھی منقول ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ، وَاِنِّيْ اَسْاَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَا تَنْزِعَه، مِنِّيْ حَتّٰى تَتَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ. (غنیۃ الناسک/۶۹)

''اے اللہ! آپ نے فرمایا ہے: مجھ سے مانگو میں قبول کروں گا اور آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے' میں آپ سے یہ دعا مانگتا ہوں کہ جس طرح آپ نے مجھے اسلام کی ہدایت عطا فرمائی ہے (یعنی مسلمان بنایا ہے) اس (نعمت) اسلام کو مجھ سے نہ چھینئے اور میرا خاتمہ ایمان پر فرمایئے۔''

۵۔ درود شریف: ہر دعا کے اول و آخر اور اس کے علاوہ کثرت سے درود پڑھیں۔
دعائیں قدرے بلند آواز سے پڑھیں اور درود شریف آہستہ پڑھیں، اگر طواف قدوم کے بعد کی سعی ہو تو تلبیہ بھی پڑھیں' دعاؤں کا تین بار پڑھنا مستحب ہے' دعا مانگنے کے بعد صفا سے نیچے اتر کر مروہ کی طرف چلیں' سعی کے دوران بھی دعا مانگتے رہیں' جب سبز ستونوں کے قریب پہنچیں اور ستونوں سے تقریباً چھ ہاتھ کے بقدر فاصلہ باقی ہو تو قدرے تیزی کے ساتھ دوڑنا شروع کر دیں' عورتیں اپنی عام چال کے ساتھ چلتی رہیں' سبز ستونوں کے درمیان تیز دوڑنا صرف مردوں کے لئے سنت ہے' عورتوں کے لئے نہیں۔

سبز ستونوں کے درمیان کی دعا

سبز ستونوں کے درمیانی فاصلہ میں مندرجہ ذیل دعا کا پڑھنا منقول ہے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ ' وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ.

(غنیۃ الناسک/ ۶۹:)

''اے میرے پروردگار! بخش دیجئے اور رحم فرمایئے' اور جن گناہوں پر آپ مطلع ہیں' ان سے درگذر فرمایئے، بے شک آپ بڑی عزت اور بڑے کرم والے ہیں۔''

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ میلین اخضرین کے درمیان (اب یہ سبز ستونوں کی شکل میں ہیں) یہ پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ فَاَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ/ ۲۹۵)

اے اللہ! میری مغفرت فرما اور رحم فرما آپ ہی غالب اور زیادہ کرم فرمانے والے ہیں۔

سبز ستون ختم ہونے کے بعد عام چال چلتے ہوئے مروہ پر پہنچیں' اس کے اوپر چڑھیں' بالکل اوپر چڑھنا منع ہے' قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگیں' جو عمل صفا پر کیا تھا' وہی مروہ پر کریں' سعی کا ایک چکر پورا ہو گیا' اس طرح سات چکر پورے کریں' مروہ سے صفا جاتے ہوئے بھی سبز ستونوں کے درمیان اسی طرح تیز چلیں، جس طرح صفا سے مروہ کی طرف آتے ہوئے تیزی کے ساتھ چلے تھے' سعی صفا سے شروع ہو کر مروہ پہ ختم ہو گی' دوران سعی اگر فرض نماز کی جماعت یا نماز جنازہ ہونے لگے تو سعی چھوڑ کر نماز میں شریک ہو جائیں' نماز سے فارغ ہو کر وہیں سے سعی

شروع کریں جہاں سے چھوڑ کر گئے تھے، سعی ختم ہونے کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا مستحب ہے' اگر آسانی سے ہو سکے تو مطاف میں آ کر یہ نفل پڑھیں' افضل یہی ہے' مسجد حرام میں بھی جہاں چاہیں پڑھ سکتے ہیں، مروہ پہ یہ نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

(ردالمحتار:۲/۵۰۰۔۵۰۱،غنیۃ الناسک/۶۸ تا ۷۰)

سعی سے فارغ ہو کر عمرہ مکمل ہو گیا ہے، آپ نے چونکہ حج قران کا احرام باندھا ہوا ہے، لہذا سعی کے بعد حلق یا قصر نہ کروائیں بلکہ احرام ہی میں رہیں، آپ کا احرام مناسک حج رمی، قربانی اور حلق سے فارغ ہونے کے بعد کھلے گا۔

مکہ مکرمہ میں قیام

عمرہ سے فارغ ہو کر منیٰ جانے تک آپ احرام ہی کی حالت میں مکہ مکرمہ میں مقیم رہیں گے۔لہٰذا مکہ مکرمہ کے قیام کو انتہائی غنیمت سمجھنا چاہئے اور ہر نماز جماعت کے ساتھ مسجد حرام میں پڑھنی چاہئے، کیونکہ مسجد حرام میں ایک فرض نماز کا ثواب، ایک لاکھ نماز کے برابر ہے، جماعت کے ساتھ پڑھنے کی صورت میں ستائیس لاکھ کے برابر ہو جائے گا، اس طرح ایک دن کی پانچ نمازیں باجماعت پڑھنے سے ایک کروڑ پینتیس لاکھ نمازوں کا ثواب ملے گا، مسجد حرام میں نماز پڑھنے کی صورت میں بیت اللہ شریف کا بالکل سامنے ہونا ضروری ہے، ورنہ نماز نہیں ہوگی، بیت اللہ شریف کے چاروں طرف مصلیٰ کے طور پر لکیریں بنادی گئی ہیں، نماز پڑھتے وقت ان لکیروں کا خیال رکھنا اور ان کے مطابق رخ کرنا ضروری ہے، تھوڑے سے فرق سے نماز ضائع ہو سکتی ہے، اسی طرح صرف حطیم کی طرف رخ کرنا کافی نہیں، بلکہ بیت اللہ کی طرف منہ کرنا ضروری ہے،

مسجد حرام میں داخل ہونے کے بعد تحیۃ المسجد نہ پڑھیں، بلکہ طواف کریں، اگر طواف کا موقع نہ ہو، مثلاً طواف کرنے کی صورت میں فرض نماز، وتر، نماز باجماعت، نماز جنازہ یا سنت مؤکدہ فوت ہو جانے کا خطرہ ہو تو طواف نہ کریں اور دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ لیں، بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔

مسجد حرام میں ایک لاکھ نماز کا ثواب فرض نماز کا ہے نفل نماز کا نہیں، اسی طرح یہ ثواب

مردوں کے لیے ہے، عورتوں کا گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔[1]

بیت اللہ شریف کی طرف چاروں طرف سے نماز پڑھنا صحیح ہے، جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں جو لوگ امام والی جانب میں کھڑے ہیں ان کا امام سے پیچھے کھڑا ہونا ضروری ہے، اس جانب میں اگر کوئی امام سے آگے بڑھ گیا تو اس کی نماز نہیں ہوگی، باقی تین جانبوں کے لوگ امام سے آگے بھی ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں۔

اگر مکہ مکرمہ کا قیام منیٰ وغیرہ کے دن شامل کر کے پندرہ راتیں یا اس سے زیادہ ہو تو اکثر علماء کی تحقیق کے مطابق یہ شخص شرعاً مقیم ہے، مکہ مکرمہ، منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں پوری نماز پڑھے گا، اور حج کی قربانی کے علاوہ عید الاضحیٰ کی قربانی بھی کرے گا، عید الاضحیٰ کی قربانی اپنے وطن میں بھی کی جا سکتی ہے، اور اگر یہ سارا قیام پندرہ راتوں سے کم ہے تو یہ شخص شرعاً مسافر ہے، نماز قصر کرے گا، اور عید کی قربانی بھی اس پر واجب نہیں ہے۔

احتیاط اس میں ہے کہ پہلی قسم کا شخص جس کو مقیم قرار دیا گیا ہے مکہ مکرمہ میں حرم شریف میں باجماعت نماز پڑھے اور منیٰ وغیرہ میں کسی ایسے شخص کی اقتدا میں پوری نماز پڑھے جس کا مقیم ہونا مسلم ہو۔

مکہ مکرمہ کے قیام کے دوران جنت المعلی کی بھی زیارت کرے اس میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور دیگر بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی قبریں ہیں، یہاں حاضری دے، اور دعا کرے۔

مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران نفلی طواف کثرت سے کرنے چاہئیں، حج کے موسم میں زیادہ رش کی وجہ سے اگر خواتین کے ساتھ اختلاط کا خطرہ ہو تو مطاف کے کناروں پر یا اوپر کی منزلوں پر

---

[1] ویقول العینیؒ: واختلفوا: هل یرا دبا الصلوة هنا الفرض أو هو عام فی النفل والفرض؟ والی الاول ذهب الطحاوی، والی الثانی ذهب مطرف المالكی وقال النووی مذهبنا یعم الفرض و النفل جمیعًا۔ (عمدة القاری: ٥/٥٧)

ویقول ابن حجر: وظاهر فی ایراد المصنف لهذه الترجمة فی ابواب التطوع یشعر بان المراد بالصلوٰة فی الترجمة النافلة ویحتمل ان یراد بها ما اعم من ذلك فیدخل النافلة و هذا اوجه وبه قال الجمهور فی حدیث الباب وذهب الطحاوی الی ان التفضیل مختص بصلوٰة الفریضة ...... وقد تقدم النقل عن الطحاوی وغیره ان ذلك مختص بالفرائض لقوله ﷺ "افضل صلوٰة المرء فی بیته الاالمكتوبة" (فتح الباری: ٤/١٠٢ طبع بیروت)

ویقول ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ: ثم ذكر العلماء خلافا فی هذاالفضل هل یعم الفرض والنفل او یختص بالفرض وهو مقتضی مشهور مذهبنا ای المالكیة ومذهب الحنفیة والتعمیم مذهب الشافعیة. (ردالمحتار: ٢/٥٢٥)

وقد یقال ایضا ان ذلك انما هو فی حق الرجال لانه ﷺ امر المرأة التی سالته الحضور والصلوٰة معه ان تصلی فی بیتها مع ان الخروج لهن كان مباحا اذ ذاك (فتح القدیر: ٣/٩٦)

طواف کرے، عورتوں کے ساتھ اختلاط اور مس سے بچنا بہر حال ضروری ہے، آپ کا نفلی طواف احرام ہی کی حالت میں ہوگا، اس طواف میں رمل اور اضطباع نہیں ہوگا اور نہ ہی سعی ہوگی، البتہ طواف کے بعد دو رکعت پڑھنا واجب ہوگا، کثرت سے تلبیہ پڑھتے رہیں، البتہ طواف کے دوران تلبیہ نہیں پڑھیں گے۔

۱۹۔ آب زم زم:

مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران آب زم زم کثرت سے پینا چاہیے، آب زم زم کو ثواب کی نیت سے دیکھنا بھی ثواب ہے، آب زمزم پینے سے پہلے دعا کرنی چاہئے، اس وقت کی گئی دعا قبول ہوتی ہے۔ لہٰذا آب زم زم پینے سے پہلے خوب دعائیں کریں' پھر زم زم پئیں اور خوب پئیں' زم زم بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے پئیں' اپنے سر' چہرے اور سینے وغیرہ پر ملیں' زم زم پینے کی مشہور دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْماً نَّافِعاً وَّرِزْقاً وَّاسِعاً وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ.

"اے اللہ! میں آپ سے علم نافع اور رزق واسع اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔"

آب زمزم ساتھ لانا اور دوستوں کو پلانا مستحب ہے۔

(غنیۃ الناسک/۷۳ تا ۷۵، ردالمحتار:۲/۵۰۲۔۶۲۵، فتاوی تاتارخانیہ:۲/۴۵۱)

طواف قدوم

حج قران اور حج افراد کرنے والوں کے لئے طواف قدوم سنت ہے، اس کا وقت مکہ مکرمہ پہنچنے سے لے کر وقوف عرفات سے پہلے تک ہے، وقوف عرفہ کے بعد طواف قدوم نہیں ہوسکتا، طواف قدوم ہمیشہ احرام کی حالت میں ہوتا ہے، احرام کے بغیر یہ طواف نہیں ہوتا۔ وقوف عرفہ سے پہلے نفلی طواف، طواف قدوم کے قائم مقام ہوسکتا ہے، اگرچہ طواف قدوم کی نیت نہ کی ہو۔

(ردالمحتار:۲/۴۹۴، غنیۃ الناسک/۵۷)

طواف قدوم کے ساتھ اگر حج کی سعی بھی کرنی ہو تو طواف قدوم میں اضطباع اور رمل کیا جائے گا، ورنہ نہیں، حج قران کرنے والے کیلئے افضل یہی ہے کہ وہ طواف قدوم کے ساتھ حج کی

سعی بھی کر لے، طواف زیارت کے بعد پھر سعی نہیں ہوگی، اور اگر طواف قدوم کے ساتھ سعی کرنے کا ارادہ نہ ہو تو طواف قدوم میں اضطباع اور رمل نہیں ہوگا، طواف زیارت کے ساتھ حج کی سعی کرنی ہوگی۔ (ردالمحتار: ۲/۴۹۴، غنیۃ الناسک/۵۷)

آٹھ ذی الحجہ تک طواف قدوم کر لیں، کیونکہ آٹھ ذی الحجہ کو منیٰ جانا ہے۔

منیٰ روانگی تا مکہ مکرمہ واپسی

آٹھ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ سے منیٰ جانا ہے اور آٹھ تا بارہ ذی الحجہ، یہی پانچ دن، حج کے دن ہیں، ان دنوں کے تفصیلی احکام اور مناسک حج کی ادائیگی کا مکمل طریقہ، حج کی تینوں اقسام کے بیان کے بعد ''حج کے پانچ دن'' کے عنوان سے ص ۲۱۰ تا ص ۲۴۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔ یہاں اس کا خلاصہ اختصار کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

آٹھ ذی الحجہ کو منیٰ پہنچ کر اپنے خیمے میں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز باجماعت پڑھیں۔ رات یہاں قیام کر کے اگلی صبح نو ذی الحجہ کو فجر سے پہلے یا فجر کی نماز پڑھ کر عرفات کیلئے روانہ ہو جائیں، ظہر کے بعد سے غروب آفتاب تک عرفات میں وقوف کریں، وقوف عرفات حج کا رکن اعظم ہے، غروب آفتاب کے بعد عرفات سے مزدلفہ کیلئے روانہ ہو جائیں۔

مزدلفہ پہنچ کر عشاء کے وقت میں مغرب وعشاء اکٹھی باجماعت پڑھیں۔ رات آرام و عبادت میں گزاریں۔ دسویں ذی الحجہ کی صبح نماز فجر اول وقت میں پڑھ کر سورج نکلنے سے کچھ دیر پہلے تک مزدلفہ میں وقوف کریں، یہاں سے کنکریاں بھی چن لیں، سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ کیلئے روانہ ہو جائیں۔ منیٰ پہنچ کر اپنے خیمہ میں جائیں، پھر مناسب وقت پر جمرہ عقبہ کی رمی کریں، اسکے بعد قربانی کریں۔ پھر حلق یا قصر کریں اور احرام کھولدیں، موقع ہو تو آج، ورنہ کل طواف زیارت کریں، گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو تینوں جمرات کی رمی کریں، اگر بارہ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ واپسی کا ارادہ ہو تو مغرب سے پہلے پہلے منیٰ سے مکہ مکرمہ کیلئے روانہ ہو جائیں، اگر تیرہ ذی الحجہ کو بھی رمی کرنے کا ارادہ ہو تو تیرہ کو زوال آفتاب کے بعد رمی کر کے مکہ مکرمہ واپس آ جائیں، یہاں جتنا قیام ہو، آداب وعبادات کے ساتھ قیام کریں، جب مکہ مکرمہ سے وطن واپسی یا مدینہ منورہ کیلئے حاضری کا وقت قریب آ جائے تو روانگی سے پہلے طواف وداع کریں اور بیت اللہ شریف کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے حجر اسود کا استلام کر کے مسجد حرام سے باہر آ جائیں۔

نقشہ افعال حج قران

ذیل میں حج قران کے افعال کا نقشہ پیش کیا جاتا ہے:

نمبر شمار	افعال	حیثیت	وقت/جگہ	نمبر شمار	افعال	حیثیت	وقت/جگہ
۱	احرام حج وعمرہ	شرط	میقات سے گزرنے سے پہلے	۹	رمی جمرہ عقبہ	واجب	دس ذی الحجہ صبح صادق تا صبح صادق
۲	طواف عمرہ معہ رمل	رکن	مکہ مکرمہ پہنچ کر	۱۰	قربانی	واجب	دس تا بارہ ذی الحجہ
۳	عمرہ کی سعی	واجب	طواف کے بعد	۱۱	حلق یا قصر	واجب	رمی وقربانی کے بعد بارہ ذی الحجہ کی شام تک
۴	طواف قدوم مع رمل	سنت	آٹھ ذی الحجہ یا اس سے پہلے	۱۲	طواف زیارت	فرض	دس تا بارہ ذی الحجہ
۵	حج کی سعی	واجب	طواف قدوم یا طواف زیارت کے بعد	۱۳	تینوں جمرات کی رمی	واجب	گیارہ ذی الحجہ بعد زوال تا صبح صادق
۶	مکہ مکرمہ سے منیٰ روانگی اور قیام منیٰ	سنت	آٹھ ذی الحجہ	۱۴	تینوں جمرات کی رمی	واجب	بارہ ذی الحجہ بعد زوال تا صبح صادق
۷	وقوف عرفہ	فرض	نو ذی الحجہ زوال تا صبح صادق	۱۵	طواف وداع	واجب	مکہ مکرمہ سے واپسی کے وقت
۸	وقوف مزدلفہ	واجب	دس ذی الحجہ صبح صادق تا طلوع آفتاب کے درمیان				

☆☆☆

حج تمتع

تمتع کا لغوی معنیٰ:

تمتع کا لغوی معنیٰ ہے: نفع اٹھانا، فائدہ حاصل کرنا، حج تمتع کو تمتع اس لئے کہا جاتا ہے کہ تمتع کرنے والا، حج اور عمرہ کے احرام کے درمیانی وقت میں ممنوعات احرام سے فائدہ اٹھاتا ہے کہ اس دوران ممنوعات احرام اس کے لئے جائز اور حلال ہو جاتی ہیں۔ (لسان العرب:۱۳/۱۴)

حج تمتع کا اصطلاحی معنیٰ:

حج تمتع کا اصطلاحی وشرعی معنی یہ ہے کہ:

''آفاقی یعنی مکّی، حلّی اور میقاتی کے علاوہ شخص کا عمرے کا احرام باندھ کر، حج کے مہینوں میں مکمل عمرہ یا اکثر طواف عمرہ کرنا اور عمرے کا احرام کھول کر گھر جائے بغیر اسی سال حج کا احرام باندھ کر، حج کرنا''۔ (ردالمحتار:۲/ ۵۳۵۔۵۳۶، غنیۃ الناسک/۱۱۳)

حج تمتع کیلئے تمتع کی نیت شرط نہیں:

حج تمتع کی ادائیگی کیلئے باقاعدہ تمتع کی نیت کرنا شرط نہیں ہے۔ اگر حج کے مہینوں میں تمتع کی شرائط کی رعایت کے ساتھ عمرہ اور حج کیا تو یہ حج، حج تمتع کہلائے گا۔ (غنیۃ الناسک/۱۱۵)

حج تمتع کیلئے حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھنا شرط نہیں

حج تمتع کے صحیح ہونے کیلئے حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھنا شرط نہیں ہے، بلکہ عمرہ یا اکثر طواف عمرہ کا حج کے مہینوں میں ہونا کافی ہے، احرام اگرچہ حج کے مہینے شروع ہونے سے پہلے باندھ لیا ہو، مثلاً ایک شخص رمضان المبارک کے مہینے میں عمرے کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ پہنچ گیا اور اس کا ارادہ حج تمتع کرنے کا ہے اس نے رمضان المبارک میں عمرہ نہیں کیا بلکہ

شوال کا چاند نظر آنے کے بعد عمرہ کیا، تو اس کا حج، حج تمتع کہلائے گا۔

(ردالمختار:۲/ ۵۳۶،غنیۃ الناسک/۱۱۴)

حج تمتع کیلئے، حج اور عمرہ دونوں ایک شخص کی طرف سے ہونا ضروری نہیں

حج تمتع کیلئے یہ ضروری نہیں ہے کہ عمرہ اور حج دونوں ایک ہی شخص کی طرف سے ہوں، اگر دونوں الگ الگ اشخاص کی طرف سے ہوں تو بھی حج تمتع ہی ہوگا مثلاً ایک شخص نے عمرہ اپنی طرف سے اور حج کسی دوسرے کی طرف سے کیا، یا عمرہ کسی دوسرے شخص کی طرف سے، اور حج اپنی طرف سے کیا یا عمرہ ایک شخص کی طرف سے اور حج دوسرے شخص کی طرف سے کیا جب کہ حج کرانے والے نے تمتع کی اجازت دی تھی تو ان تمام صورتوں میں یہ حج، حج تمتع کہلائے گا۔

(غنیۃ الناسک/۱۱۴۔۱۱۵)

حج تمتع میں عمرے کا احرام میقات سے، اور حج کا احرام حرم سے باندھنا واجب ہے، شرط نہیں

حج تمتع میں عمرے کا احرام میقات سے باندھنا، حج تمتع کے صحیح ہونے کیلئے شرط نہیں ہے واجب ہے، اگر کسی شخص نے میقات میں داخل ہونے کے بعد عمرے کا احرام باندھا، یا حج کا احرام حل یا عرفات میں باندھا تو اس کا حج، حج تمتع کہلائے گا۔ اگرچہ بلا احرام میقات عبور کرنے کی وجہ سے دم واجب ہوگا۔ میقات پر واپس جا کر دوبارہ احرام باندھنے کی صورت میں دم معاف ہو جائے گا، اسی طرح حل یا عرفات سے حج کا احرام باندھنے والا حرم آ کر احرام کی نیت کرے تو بھی دم معاف ہو جائے گا۔ (ردالمختار:۲/ ۵۳۶،غنیۃ الناسک/۱۱۴)

حج تمتع کرنے والے پر طواف قدوم واجب نہیں

حج تمتع کرنے والے پر طواف قدوم واجب نہیں ہے، طواف قدوم حج قران اور حج افراد کرنے والے پر ہے، البتہ یہ تمتع کے عمرہ سے فارغ ہو کر حج سے پہلے اور بعد میں مزید عمرے اور نفلی طواف کر سکتا ہے۔

تمتع کرنے والا اگر حج کی سعی پہلے کرنا چاہے تو اس کا طریقہ

حج تمتع کرنے والے کے لئے اصل اور افضل طریقہ یہی ہے کہ وہ حج کی سعی، طواف زیارت کے بعد کرے، اگر کسی وجہ سے وہ حج کی سعی منیٰ جانے سے پہلے کرنا چاہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ حج کا احرام باندھ کر ایک نفلی طواف کرے، طواف کے بعد حج کی سعی کرے، تو اس طرح اس کی سعی حج سے پہلے ہو جائے گی۔ (ردالمحتار: ۲/ ۵۳۸، غنیۃ الناسک/ ۱۱۵)

شرائط حج تمتع

حج تمتع کیلئے گیارہ شرطیں ہیں، اگر یہ ساری شرطیں پائی جائیں گی تو حج تمتع صحیح ہوگا، اگر ان شرطوں میں سے کوئی ایک شرط نہ پائی گئی تو حج تمتع صحیح نہیں ہوگا، وہ شرطیں یہ ہیں۔

۱۔ حج تمتع کرنے والے کا آفاقی یعنی حدود میقات سے باہر رہنے والا ہونا، میقات کی حدود کے اندر یا مکہ مکرمہ میں رہنے والا حج تمتع نہیں کرسکتا۔

۲۔ عمرے کا احرام، حج کے احرام سے پہلے باندھنا، اگر حج کا احرام پہلے باندھ لیا تو حج تمتع نہیں ہوسکتا۔

۳۔ پورا عمرہ یا اکثر طواف عمرہ، حج کے مہینوں میں ادا کرنا، اگر طواف کے اکثر یعنی چار چکر رمضان المبارک میں لگائے اور تین چکر شوال کے مہینے میں لگائے تو حج تمتع نہیں ہوگا اگر تین یا اس سے کم چکر رمضان المبارک کے مہینے میں لگائے اور کم از کم چار یا اس سے زیادہ چکر شوال میں لگائے تو حج تمتع ہوگا۔

۴۔ حج کے احرام سے پہلے مکمل عمرہ یا اکثر طواف عمرہ کرنا، اگر عمرے کا طواف شروع کرنے سے پہلے یا طواف کے اکثر یعنی چار چکر پورے کرنے سے پہلے حج کا احرام باندھ لیا تو، حج تمتع نہیں ہوگا بلکہ حج قران ہو جائے گا۔

۵۔ حج اور عمرہ دونوں ایک ہی سال کرنا، اگر طواف عمرہ کسی سال کے حج کے مہینوں میں کیا اور حج اس سے اگلے سال کیا تو تمتع نہیں ہوگا، اگرچہ گھر واپس نہ بھی گیا ہو۔

۶۔ حج اور عمرہ دونوں ایک سفر میں کرنا کہ عمرہ کا احرام کھول کر وطن واپس نہ جانا، اگر عمرے کا احرام کھولے بغیر، طواف عمرہ سے پہلے یا طواف عمرہ کے بعد حلق سے پہلے وطن

واپس چلا گیا، پھر واپس آ کر اسی سال حج کیا تو یہ حج، حج تمتع کہلائے گا، اور اگر عمرے کا احرام کھول کر وطن واپس چلا گیا اور اسی سال واپس آ کر حج کیا تو یہ حج، حج تمتع نہیں ہوگا۔

۷۔ عمرہ کو فاسد نہ کرنا، اگر فاسد عمرہ کے بعد حج کیا تو یہ حج، حج تمتع نہیں ہوگا۔

۸۔ حج کو فاسد نہ کرنا، اگر عمرہ کے بعد حج کیا لیکن حج کو فاسد کر دیا تو حج تمتع نہیں ہوگا۔

۹۔ حج کے مہینوں میں عمرہ کر کے مکہ مکرمہ کو مستقل وطن نہ بنانا، اگر حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کے بعد مکہ مکرمہ میں دائمی سکونت کا ارادہ کرلیا تو حج تمتع نہیں ہوگا۔ اگر عارضی سکونت کا ارادہ کیا تو حج تمتع ہو جائے گا۔

۱۰۔ مکہ مکرمہ یا اس کے مضافات میں حلال ہونے کی حالت میں حج کے مہینے شروع نہ ہونا، بلکہ اس سے باہر حج کے مہینے شروع ہونا، اگر مکہ مکرمہ میں حلال ہونے کی حالت میں حج کے مہینے شروع ہو گئے، اس کے بعد احرام باندھ کر عمرہ کیا، پھر حج کیا تو تمتع نہیں ہوگا، تمتع کے لئے ضروری ہے کہ یہ شخص ایک مرتبہ وطن واپس جائے وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ کر آئے، عمرہ کرے، پھر حج کرے تو تمتع ہوگا۔

۱۱۔ مکہ مکرمہ یا اس کے مضافات میں عمرے کے احرام کی حالت میں اکثر طواف عمرہ کے بعد حج کے مہینے شروع نہ ہونا، بلکہ اکثر طواف عمرہ سے پہلے حج کے مہینے شروع ہو جانا، اگر اکثر طواف عمرہ کے بعد حج کے مہینے شروع ہوئے تو یہ حج، حج تمتع نہیں ہوگا، اگر چہ یہ شخص اس عمرے کے بعد ایک اور عمرہ کرے، پھر حج کرے، تمتع کیلئے ضروری ہے کہ اپنے وطن واپس جائے، وہاں سے عمرہ کا ارادہ باندھ کر آئے، عمرہ کرے، پھر حج کرے تو تمتع ہوگا۔ (ردالمحتار: ۲/ ۵۳۵۔ ۵۳۶، غنیۃ الناسک/ ۱۱۳۔ ۱۱۴)

حج تمتع کس شخص کو کرنا چاہیئے

پاکستان سے حج کیلئے جانے والے اکثر حجاج کرام، حج تمتع ہی کرتے ہیں، اس میں آسانی بھی زیادہ ہے، بالکل ابتدائی اور درمیانی فلائٹوں سے حج کیلئے جانے والے عازمین حج کو، حج تمتع ہی کرنا چاہیے۔

حج تمتع میں اگرچہ عمرے کا احرام باندھ کر، عمرہ کرنے کی نیت سے سفر کیا جاتا ہے لیکن یہ سفر، سفرِ عمرہ نہیں ہوتا بلکہ سفرِ حج ہی ہوتا ہے اور سفرِ حج کے سارے فضائل اس مسافر کو حاصل ہوتے ہیں۔اس لئے کہ اس سفر سے مقصود، عمرہ کرنا نہیں بلکہ حج کرنا ہوتا ہے۔

حج تمتع، قران کے بعد دوسرے درجے کا حج ہے اور قران سے کم اور افراد سے افضل حج ہے۔

یہ بات ذہن میں رہے کہ حج تمتع میں گھر یا ایئر پورٹ سے عمرہ کا احرام باندھا جاتا ہے۔مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ کر کے احرام کھول دیا جاتا ہے، پھر آٹھ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ سے حج کا احرام باندھ کر حج کیا جاتا ہے اور دس یا گیارہ ذی الحجہ کو حج کا احرام کھولا جاتا ہے۔خلاصہ یہ کہ حج تمتع وہ واحد حج ہے جس میں حج اور عمرہ کے دو الگ الگ احرام باندھے جاتے ہیں، عمرہ کر کے، عمرے کا احرام کھولا جاتا ہے اور حج کا احرام حج کر کے کھولا جاتا ہے۔

(ردالمحتار:۲/۵۳۶، غنیۃ الناسک/۱۱۳تا۱۱۵)

حج تمتع میں عمرے کا احرام، حج کے مہینوں میں باندھنا ضروری نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے بھی باندھا جا سکتا ہے، البتہ مکمل عمرہ یا اکثر طواف، عمرہ حج کے مہینوں میں ادا کرنا ضروری ہوتا ہے۔

حج تمتع کا طریقہ

حج تمتع کا طریقہ یہ ہے کہ جب حج کیلئے روانگی کا وقت قریب آ جائے تو ضروری سامان، کاغذات اور پاسپورٹ وغیرہ بڑی احتیاط سے سنبھال کر رکھیں، پرائیویٹ حج پر جانے والوں کو اپنے گروپ لیڈر سے اور سرکاری طور پر حج پر جانے والوں کو روانگی سے دو دن پہلے حاجی کیمپ سے پاسپورٹ اور ضروری کاغذات مل جائیں گے، انہیں سنبھال کر دستی بیگ میں رکھیں اور بیگ اپنے ہاتھ میں رکھیں یا گلے میں ڈال لیں۔

روانگی سے پہلے

گھر سے روانہ ہونے سے پہلے، جن لوگوں سے تعلقات یا معاملات ہیں، ان سے معاملہ صاف کر لیں، کسی کا حق ذمہ میں ہو اسے ادا کریں یا لکھ لیں، کسی کے ساتھ زیادتی کی ہو یا کسی سے ناراضگی ہو تو اس سے معاف کرائیں۔

گھر سے روانگی

گھر سے روانہ ہونے سے پہلے سنت کے مطابق غسل کریں، بغلوں کے اور زیر ناف بال صاف کریں، غسل نہ کر سکیں تو وضو کر لیں، ناخن کاٹیں، حجامت بنوائیں، حسب مزاج سر اور ڈاڑھی کے بالوں کو تیل یا خوشبو لگائیں، بالوں میں کنگھی کریں، دو رکعت نفل توبہ اور سفر کی نیت سے پڑھیں۔

احرام

احرام گھر سے باندھنا افضل ہے اگر ہو سکے تو گھر سے احرام باندھ کر ہی روانہ ہوں، ورنہ ایئر پورٹ پر احرام باندھیں، احرام کیلئے، سلے ہوئے کپڑے اتار کر دو چادریں زیب تن کریں، ہوائی چپل یا ایسی جوتی جس سے پاؤں کے درمیان کی ابھری ہوئی ہڈی ننگی رہے، پہنیں۔

دو رکعت نفل اور نیت

سر ڈھانک کر دو رکعت نماز پڑھیں۔ نماز پڑھنے کے بعد سر ننگا کر کے حج اور عمرہ کے احرام کی نیت کریں اور زبان سے یہ الفاظ کہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَ تَقَبَّلْھَا مِنِّی

(الدر المختار: ۲/ ۵۳۱، غنیۃ الناسک/ ۱۰۹)

اے اللہ! میں عمرے کا ارادہ کر رہا ہوں اسے میرے لئے آسان فرما دیجئے اور میری طرف سے قبول فرما لیجئے۔

پھر کہیں:

لَبَّیْکَ بِعُمْرَۃٍ (صحیح بخاری: ۱/ ۲۱۲، کتاب الاذکار/ ۱۲۷)

''میں عمرے کیلئے حاضر ہوں''

یہ الفاظ صرف اس موقع پر کہیں، آئندہ صرف تلبیہ ہی پڑھیں۔

اس کے بعد بآواز بلند تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں، تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَۃَ لَکَ

وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ (صحیح بخاری:۱/۲۱۰)

''حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں آپ ہی کیلئے ہیں اور تمام نعمتیں آپ ہی کی عطا کی ہوئی ہیں اور سلطنت بھی آپ کی ہے، (اس میں) کوئی آپ کا شریک نہیں''۔

کثریت سے تلبیہ پڑھتے رہیں، تلبیہ جب بھی پڑھیں، کم از کم تین مرتبہ پڑھیں ہر نئی حالت شروع ہونے پر تلبیہ پڑھیں، مرد قدرے بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ تلبیہ پڑھیں، احرام کی حالت میں تلبیہ بہت بڑی عبادت ہے، نیت کر کے تلبیہ پڑھنے سے احرام کی پابندیاں شروع ہو چکی ہیں، ان پابندیوں کا خیال رکھیں اور ممنوعات احرام (جن کا ذکر احرام کے باب میں گزر چکا ہے) سے مکمل اجتناب کریں۔

ایئر پورٹ آمد

ایئر پورٹ اور جہاز کے بیت الخلاء میں خوشبودار صابن اور خوشبودار ٹشو پیپر استعمال نہ کریں، پاسپورٹ و دیگر ضروری کاغذات سنبھال کر دستی بیگ میں رکھیں۔ ایئر پورٹ پر امیگریشن کی کاروائی و دیگر معاملات سے فارغ ہو کر لاؤنج میں تشریف رکھیں، نماز کا وقت ہو تو باجماعت نماز ادا کریں، سفر حج میں بطور خاص نماز کا اہتمام کریں۔ کوئی نماز قضا نہ ہونے دیں، تمام نمازیں وقت پر باجماعت پڑھنے کا اہتمام کریں، اگر دوران پرواز نماز کا وقت ہو جائے اور جہاز اترنے تک نماز قضا ہو جانے کا خطرہ ہو تو جہاز کے اندر قبلہ رو کھڑے ہو کر نماز ادا کریں، جب روانگی کیلئے جہاز میں بیٹھنے کا اعلان ہو تو اطمینان سے مقررہ گیٹ سے جہاز میں سوار ہونے کیلئے چلیں، چلتے ہوئے تلبیہ پڑھتے رہیں۔

جہاز میں اپنی مقرر کردہ سیٹ پر بیٹھ جائیں، جدہ تک ساڑھے چار، پانچ گھنٹے کا ہوائی جہاز کا سفر ہوگا، دوران سفر احرام کی پابندیوں کا خیال رکھیں۔

جدہ ایئر پورٹ آمد

جدہ اترنے کے بعد امیگریشن کی کاروائی اور دیگر معاملات میں تین، چار گھنٹے لگ سکتے ہیں

لہٰذا ایئر پورٹ پر اطمینان سے ساری کاروائی مکمل کروائیں اگر جہاز میں سامان بک کروایا ہو تو وہ بھی وصول کریں، کسی قسم کی عجلت یا جلد بازی کا مظاہرہ نہ کریں، ورنہ خواہ مخواہ پریشان ہوں گے، اگر نماز کا وقت ہو جائے تو ایئر پورٹ پر نماز ادا کریں۔

مکہ مکرمہ کیلئے روانگی

یہاں سے فارغ ہو کر باہر نکلیں گے تو ٹکٹ اور پاسپورٹ آپ سے لے لیا جائے گا اور واپسی پر اسی جگہ آپ کو واپس کیا جائے گا۔ اب معلم کی بسوں میں آپ مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہونگے، اپنا سامان بس میں بک کروائیں، دستی بیگ یا دستی سامان ہاتھ میں رکھیں، یہاں سے مکہ مکرمہ روانہ ہونے میں بھی تاخیر ہوسکتی ہے۔ لہٰذا ہر معاملہ میں تحمل اور بردباری کا مظاہرہ کریں۔

حدود حرم

یہاں سے روانہ ہو کر مکہ مکرمہ سے تقریباً 23 کلومیٹر پہلے حدود حرم شروع ہو جاتی ہے۔ جب حدود حرم میں داخل ہوں تو تلبیہ، تکبیر، (یعنی اللہ اکبر) تھلیل (یعنی لا الہ الا اللہ) استغفار اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثناء کیساتھ داخل ہوں، اور اس طرف دھیان رکھیں کہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے حرم پاک میں داخل ہو گیا ہوں۔ یہاں اگر نیکی کا ثواب زیادہ ہے تو گناہ کا وبال بھی شدید ہے، لہٰذا یہاں اور آئندہ زندگی میں ہر قسم کے گناہ سے بچنے کا پختہ عزم کریں۔

حدود حرم میں داخل ہونے کی دعا

جب حدود حرم میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَاَمْنُكَ فَحَرِّمْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ عَلَى النَّارِ۔وَاٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ، وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَوْلِيَائِكَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ وَوَفِّقْنِيْ لِلْعَمَلِ بِطَاعَتِكَ وَامْنُنْ عَلَيَّ بِقَضَآءِ مَنَاسِكِكَ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (اتحاف شرح احیاء:۴/۵۷۶)

اے اللہ یہ تیرا حرم اور تیرے امن کی جگہ ہے پس میرا گوشت، میرا خون' میرے بال اور میری کھال جہنم پر حرام فرما دیجئے۔

اے اللہ! اس دن کے عذاب سے میری حفاظت فرما جس دن آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے۔ اور مجھے اپنے دوستوں اور اپنے فرمانبرداروں میں سے بنا دیجئے۔ مجھے توفیق عطا فرما ایسے عمل کی جو تیری اطاعت سے متعلق ہو اور کرم فرما کہ حج کے احکام کو پورا کرلوں۔ اور میری توبہ قبول فرما۔ یقیناً آپ توبہ قبول کرنے والے مہربان ہیں۔

مکہ مکرمہ میں داخلہ اور دعا

امید اور ڈر کے ملے جلے جذبات کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں کہ ابھی احکم الحاکمین کے دربار میں حاضر ہونا ہے، مکہ مکرمہ میں داخل ہوں تو دعا پڑھیں۔

حضرت جعفر بن محمد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ مکہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ الْبَلَدُ بَلَدُ كَ وَالْبَيْتُ بَيْتُكَ جِئْتُ اَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَأَؤُمُّ طَاعَتَكَ مُتَّبِعًا لِّاَمْرِكَ رَاضِياً بِقُدْرَتِكَ مُسَلِّمًا لِّاَمْرِكَ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّ اِلَيْكَ الْمُشْفِقِ مِنْ عَذَابِكَ اَنْ تَسْتَقْبِلَنِيْ بِعَفْوِكَ وَاَنْ تَتَجَاوَزَ عَنِّيْ بِرَحْمَتِكَ وَاَنْ تُدْخِلَنِيْ جَنَّتَكَ۔

(ہدایۃ السالک: ۲/ ۷۴۵)

اے اللہ! شہر دراصل تیرا شہر ہے۔ گھر دراصل تیرا گھر ہے۔ تیری رحمت ڈھونڈنے آیا ہوں۔ تیری عبادت کا قصد کرتے ہوئے اور تیرے حکم کی اتباع کرتے ہوئے آیا ہوں۔ تیری قدرت پر راضی رہتے ہوئے۔ تیرے حکم پر گردن جھکاتے ہوئے۔ تجھ سے سوال کرتا ہوں پریشان حال کے سوال کرنے کی طرح جو تیرے عذاب سے ڈرنے والا ہے کہ آپ مجھے معاف فرما دیں اپنی رحمت سے میرے

گناہوں سے درگذر فرمادیں اور مجھے اپنی جنت میں داخل فرمادیں۔

قیام گاہ پر پہنچ کر اپنا سارا سامان سنبھالیں، کمرے میں اپنی جگہ پر پہنچیں، سامان رکھیں۔ طبیعت میں بشاشت اور نشاط ہو تو ابھی حرم پاک چلیں، ورنہ کچھ دیر آرام کرلیں، کھانے کا تقاضا ہو تو کھانا کھالیں۔

حرم پاک میں حاضری

طہارت وغیرہ ضروریات سے فارغ ہوکر تلبیہ پڑھتے ہوئے عمرہ کی ادائیگی کیلئے حرم پاک کی طرف چلیں، اگر باآسانی ممکن ہو تو باب السلام سے، ورنہ کسی بھی دروازے سے دعا پڑھ کر، پہلے دایاں پاؤں اندر رکھ کر مسجد حرام میں داخل ہوں، اور مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِىْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

اس کے بعد حرم میں پہنچنے کی دعا پڑھیں۔

حرم مکہ میں پہنچنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَاَمْنُكَ فَحَرِّمْنِىْ عَلَى النَّارِ وَاٰمِنِّىْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَاجْعَلْنِىْ مِنْ اَوْلِيَآئِكَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ (کتاب الاذکار/۱۲۸)

اے اللہ! یہ تیرے حرم اور تیرے امن کی جگہ ہے۔ پس مجھے جہنم پر حرام فرما۔ اور اس دن کے عذاب سے مجھے مامون فرما۔ جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اور مجھے اپنے محبوب دوستوں اور اہل طاعت میں سے بنا دیجئے۔

جوتے سنبھالنے کیلئے تھیلی ساتھ رکھیں، جوتے تھیلی میں ڈال کر کسی متعین جگہ پر لٹکا دیں یا جوتوں کے ڈبے میں رکھ دیں، اور اس جگہ کی کوئی نشانی رکھ لیں تاکہ واپسی پر اسی جگہ سے جوتے لے سکیں، تلبیہ پڑھتے رہیں اور نظریں جھکائے رکھیں، ابھی بیت اللہ شریف کو دیکھنے کے لئے نظریں ہرگز اوپر نہ اٹھائیں، جھکی ہوئی نگاہوں کے ساتھ بیت اللہ شریف کی طرف بڑھتے رہیں،

بیت اللہ شریف مسجد حرام میں نشیبی جگہ میں واقع ہے، دو مرتبہ سیڑھیاں اتر کر جب آپ تیسری سیڑھیاں اتریں گے تو آپ مطاف میں پہنچ جائیں گے، جس کے درمیان میں بیت اللہ شریف ہے۔

بیت اللہ شریف پر پہلی نظر

جب مطاف میں پہنچ جائیں اور بیت اللہ شریف سامنے ہونے کا اندازہ ہو جائے تو یکبارگی نظریں اٹھا کر بیت اللہ شریف پر لگا دیں۔ جب بیت اللہ شریف پر نظر پڑے تو تین مرتبہ اللہ اکبر اور تین مرتبہ لا الہ الا اللہ کہیں پھر ہاتھ اٹھا کر مندرجہ ذیل دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ۔

اَللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَا الْبَیْتَ تَشْرِیْفاً وَّ تَعْظِیْماً وَّ تَكْرِیْماً وَّ مَھَابَةً وَّ زِدْ مَنْ شَرَّفَهٗ وَ كَرَّمَهٗ وَعَظَّمَهٗ مِمَّنْ حَجَّهٗ اَوِ اعْتَمَرَهٗ تَشْرِیْفاً وَّ تَكْرِیْماً وَّ تَعْظِیْماً وَّ بِرًّا۔

(سنن بیہقی: ۷۳/۵)

اے اللہ! آپ ہی سلامتی (عطا کرتے) ہیں اور آپ ہی کی طرف سے سلامتی ہوتی ہے، ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھیے۔

اے اللہ! اس گھر کی شرافت وعظمت، بزرگی اور ہیبت میں اور اضافہ فرمایئے، اور جو شخص اس گھر کی عزت واکرام اور تعظیم کرے، حج کرنے آیا ہو یا عمرہ، اس کی بھی شرافت وعظمت، بزرگی اور نیکی میں اضافہ فرمایئے۔

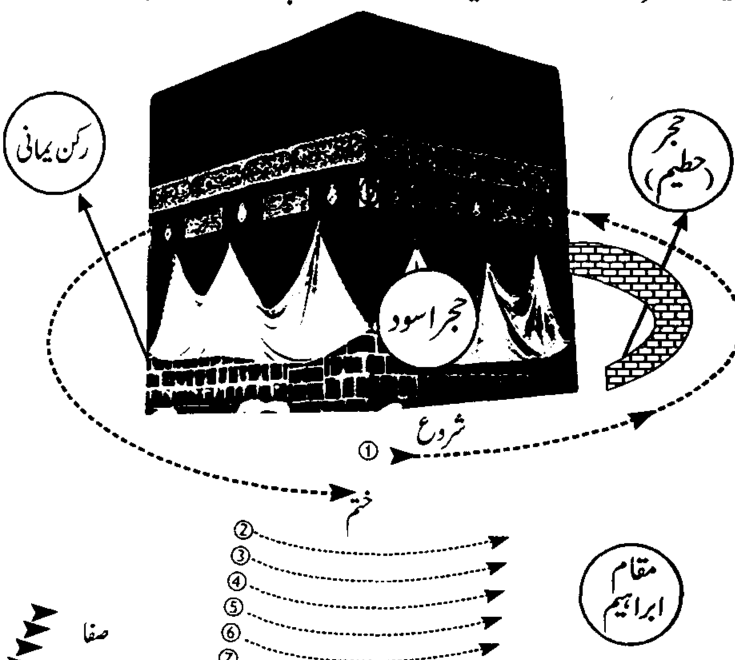
اس کے بعد دنیا وآخرت کی بھلائی کی دعا مانگیں کہ کعبہ کے دیکھنے کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا رؤیت کعبہ کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہے۔ اولاً کعبہ پر جہاں سے نظر پڑ جائے ہاتھ اٹھائیں پھر دعا مانگیں کہ یہ قبولیت دعا کا وقت ہے۔

اس کیساتھ ساتھ درود شریف پڑھیں اور خوب دعائیں کریں، یہ وقت اور یہ جگہ قبولیت دعا کا وقت اور قبولیت کی جگہ ہے۔اس جگہ کی کوئی متعین دعا نہیں ہے۔عربی دعائیں جن کا ترجمہ آتا ہو، سمجھ کر پڑھیں۔ ورنہ اپنی زبان میں حضور قلب وقبولیت کے یقین کے ساتھ دعائیں مانگیں، اس جگہ کی اہم دعاء اللہ تعالیٰ سے بلا حساب وکتاب جنت کا سوال ہے۔
(ردالمحتار:۲/۴۹۲،غنیۃ الناسک/۵۱)

طواف عمرہ

دعا سے فارغ ہوکر جب طواف عمرہ شروع کرنا چاہیں تو بیت اللہ شریف کے اس کونے کے قریب آجائیں جہاں حجر اسود نصب ہے، حج اور رش کے زمانے میں طواف شروع کرنے کے لئے بیت اللہ شریف سے جتنا دور رہیں گے اتنی آسانی رہے گی اور جتنا قریب ہوں گے اتنی مشکل



هر چکر حجر اسود سے شروع ہوتا ہے اور حجر اسود پر ختم ہوتا ہے

ہوگی' لہٰذا باب الصفا کی طرف جہاں رش کم ہو' وہاں حجر اسود کی سیدھ سے کچھ پہلے تلبیہ بند کر کے

اس طرح کھڑے ہوں کہ آپ کا دایاں کندھا حجر اسود کی طرف ہو اور بایاں کندھا رکن یمانی کی طرف ہو چہرہ قبلہ کی طرف کر کے اضطباع کریں یعنی احرام کی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیں' اضطباع اس طواف میں مسنون ہے جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو' پھر طواف کی نیت کریں' دل سے نیت کرنا ضروری ہے' زبان سے بھی کہہ لینا بہتر ہے' طواف کی نیت یوں کریں کہ: ''یا اللہ میں آپ کی رضا کے لئے آپ کے گھر کے طواف کے سات چکروں کی نیت کرتا ہوں' اسے میرے لئے آسان فرما دیجئے اور قبول فرما لیجئے۔''

نیت کر کے حجر اسود کا استقبال کریں یعنی دائیں طرف اتنا چلیں کہ حجر اسود بالکل سامنے آجائے' اب چونکہ کالی پٹی ختم کر دی گئی ہے لہذا حجر اسود کے سامنے کھڑے ہونے کا اندازہ ہی کیا جاسکتا ہے' حجر اسود کے بالکل سامنے کھڑے ہونے کا اندازہ لگانے میں اس بات کا بطور خاص خیال کریں کہ حجر اسود کو پیچھے چھوڑ کر آگے نہ نکل جائیں بلکہ اس کے سامنے اس طرح کھڑے ہوں کہ کم از کم حجر اسود کا کوئی حصہ جسم کے کسی بھی حصے کے برابر آجائے تو حجر اسود کا استقبال ہو جائے گا' اب دونوں ہاتھ کانوں کے برابر اٹھائیں جیسا کہ نماز شروع کرتے ہوئے اٹھائے جاتے ہیں اور یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ.

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے' اللہ ہی کے لئے ساری تعریفیں ہیں' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر، اللہ کی رحمت اور اس کا سلام ہو۔''

اس کے بعد ہاتھ نیچے گرا دیں اور حجر اسود کا استلام کریں یعنی دوبارہ دونوں ہاتھ سینے کے برابر اٹھائیں گویا کہ ہاتھ حجر اسود پر رکھے ہیں' پھر دونوں ہاتھ چہرے کے برابر لا کر ہاتھوں کے درمیان بغیر آواز کے بوسہ دیں' اس کے بعد چہرہ اور سینہ بیت اللہ شریف کی طرف سے دائیں طرف یعنی بیت اللہ شریف کے دروازے والی جانب موڑ کر طواف کے لئے چلنا شروع کر دیں' آپ نے طواف کے بعد سعی بھی کرنی ہے لہٰذا طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کریں' یعنی کندھوں کو ہلاتے ہوئے' چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر قدرے تیزی کے ساتھ چلیں' اگر طواف

کے بعد سعی نہ کرنی ہو تو رمل نہ کریں، طواف کے دوران بیت اللہ شریف کی طرف مت دیکھیں اور نہ ہی چہرہ اور سینہ بیت اللہ شریف کی طرف کریں' طواف کے دوران نہ دعا کی طرح ہاتھ اٹھائیں اور نہ ہی نماز کی طرح ہاتھ باندھیں بلکہ ہاتھ کھلے رکھیں' طواف میں حطیم کو بھی شامل کریں یعنی حطیم سے باہر کو ہو کر گزریں' آپ مُحرِم ہیں لہٰذا رکن یمانی کا استلام نہ کریں، کیونکہ اسے خوشبو لگی ہوتی ہے اور خوشبو کو ہاتھ لگانا ممنوعات احرام میں سے ہے، حجر اسود پر پہنچ کر استلام کریں جیسا کہ شروع میں کیا تھا' طواف کا پہلا اور آخری یعنی آٹھواں استلام سنت ہے' درمیان کے چھ استلام مستحب ہیں' ایک قول میں سنت ہیں مگر ان کی اتنی زیادہ تاکید نہیں ہے۔ درمیان کے استلاموں میں کانوں تک ہاتھوں کو نہیں اٹھایا جائے گا' صرف سینے کے برابر اٹھا کر انہیں بوسہ دیا جائے گا ۔حجر اسود سے حجر اسود تک ایک چکر پورا ہو گیا' اسی طرح سات چکر پورے کریں۔ ساتویں چکر کے بعد اٹھویں مرتبہ استلام کریں اور دونوں کندھوں کو ڈھانک لیں یعنی اضطباع ختم کر دیں' کیونکہ اضطباع صرف طواف میں ہوتا ہے' سعی وغیرہ میں نہیں ہوتا' اضطباع کی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے لہٰذا اضطباع ختم کرنے کے بعد دو رکعت نماز پڑھیں' اگر با آسانی ممکن ہو تو مقام ابراہیم کے پیچھے ورنہ مسجد حرام میں جہاں آسانی سے پڑھ سکیں، پڑھیں، اس نماز کی پہلی رکعت میں ''سورہ کافرون'' اور دوسری رکعت میں ''قل ھو اللہ احد'' پڑھنا افضل ہے' نماز کے بعد آب زم زم پئیں' سر' چہرہ اور جسم پر آب زم زم کا لگانا بھی مستحب ہے' آب زم زم پیتے وقت دعا مانگیں' اس وقت دعا قبول ہوتی ہے' آپ مُحرِم ہیں لہٰذا ملتزم کے ساتھ نہ چمٹیں، طواف مکمل ہو گیا، سعی کے لئے نواں استلام کریں اور سعی کے لئے باب الصفا سے، صفا کی طرف چلیں۔

(ردالمحتار: ۲/۴۹۳ تا ۵۰۰، فتاوی تاتارخانیہ: ۲/۴۴۵ تا ۴۴۹، غنیۃ الناسک/۵۲ تا ۵۶)

سعی

طواف سے فارغ ہو کر حجر اسود کا نواں استلام کریں اور باب الصفا سے، صفا کی طرف چلیں' دوسرے دروازوں سے بھی صفا کی طرف جانا جائز ہے لیکن باب الصفا کی طرف سے جانا افضل ہے' اس لئے کہ نبی کریم ﷺ اسی باب سے صفا کی طرف گئے تھے' صفا مسجد حرام سے باہر ہے' لہٰذا جب مسجد سے نکلنے لگیں تو پہلے بایاں پاؤں باہر نکالیں اور مسجد سے نکلنے کی دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ.وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰه. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ. (سنن ابن ماجہ/۵۶)

''اللہ تعالیٰ کے نام سے مسجد سے باہر نکلتا ہوں' اللہ کے رسول ﷺ پر اللہ کی رحمتیں اور اس کا سلام ہو' اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔''

صفا کے قریب پہنچ کر یہ پڑھیں:

أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰه .

(سنن نسائی:۲/۳۱)

''جس سے اللہ تعالیٰ نے ابتدا کی (یعنی صفا سے)' میں بھی وہیں سے ابتداء کرتا ہوں (یعنی سعی شروع کرتا ہوں) بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں''

پھر صفا پر چڑھیں' بالکل اوپر چڑھنا منع ہے' صفا پر اتنا چڑھنا کافی ہے جس سے قدرے بلندی پر ہونے کا احساس ہونے لگے' اور بیت اللہ شریف نظر آ جائے تو قبلہ رو ہو کر پہلے سعی کی نیت کریں، کہ اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے صفا و مروہ کے سات چکروں کی سعی کا ارادہ کرتا ہوں' اسے میرے لئے آسان فرما دیجئے اور قبول فرمائیے' دل سے نیت کرنا ضروری ہے' زبان سے بھی کہہ لینا بہتر ہے' پھر ہاتھ اٹھائیں جیسے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں اور دعا کریں' یہ جگہ بھی دعا کی قبولیت کی ہے' یہاں جتنا ہو سکے دعا کریں' جتنی دیر میں بیں' پچیس آیات کی تلاوت ہوتی ہے' اتنی دیر یہاں ٹھہرنا اور دعا کرنا مستحب ہے۔

اس جگہ کی مسنون دعائیں یاد ہوں، وہ کریں' مسنون دعائیں یاد نہ ہوں تو اپنی زبان میں اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات مانگیں' صفا کی مسنون دعائیں مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ اللہ اکبر (تین بار)

۲۔ لا الہ الا اللہ. (تین بار)

۳۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ. (صحیح مسلم:۱/۳۹۵)

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں' بادشاہی اور ساری تعریفیں اسی کے لئے ہیں' وہ زندہ کرتا اور موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ (اپنی ذات وصفات میں) اکیلا ہے' اس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور (دشمن کے) تمام لشکروں کو اسی ایک نے شکست دی۔''

۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ دعا پڑھنا بھی منقول ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ، وَاِنِّيْ أَسْأَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ أَنْ لَا تَنْزِعَهٗ مِنِّيْ حَتّٰى تَتَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ. (غنیۃ الناسک/۶۹)

''اے اللہ! آپ نے فرمایا ہے: مجھ سے مانگو میں قبول کروں گا اور آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے' میں آپ سے یہ دعا مانگتا ہوں کہ جس طرح آپ نے مجھے اسلام کی ہدایت عطا فرمائی ہے (یعنی مسلمان بنایا ہے) اس (نعمت) اسلام کو مجھ سے نہ چھینئے اور میرا خاتمہ ایمان پر فرمایئے۔''

۵۔ درود شریف: ہر دعا کے اول وآخر اور اس کے علاوہ کثرت سے درود پڑھیں۔

دعائیں قدرے بلند آواز سے پڑھیں اور درود شریف آہستہ پڑھیں' اگر طواف قدوم کے بعد کی سعی ہو تو تلبیہ بھی پڑھیں' دعاؤں کا تین بار پڑھنا مستحب ہے' دعا مانگنے کے بعد صفا سے نیچے اتر کر مروہ کی طرف چلیں' سعی کے دوران بھی دعا مانگتے رہیں' جب سبز ستونوں کے قریب پہنچیں اور ستونوں سے تقریباً چھ ہاتھ کے بقدر فاصلہ باقی ہو تو قدرے تیزی کے ساتھ دوڑنا شروع کر دیں' عورتیں اپنی عام چال کے ساتھ چلتی رہیں' سبز ستونوں کے درمیان تیز دوڑنا صرف مردوں کے لئے سنت ہے' عورتوں کے لئے نہیں۔

سبز ستونوں کے درمیان کی دعا

سبز ستونوں کے درمیانی فاصلہ میں مندرجہ ذیل دعا کا پڑھنا منقول ہے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ ،وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَم.

(غنیۃ الناسک/ ۶۹)

''اے میرے پروردگار! بخش دیجئے اور رحم فرمایئے، اور جن گناہوں پر آپ مطلع ہیں، ان سے درگذر فرمایئے، بے شک آپ بڑی عزت اور بڑے کرم والے ہیں۔''

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ میلین اخضرین کے درمیان (اب یہ سبز ستونوں کی شکل میں ہیں) یہ پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ فَاَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ/ ۲۹۵)

اے اللہ! میری مغفرت فرما اور رحم فرما آپ ہی غالب اور زیادہ کرم فرمانے والے ہیں۔

سبز ستون ختم ہونے کے بعد عام چال چلتے ہوئے مروہ پر پہنچیں، اس کے اوپر چڑھیں، بالکل اوپر چڑھنا منع ہے، قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگیں، جو عمل صفا پر کیا تھا، وہی مروہ پر کریں، سعی کا ایک چکر پورا ہو گیا، اس طرح سات چکر پورے کریں، مروہ سے صفا جاتے ہوئے بھی سبز ستونوں کے درمیان اسی طرح تیز چلیں، جس طرح صفا سے مروہ کی طرف آتے ہوئے تیزی کے ساتھ چلے تھے، سعی صفا سے شروع ہو کر مروہ پہ ختم ہوگی، دوران سعی اگر فرض نماز کی جماعت یا نماز جنازہ ہونے لگے تو سعی چھوڑ کر نماز میں شریک ہو جائیں، نماز سے فارغ ہو کر وہیں سے سعی شروع کریں جہاں سے چھوڑ کر گئے تھے، سعی ختم ہونے کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا مستحب ہے، اگر آسانی سے ہو سکے تو مطاف میں آ کر یہ نفل پڑھیں، افضل یہی ہے، مسجد حرام میں بھی جہاں چاہیں پڑھ سکتے ہیں، مروہ پہ یہ نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

(ردالمحتار: ۲/ ۵۰۰۔۵۰۱، غنیۃ الناسک/ ۶۸ تا ۷۰)

سعی سے فارغ ہو کر عمرہ مکمل ہو گیا ہے، احرام کھول دیں اور مکہ مکرمہ میں قیام کریں۔

مکہ مکرمہ میں قیام

مکہ مکرمہ کے قیام کو انتہائی غنیمت سمجھنا چاہئے اور ہر نماز جماعت کے ساتھ مسجد حرام میں پڑھنی چاہئے، کیونکہ مسجد حرام میں ایک فرض نماز کا ثواب، ایک لاکھ نماز کے برابر ہے، جماعت کے ساتھ پڑھنے کی صورت میں ستائیس لاکھ کے برابر ہو جائے گا، اس طرح ایک دن کی پانچ نمازیں باجماعت پڑھنے سے ایک کروڑ پینتیس لاکھ نمازوں کا ثواب ملے گا، مسجد حرام میں نماز پڑھنے کی صورت میں بیت اللہ شریف کا بالکل سامنے ہونا ضروری ہے، ورنہ نماز نہیں ہوگی، بیت اللہ شریف کے چاروں طرف مصلّٰی کے طور پر لکیریں بنادی گئی ہیں، نماز پڑھتے وقت ان لکیروں کا خیال رکھنا اوران کے مطابق رخ کرنا ضروری ہے، تھوڑے سے فرق سے نماز ضائع ہوسکتی ہے، اسی طرح صرف حطیم کی طرف رخ کرنا کافی نہیں، بلکہ بیت اللہ کی طرف منہ کرنا ضروری ہے،

مسجد حرام میں داخل ہونے کے بعد تحیۃ المسجد نہ پڑھیں، بلکہ طواف کریں، اگر طواف کا موقع نہ ہو، مثلاً طواف کرنے کی صورت میں فرض نماز، وتر، نماز باجماعت، نماز جنازہ یا سنت مؤکدہ فوت ہوجانے کا خطرہ ہو تو طواف نہ کریں اور دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ لیں، بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔

مسجد حرام میں ایک لاکھ نماز کا ثواب فرض نماز کا ہے نفل نماز کا نہیں، اسی طرح یہ ثواب مردوں کے لیے ہے، عورتوں کا گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے[1]

بیت اللہ شریف کی طرف چاروں طرف سے نماز پڑھنا صحیح ہے، جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں جو لوگ امام والی جانب میں کھڑے ہیں ان کا امام سے پیچھے کھڑا ہونا

---

[1] ویقول العینیؒ: واختلفوا: ھل یرا دبا الصلوۃ ھنا الفرض أو ھو عام فی النفل والفرض؟ والی الاول ذھب الطحاوی' والی الثانی ذھب مطرف المالکی وقال النووی مذھبنا یعم الفرض و النفل جمیعًا۔ (عمدۃ القاری: ۵/۵۷)

ویقول ابن حجر: وظاھر فی ایراد المصنف لھذہ الترجمۃ فی ابواب التطوع یشعر بان المراد بالصلوٰۃ فی الترجمۃ النافلۃ ویحتمل ان یراد بھا ما اعم من ذلک فیدخل النافلۃ و ھذا اوجہ وبہ قال الجمھور فی حدیث الباب وذھب الطحاوی الی ان التفضیل مختص بصلوٰۃ الفریضۃ ...... وقد تقدم النقل عن الطحاوی وغیرہ ان ذلک مختص بالفرائض لقولہ ﷺ "افضل صلوٰۃ المرء فی بیتہ الاالمکتوبۃ" (فتح الباری :۴/۱۰۲طبع بیروت)

ویقول ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ : ثم ذکر العلماء خلافا فی ھذاالفضل ھل یعم الفرض والنفل او یختص بالفرض وھو مقتضی مشھور مذھبنا ای المالکیۃ ومذھب الحنفیۃ والتعمیم مذھب الشافعیۃ. (ردالمحتار :۲/۵۲۵)

وقد یقال ایضا ان ذلک انما ھو فی حق الرجال لانہ ﷺ امر المرأۃ التی سالتہ الحضور والصلوٰۃ معہ ان تصلی فی بیتھا مع ان الخروج لھن کان مباحا اذ ذاک (فتح القدیر:۳/۹۶)

ضروری ہے، اس جانب میں اگر کوئی امام سے آگے بڑھ گیا تو اس کی نماز نہیں ہوگی، باقی تین جانبوں کے لوگ امام سے آگے بھی ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں۔

اگر مکہ مکرمہ کا قیام منیٰ وغیرہ کے دن شامل کر کے پندرہ راتیں یا اس سے زیادہ ہو تو اکثر علماء کی تحقیق کے مطابق یہ شخص شرعاً مقیم ہے، مکہ مکرمہ، منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں پوری نماز پڑھے گا، اور حج کی قربانی کے علاوہ عید الاضحیٰ کی قربانی بھی کرے گا، عید الاضحیٰ کی قربانی اپنے وطن میں بھی کی جاسکتی ہے، اور اگر یہ سارا قیام پندرہ راتوں سے کم ہے تو یہ شخص شرعاً مسافر ہے، نماز قصر کرے گا، اور عید کی قربانی بھی اس پر واجب نہیں ہے۔

احتیاط اس میں ہے کہ پہلی قسم کا شخص جس کو مقیم قرار دیا گیا ہے مکہ مکرمہ میں حرم شریف میں باجماعت نماز پڑھے اور منیٰ وغیرہ میں کسی ایسے شخص کی اقتدا میں پوری نماز پڑھے جس کا مقیم ہونا مسلم ہو۔

مکہ مکرمہ کے قیام کے دوران جنت المعلیٰ کی بھی زیارت کرے اس میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور دیگر بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی قبریں ہیں، یہاں حاضری دے، اور دعا کرے۔

مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران نفلی طواف کثرت سے کرنے چاہییں، حج کے موسم میں زیادہ رش کی وجہ سے اگر خواتین کے ساتھ اختلاط کا خطرہ ہو تو مطاف کے کناروں پر یا اوپر کی منزلوں پر طواف کرے، عورتوں کے ساتھ اختلاط اور مس سے بچنا بہر حال ضروری ہے مسجد عائشہ یا جعرانہ سے احرام باندھ کر عمرہ بھی کیا جاسکتا ہے، نفلی طواف زیادہ سے زیادہ کریں کیونکہ نفل نماز سے نفل طواف افضل ہے۔

آب زم زم:

مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران آب زم زم کثرت سے پینا چاہیے، آب زم زم کو ثواب کی نیت سے دیکھنا بھی ثواب ہے، آب زمزم پینے سے پہلے دعا کرنی چاہئے، اس وقت کی گئی دعا قبول ہوتی ہے۔ لہذا آب زم زم پینے سے پہلے خوب دعائیں کریں، پھر زم زم پئیں اور خوب پئیں، زم زم بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے پئیں، اپنے سر، چہرے اور سینے وغیرہ پر ملیں، زم زم پینے کی مشہور دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْماً نَّافِعاً وَّرِزْقاً وَّاسِعاً وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ.

''اے اللہ! میں آپ سے علم نافع اور رزق واسع اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔''

آب زم زم ساتھ لانا اور دوستوں کو پلانا مستحب ہے۔

(غنیۃ الناسک: ۳۷۳تا۳۷۵، ردالمحتار: ۲/۵۰۲۔۶۲۵، فتاوی تاتارخانیہ: ۲/۴۵۱)

منیٰ روانگی تا مکہ مکرمہ واپسی

آٹھ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ سے منیٰ جانا ہے، اور آٹھ تا بارہ ذی الحجہ یہی پانچ دن، حج کے دن ہیں، ان دنوں کے تفصیلی احکام اور مناسک حج کی ادائیگی کا مکمل طریقہ، حج کی تینوں اقسام کے بیان کے بعد ''حج کے پانچ دن'' کے عنوان سے صفحہ ۲۱۰ تا صفحہ ۲۴۸ پر ملاحظہ فرمائیں، یہاں اس کا خلاصہ اختصار کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

آٹھ ذی الحجہ کو یا اس سے پہلے حج کا احرام باندھیں، سب سے افضل یہ ہے کہ حطیم میں حج کا احرام باندھیں، لیکن رش کی وجہ سے ایسا کرنا بہت مشکل ہے، حطیم کے بعد مسجد حرام سے، حج کا احرام باندھنا افضل ہے، پھر مکہ مکرمہ میں کہیں سے بھی باندھنا افضل ہے سب سے کم درجہ حدود حرم کے اندر اندر احرام باندھنے کا ہے۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۱۵، ردالمحتار: ۲/ ۵۳۷)

مسنون طریقہ کے مطابق احرام باندھیں، دو رکعت نفل پڑھ کر سر ننگا کر کے حج کے احرام کی نیت کریں اور زبان سے یہ الفاظ کہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ

اے اللہ! میں حج کا ارادہ کر رہا ہوں، اسے میرے لئے آسان فرما دیجئے اور میری طرف سے اسے قبول فرمالیجئے۔

پھر کہیں:

لَبَّیْكَ بِحَجَّةٍ (کتاب الاذکار/ ۱۲۷)

''میں حج کے لئے حاضر ہوں''

یہ الفاظ صرف اسی موقع پر ایک مرتبہ کہیں، آئندہ صرف تلبیہ ہی پڑھیں۔

(کتاب الاذکار للنووی/۱۲۷)

اس کے بعد بآواز بلند تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں، تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں:

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ (صحیح بخاری:۱/۲۱۰)

''حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں آپ ہی کیلئے ہیں اور تمام نعمتیں آپ ہی کی عطا کی ہوئی ہیں اور سلطنت بھی آپ کی ہے، (اس میں) کوئی آپ کا شریک نہیں''۔

کثرت سے تلبیہ پڑھتے رہیں، تلبیہ جب بھی پڑھیں، کم از کم تین بار پڑھیں، ہرنئی حالت شروع ہونے پر تلبیہ پڑھیں، کم از کم تین بار پڑھیں، ہرنئی حالت شروع ہونے پر تلبیہ پڑھیں، مرد قدرے بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ تلبیہ پڑھیں، احرام کی حالت میں تلبیہ بہت بڑی نیکی ہے، دیکھا گیا ہے حجاج کرام تلبیہ پڑھنے میں بہت سستی کرتے ہیں، نیت کر کے تلبیہ پڑھنے سے دوبارہ احرام کی پابندیاں شروع ہو چکی ہیں، ان کا خیال رکھیں۔

آٹھ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہونگے، منیٰ پہنچ کر اپنے خیمے میں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز باجماعت پڑھیں۔ رات یہاں قیام کر کے اگلی صبح نو ذی الحجہ کو فجر سے پہلے یا فجر کی نماز پڑھ کر عرفات کیلئے روانہ ہو جائیں، ظہر کے بعد سے غروب آفتاب تک عرفات میں وقوف کریں، وقوف عرفات حج کا رکن اعظم ہے، غروب آفتاب کے بعد عرفات سے مزدلفہ کیلئے روانہ ہو جائیں۔

مزدلفہ پہنچ کر عشاء کے وقت میں مغرب وعشاء اکٹھی باجماعت پڑھیں۔ رات آرام و عبادت میں گزاریں۔ دسویں ذی الحجہ کی صبح نماز فجر اول وقت میں پڑھ کر سورج نکلنے سے کچھ دیر پہلے تک مزدلفہ میں وقوف کریں، یہاں سے کنکریاں بھی چن لیں، سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ کیلئے روانہ ہو جائیں۔ منیٰ پہنچ کر اپنے خیمہ میں جائیں، پھر مناسب وقت پر جمرہ عقبہ کی رمی کریں، اس کے بعد قربانی کریں، پھر حلق یا قصر کریں اور احرام کھول دیں، موقع ہو تو آج، ورنہ

کل طواف زیارت کریں، گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو تینوں جمرات کی رمی کریں۔ اگر بارہ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ واپسی کا ارادہ ہو تو مغرب سے پہلے پہلے منیٰ سے مکہ مکرمہ کیلئے روانہ ہو جائیں، اگر تیرہ ذی الحجہ کو بھی رمی کرنے کا ارادہ ہو تو تیرہ کو زوال آفتاب کے بعد رمی کر کے مکہ مکرمہ واپس آ جائیں، یہاں جتنا قیام ہو، آداب وعبادات کے ساتھ قیام کریں، جب مکہ مکرمہ سے وطن واپسی یا مدینہ منورہ کیلئے حاضری کا وقت قریب آ جائے تو روانگی سے پہلے طواف وداع کریں اور بیت اللہ شریف کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے حجر اسود کا استلام کر کے مسجد حرام سے باہر آ جائیں۔ آسانی کیلئے حج تمتع کے افعال کا نقشہ پیش کیا جاتا ہے۔

☆☆☆

نقشہ افعال حج تمتع

ذیل میں حج تمتعکے افعال کا نقشہ پیش کیا جاتا ہے:

نمبر شمار	افعال	حیثیت	وقت/جگہ	نمبر شمار	افعال	حیثیت	وقت/جگہ
۱	عمرے کا احرام	شرط	میقات سے گزرنے سے پہلے	۹	رمی جمرہ عقبہ	واجب	دس ذی الحجہ صبح صادق تا صبح صادق
۲	عمرے کا طواف مع رمل	رکن	مکہ مکرمہ پہنچ کر	۱۰	قربانی	واجب	رمی کے بعد دس تا بارہ ذی الحجہ
۳	عمرے کی سعی	واجب	طواف عمرہ کے بعد	۱۱	حلق یا قصر	واجب	رمی وقربانی کے بعد بارہ ذی الحجہ کی شام تک
۴	حلق یا قصر	واجب	سعی کے بعد	۱۲	طواف زیارت	فرض	دس تا بارہ ذی الحجہ
۵	حج کا احرام	شرط	آٹھ ذی الحجہ، حدود حرم	۱۳	حج کی سعی	واجب	طواف زیارت یا احرام اور نفل طواف کے بعد
۶	مکہ مکرمہ سے منیٰ روانگی وقیام منیٰ	سنت	آٹھ ذی الحجہ	۱۴	تینوں جمرات کی رمی	واجب	گیارہ ذی الحجہ بعد زوال تا صبح صادق
۷	وقوف عرفہ	فرض	نو ذی الحجہ بعد زوال تا صبح صادق	۱۵	تینوں جمرات کی رمی	واجب	بارہ ذی الحجہ بعد زوال تا صبح صادق
۸	وقوف مزدلفہ	واجب	دس ذی الحجہ بعد صبح صادق تا قبل طلوع آفتاب	۱۶	طواف وداع	واجب	بوقت واپسی از مکہ مکرمہ

☆☆☆

حج افراد

افراد کا لغوی معنی:

افراد کا لغوی معنی ہے: الگ کرنا، (لسان العرب: ۱۰/۲۱۵)

حج افراد کو عمرے سے الگ کیا جاتا ہے اور حج کے احرام سے صرف حج ہی کیا جاتا ہے، اس لئے اس کو حج افراد کہتے ہیں۔

حج افراد کا اصطلاحی معنی

حج افراد کا اصطلاحی و شرعی معنی یہ ہے کہ:

''صرف حج ادا کرنے کی نیت سے احرام باندھ کر حج کرنا'' (ردالمحتار: ۲/۴۷۹)

حج افراد آفاقی، مکّی، میقاتی اور حلّی وغیرہ ہر شخص کرسکتا ہے۔ (ردالمحتار: ۲/۵۳۰، ۵۳۶)

حج افراد کا طریقہ

حج افراد کی کوئی اپنی شرط نہیں ہے، جو نفس حج کی شرائط ہیں مثلاً مسلمان ہونا، احرام ہونا، حج کا زمانہ ہونا وغیرہ وغیرہ وہی حج افراد کی شرائط ہیں۔

حج افراد میں صرف حج کا احرام باندھا جاتا ہے مکہ مکرمہ پہنچ کر طواف قدوم جو کہ سنت ہے کر کے احرام ہی کی حالت میں مکہ مکرمہ میں قیام کیا جاتا ہے، پھر آٹھ ذی الحجہ کو اسی احرام کے ساتھ منیٰ جا کر مناسک حج ادا کئے جاتے ہیں۔

حج افراد کا طریقہ یہ ہے کہ جب حج کیلئے روانگی کا وقت آجائے تو ضروری سامان، کاغذات اور پاسپورٹ وغیرہ بڑی احتیاط سے سنبھال کر رکھیں، پرائیویٹ حج پر جانے والوں کو اپنے گروپ لیڈر سے اور سرکاری طور پر حج پر جانے والوں کو روانگی سے دو دن پہلے حاجی کیمپ سے پاسپورٹ اور ضروری کاغذات مل جائیں گے، انہیں سنبھال کر دستی بیگ میں رکھیں اور بیگ اپنے

ہاتھ میں رکھیں یا گلے میں ڈال لیں۔

روانگی سے پہلے

گھر سے روانہ ہونے سے پہلے، جن لوگوں سے تعلقات یا معاملات ہیں، ان سے معاملہ صاف کرلیں، کسی کا حق ذمہ میں ہو اسے ادا کریں یا لکھ لیں، کسی کے ساتھ زیادتی کی ہو یا کسی سے ناراضگی ہو تو اس سے معاف کرائیں۔

گھر سے روانگی

گھر سے روانہ ہونے سے پہلے سنت کے مطابق غسل کریں، بغلوں کے اور زیر ناف بال صاف کریں، غسل نہ کرسکیں تو وضو کرلیں، ناخن کاٹیں، حجامت بنوائیں، حسب مزاج سر اور ڈاڑھی کے بالوں کو تیل یا خوشبو لگائیں، بالوں میں کنگھی کریں، دو رکعت نفل توبہ اور سفر کی نیت سے پڑھیں۔

احرام

احرام گھر سے باندھنا افضل ہے اگر ہو سکے تو گھر سے احرام باندھ کر ہی روانہ ہوں، ورنہ ایئرپورٹ پر احرام باندھیں، احرام کیلئے، سلے ہوئے کپڑے اتار کر دو چادریں زیب تن کریں، ہوائی چپل یا ایسی جوتی جس سے پاؤں کے درمیان کی ابھری ہوئی ہڈی ننگی رہے، پہنیں۔

دو رکعت نفل اور نیت

سر ڈھانک کر دو رکعت نماز پڑھیں۔ نماز پڑھنے کے بعد سر ننگا کر کے حج کے احرام کی نیت کریں اور زبان سے یہ الفاظ کہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ

(الدر المختار: ۲/۵۳۱، غنیۃ الناسک/ ۱۰۹)

اے اللہ! میں حج کا ارادہ کر رہا ہوں اسے میرے لئے آسان فرما دیجئے اور میری طرف سے قبول فرمالیجئے۔

پھر کہیں:

لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ (صحیح بخاری:۱/۲۱۲) (کتاب الاذکار/۱۲۷)

''میں حج کیلئے حاضر ہوں''

یہ الفاظ صرف اس موقع پر کہیں، آئندہ صرف تلبیہ ہی پڑھیں۔

اس کے بعد بآواز بلند تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں، تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ (صحیح بخاری:۱/۲۱۰)

''حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں آپ ہی کیلئے ہیں اور تمام نعمتیں آپ ہی کی عطا کی ہوئی ہیں اور سلطنت بھی آپ کی ہے، (اس میں) کوئی آپ کا شریک نہیں''۔

کثریت سے تلبیہ پڑھتے رہیں، تلبیہ جب بھی پڑھیں، کم از کم تین مرتبہ پڑھیں ہر نئی حالت شروع ہونے پر تلبیہ پڑھیں، مرد قدرے بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ تلبیہ پڑھیں، احرام کی حالت میں تلبیہ بہت بڑی عبادت ہے، نیت کر کے تلبیہ پڑھنے سے احرام کی پابندیاں شروع ہو چکی ہیں، ان پابندیوں کا خیال رکھیں اور ممنوعات احرام (جن کا ذکر احرام کے باب میں لزر چکا ہے) سے بالکل اجتناب کریں۔

ایئر پورٹ آمد

ایئر پورٹ اور جہاز کے بیت الخلاء میں خوشبودار صابن اور خوشبودار ٹشو پیپر استعمال نہ کریں، پاسپورٹ ودیگر ضروری کاغذات سنبھال کر دستی بیگ میں رکھیں۔ ایئر پورٹ پر امیگریشن کی کاروائی ودیگر معاملات سے فارغ ہو کر لاؤنج میں تشریف رکھیں، نماز کا وقت ہو تو باجماعت نماز ادا کریں، سفر حج میں بطور خاص نماز کا اہتمام کریں۔ کوئی نماز قضا نہ ہونے دیں، تمام نمازیں وقت پر باجماعت پڑھنے کا اہتمام کریں، اگر دوران پرواز نماز کا وقت ہو جائے اور جہاز اترنے تک نماز قضا ہو جانے کا خطرہ ہو تو جہاز کے اندر قبلہ رو کھڑے ہو کر نماز ادا کریں، جب روانگی

کیلئے جہاز میں بیٹھنے کا اعلان ہو تو اطمینان سے مقررہ گیٹ سے جہاز میں سوار ہونے کیلئے چلیں، چلتے ہوئے تلبیہ پڑھتے رہیں۔

جہاز میں اپنی مقرر کردہ سیٹ پر بیٹھ جائیں، جدہ تک ساڑھے چار، پانچ گھنٹے کا ہوائی جہاز کا سفر ہوگا، دوران سفر احرام کی پابندیوں کا خیال رکھیں۔

جدہ ایئرپورٹ آمد

جدہ اترنے کے بعد امیگریشن کی کاروائی اور دیگر معاملات میں تین، چار گھنٹے لگ سکتے ہیں لہذا ایئرپورٹ پر اطمینان سے ساری کاروائی مکمل کروائیں اگر جہاز میں سامان بک کروایا ہو تو وہ بھی وصول کریں، کسی قسم کی عجلت یا جلد بازی کا مظاہرہ نہ کریں، ورنہ خواہ مخواہ پریشان ہوں گے، اگر نماز کا وقت ہو جائے تو ایئرپورٹ پر نماز ادا کریں۔

مکہ مکرمہ کیلئے روانگی

یہاں سے فارغ ہو کر باہر نکلیں گے تو ٹکٹ اور پاسپورٹ آپ سے لے لیا جائے گا اور واپسی پر اسی جگہ آپ کو واپس کیا جائے گا۔ اب معلم کی بسوں میں آپ مکہ مکرمہ کیلئے روانہ ہونگے، اپنا سامان بس میں بک کروائیں، دستی بیگ یا دستی سامان ہاتھ میں رکھیں، یہاں سے مکہ مکرمہ روانہ ہونے میں بھی تاخیر ہو سکتی ہے۔ لہٰذا ہر معاملہ میں تحمل اور بردباری کا مظاہرہ کریں۔

حدود حرم

یہاں سے روانہ ہو کر مکہ مکرمہ سے تقریباً 23 کلومیٹر پہلے حدود حرم شروع ہو جاتی ہے۔ جب حدود حرم میں داخل ہوں تو تلبیہ، تکبیر، (یعنی اللہ اکبر) تھلیل (یعنی لا الہ الا اللہ) استغفار اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثناء کیساتھ داخل ہوں، اور اس طرف دھیان رکھیں کہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے حرم پاک میں داخل ہو گیا ہوں۔ یہاں اگر نیکی کا ثواب زیادہ ہے تو گناہ کا وبال بھی شدید ہے، لہٰذا یہاں اور آئندہ زندگی میں ہر قسم کے گناہ سے بچنے کا پختہ عزم کریں۔

حدود حرم میں داخل ہونے کی دعا

جب حدود حرم میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَاَمْنُكَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَشَعْرِیْ وَبَشَرِیْ عَلَی النَّارِ۔وَاٰمِنِیْ مِنْ عَذَابِكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ، وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْلِیَآئِكَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ وَوَفِّقْنِیْ لِلْعَمَلِ بِطَاعَتِكَ وَامْنُنْ عَلَیَّ بِقَضَآءِ مَنَاسِكِكَ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

(اتحاف شرح احیاء ۴/ ۵۷۶)

اے اللہ یہ تیرا حرم اور تیرے امن کی جگہ ہے پس میرا گوشت' میرا خون' میرے بال اور میری کھال جہنم پر حرام فرما دیجئے۔ اے اللہ! اس دن کے عذاب سے میری حفاظت فرما جس دن آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے۔ اور مجھے اپنے دوستوں اور اپنے فرمانبرداروں میں سے بنا دیجئے۔ مجھے توفیق عطا فرما ایسے عمل کی جو تیری اطاعت سے متعلق ہو اور کرم فرما کہ حج کے احکام کو پورا کرلوں۔ اور میری توبہ قبول فرما۔ یقیناً آپ توبہ قبول کرنے والے مہربان ہیں۔

مکہ مکرمہ میں داخلہ اور دعا

امید اور ڈر کے ملے جلے جذبات کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں کہ ابھی احکم الحاکمین کے دربار میں حاضر ہونا ہے، مکہ مکرمہ میں داخل ہوں تو دعا پڑھیں۔

حضرت جعفر بن محمد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ مکہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ الْبَلَدُ بَلَدُكَ وَالْبَیْتُ بَیْتُكَ جِئْتُ اَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَاَؤُمُّ طَاعَتَكَ مُتَّبِعًا لِّاَمْرِكَ رَاضِیاً بِقُدْرَتِكَ مُسَلِّمًا لِّاَمْرِكَ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّ اِلَیْكَ الْمُشْفِقِ مِنْ عَذَابِكَ اَنْ تَسْتَقْبِلَنِیْ بِعَفْوِكَ وَاَنْ تَتَجَاوَزَ عَنِّیْ بِرَحْمَتِكَ وَاَنْ تُدْخِلَنِیْ جَنَّتَكَ۔

(ہدایۃ السالک: ۲/ ۷۴۵)

اے اللہ! شہر دراصل تیرا شہر ہے۔ گھر دراصل تیرا گھر ہے۔ تیری رحمت ڈھونڈنے

آیا ہوں۔ تیری عبادت کا قصد کرتے ہوئے اور تیرے حکم کی اتباع کرتے ہوئے آیا ہوں۔ تیری قدرت پر راضی رہتے ہوئے۔ تیرے حکم پر گردن جھکاتے ہوئے۔ تجھ سے سوال کرتا ہوں پریشان حال کے سوال کرنے کی طرح جو تیرے عذاب سے ڈرنے والا ہے کہ آپ مجھے معاف فرمادیں اپنی رحمت سے میرے گناہوں سے درگذر فرمادیں اور مجھے اپنی جنت میں داخل فرمادیں۔

قیام گاہ پر پہنچ کر اپنا سارا سامان سنبھالیں، کمرے میں اپنی جگہ پر پہنچیں، سامان رکھیں۔ طبیعت میں بشاشت اور نشاط ہو تو ابھی حرم پاک چلیں، ورنہ کچھ دیر آرام کرلیں، کھانے کا تقاضا ہو تو کھانا کھالیں۔

حرم پاک میں حاضری

طہارت وغیرہ ضروریات سے فارغ ہو کر تلبیہ پڑھتے ہوئے عمرہ کی ادائیگی کیلئے حرم پاک کی طرف چلیں، اگر باآسانی ممکن ہو تو باب السلام سے، ورنہ کسی بھی دروازے سے دعا پڑھ کر، پہلے دایاں پاؤں اندر رکھ کر مسجد حرام میں داخل ہوں، اور مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اس کے بعد مسجد حرام میں پہنچنے کی دعا پڑھیں:

حرم مکہ میں پہنچنے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَاَمْنُكَ فَحَرِّمْنِيْ عَلَى النَّارِ وَاٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَوْلِيَآئِكَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ

(کتاب الاذکار/ ۱۲۸)

اے اللہ! یہ تیرے حرم اور تیرے امن کی جگہ ہے۔ پس مجھے جہنم پر حرام فرما۔ اور اس دن کے عذاب سے مجھے مامون فرما۔ جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اور مجھے اپنے محبوب دوستوں اور اہل طاعت میں سے بنا دیجئے۔

جوتے سنبھالنے کیلئے تھیلی ساتھ رکھیں، جوتے تھیلی میں ڈال کر کسی متعین جگہ پر لٹکا دیں یا

جوتوں کے ڈبے میں رکھ دیں، اور اس جگہ کی کوئی نشانی رکھ لیں تا کہ واپسی پر اسی جگہ سے جوتے لے سکیں، تلبیہ پڑھتے رہیں اور نظریں جھکائے رکھیں، ابھی بیت اللہ شریف کو دیکھنے کے لئے نظریں ہرگز اوپر نہ اٹھائیں، جھکی ہوئی نگاہوں کے ساتھ بیت اللہ شریف کی طرف بڑھتے رہیں، بیت اللہ شریف مسجد حرام میں نشیبی جگہ میں واقع ہے، دو مرتبہ سیڑھیاں اتر کر جب آپ تیسری سیڑھیاں اتریں گے تو آپ مطاف میں پہنچ جائیں گے، جسکے درمیان میں بیت اللہ شریف ہے۔

بیت اللہ شریف پر پہلی نظر

جب مطاف میں پہنچ جائیں اور بیت اللہ شریف سامنے ہونے کا اندازہ ہو جائے تو یکبارگی نظریں اٹھا کر بیت اللہ شریف پر لگا دیں۔ جب بیت اللہ شریف پر نظر پڑے تو تین مرتبہ اللہ اکبر اور تین مرتبہ لا الہ الا اللہ کہیں پھر ہاتھ اٹھا کر مندرجہ ذیل دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ۔

اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفاً وَّ تَعْظِيْماً وَّ تَكْرِيْماً وَّ مَهَابَةً وَّ زِدْ مَنْ شَرَّفَهٗ وَ كَرَّمَهٗ وَعظَّمَهٗ مِمَّنْ حَجَّهٗ اَوِ اعْتَمَرَهٗ تَشْرِيْفاً وَّ تَكْرِيْماً وَّ تَعْظِيْماً وَّ بِرًّا۔

(سنن بیہقی: ۵/۷۳)

اے اللہ! آپ ہی سلامتی (عطا کرتے) ہیں اور آپ ہی کی طرف سے سلامتی ہوتی ہے، ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھیئے۔

اے اللہ! اس گھر کی شرافت وعظمت، بزرگی اور ہیبت میں اور اضافہ فرمایئے، اور جو شخص اس گھر کی عزت واکرام اور تعظیم کرے، حج کرنے آیا ہو یا عمرہ، اس کی بھی شرافت وعظمت، بزرگی اور نیکی میں اضافہ فرمایئے۔

اس کے بعد دنیا وآخرت کی بھلائی کی دعا مانگیں کہ کعبہ کے دیکھنے کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا رؤیت کعبہ کے وقت آسمان کے

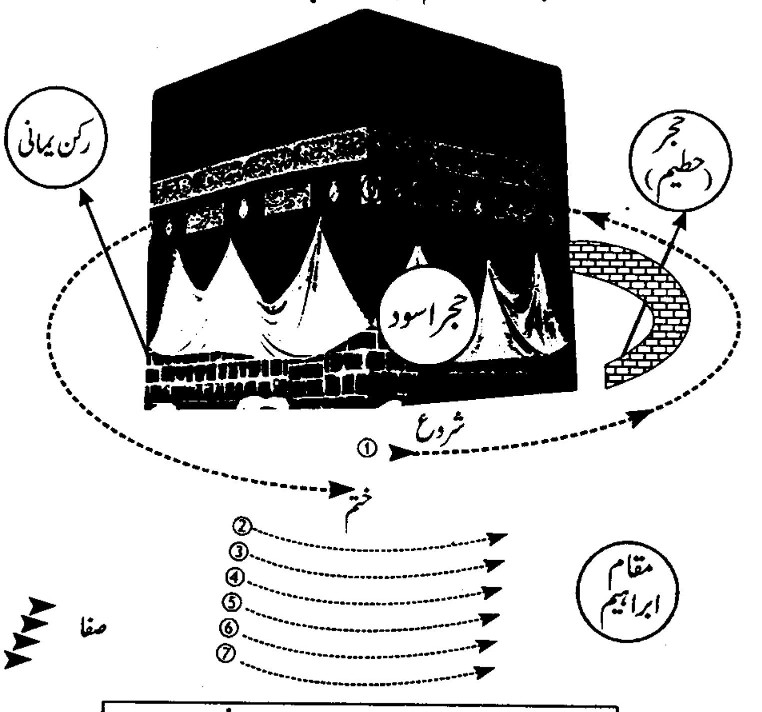
دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہے۔ اولاً کعبہ پر جہاں سے نظر پڑ جائے ہاتھ اٹھائیں پھر دعا مانگیں کہ یہ قبولیت دعا کا وقت ہے۔

اس کیساتھ ساتھ درود شریف پڑھیں اور خوب دعائیں کریں، یہ وقت اور یہ جگہ قبولیت دعا کا وقت اور قبولیت کی جگہ ہے۔ اس جگہ کی کوئی متعین دعا نہیں ہے۔ عربی دعائیں جن کا ترجمہ آتا ہو، سمجھ کر پڑھیں۔ ورنہ اپنی زبان میں حضور قلب وقبولیت کے یقین کے ساتھ دعائیں مانگیں، اس جگہ کی اہم دعاء اللہ تعالیٰ سے بلاحساب وکتاب جنت کا سوال ہے۔

(ردالمحتار:۲/۴۹۲، غنیۃ الناسک/۵۱)

طواف قدوم

دعا سے فارغ ہو کر جب طواف قدوم شروع کرنا چاہیں تو بیت اللہ شریف کے اس کونے



ہر چکر حجر اسود سے شروع ہوتا ہے اور حجر اسود پر ختم ہوتا ہے

کے قریب آجائیں جہاں حجر اسود نصب ہے، حج اور رش کے زمانے میں طواف شروع کرنے کے

لئے بیت اللہ شریف سے جتنا دور رہیں گے اتنی آسانی رہے گی اور جتنا قریب ہوں گے اتنی مشکل ہو گی لہذا باب الصفا کی طرف جہاں رش کم ہو وہاں حجر اسود کی سیدھ سے کچھ پہلے تلبیہ بند کر کے اس طرح کھڑے ہوں کہ آپ کا دایاں کندھا حجر اسود کی طرف ہو اور بایاں کندھا رکن یمانی کی طرف ہو چہرہ قبلہ کی طرف کر کے اضطباع کریں یعنی احرام کی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیں' اضطباع اس طواف میں مسنون ہے جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو' پھر طواف کی نیت کریں' دل سے نیت کرنا ضروری ہے' زبان سے بھی کہہ لینا بہتر ہے' طواف کی نیت یوں کریں کہ: ''یا اللہ میں آپ کی رضا کے لئے آپ کے گھر کے طواف کے سات چکروں کی نیت کرتا ہوں' اسے میرے لئے آسان فرما دیجئے اور قبول فرما لیجئے۔''

نیت کر کے حجر اسود کا استقبال کریں یعنی دائیں طرف اتنا چلیں کہ حجر اسود بالکل سامنے آ جائے' اب چونکہ کالی پٹی ختم کر دی گئی ہے لہذا حجر اسود کے سامنے کھڑے ہونے کا اندازہ ہی کیا جا سکتا ہے' حجر اسود کے بالکل سامنے کھڑے ہونے کا اندازہ لگانے میں اس بات کا بطور خاص خیال کریں کہ حجر اسود کو پیچھے چھوڑ کر آگے نہ نکل جائیں بلکہ اس کے سامنے اس طرح کھڑے ہوں کہ کم از کم حجر اسود کا کوئی حصہ جسم کے کسی بھی حصے کے برابر آ جائے تو حجر اسود کا استقبال ہو جائے گا' اب دونوں ہاتھ کانوں کے برابر اٹھائیں جیسا کہ نماز شروع کرتے ہوئے اٹھائے جاتے ہیں اور یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ.

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے' اللہ ہی کے لئے ساری تعریفیں ہیں' اور رسول اللہ ﷺ پر' اللہ کی رحمت اور اس کا سلام ہو۔''

اس کے بعد ہاتھ نیچے گرا دیں اور حجر اسود کا استلام کریں یعنی دوبارہ دونوں ہاتھ سینے کے برابر اٹھائیں گویا کہ ہاتھ حجر اسود پر رکھے ہیں' پھر دونوں ہاتھ چہرے کے برابر لا کر ہاتھوں کے درمیان بغیر آواز کے بوسہ دیں' اس کے بعد چہرہ اور سینہ بیت اللہ شریف کی طرف سے دائیں طرف یعنی بیت اللہ شریف کے دروازے والی جانب موڑ کر طواف کے لئے چلنا شروع کر دیں'

اگر آپ نے طواف کے بعد سعی بھی کرنی ہو تو طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کریں' یعنی کندھوں کو ہلاتے ہوئے' چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر قدرے تیزی کے ساتھ چلیں، اگر طواف کے بعد سعی نہ کرنی ہو تو رمل نہ کریں، طواف کے دوران بیت اللہ شریف کی طرف مت دیکھیں اور نہ ہی چہرہ اور سینہ بیت اللہ شریف کی طرف کریں' طواف کے دوران نہ دعا کی طرح ہاتھ اٹھائیں اور نہ ہی نماز کی طرح ہاتھ باندھیں بلکہ ہاتھ کھلے رکھیں' طواف میں حطیم کو بھی شامل کریں یعنی حطیم سے باہر کو ہو کر گذریں' اگر رکن یمانی کے بالکل قریب سے گذریں اور آپ احرام کی حالت میں نہ ہوں تو رکن یمانی کو دونوں ہاتھ یا صرف دایاں ہاتھ لگائیں' اس کو رکن یمانی کا استلام کہتے ہیں' رکن یمانی کو بوسہ دینا یا دور سے اشارہ کرنا منع ہے، آپ چونکہ مُحرِم ہیں لہٰذا رکن یمانی کا استلام نہ کریں، کیونکہ اسے خوشبو لگی ہوتی ہے اور خوشبو کو ہاتھ لگانا ممنوعات احرام میں سے ہے، حجر اسود پر پہنچ کر استلام کریں جیسا کہ شروع میں کیا تھا' طواف کا پہلا اور آخری یعنی آٹھواں استلام سنت ہے' درمیان کے چھ استلام مستحب ہیں' ایک قول میں سنت ہیں مگر ان کی اتنی زیادہ تاکید نہیں ہے۔

پہلے استلام کے علاوہ باقی استلاموں میں کانوں تک ہاتھوں کو نہیں اٹھایا جائے گا' صرف سینے کے برابر اٹھا کر انہیں بوسہ دیا جائے گا۔ حجر اسود سے حجر اسود تک ایک چکر پورا ہو گیا' اسی طرح سات چکر پورے کریں۔ ساتویں چکر کے بعد اٹھویں مرتبہ استلام کریں اور دونوں کندھوں کو ڈھانک لیں یعنی اضطباع ختم کر دیں' کیونکہ اضطباع صرف طواف میں ہوتا ہے' سعی وغیرہ میں نہیں ہوتا' اضطباع کی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے لہذا اضطباع ختم کرنے کے بعد دو رکعت نماز پڑھیں' اگر با آسانی ممکن ہو تو مقام ابراہیم کے پیچھے ورنہ مسجد حرام میں جہاں آسانی سے پڑھ سکیں پڑھیں، اس نماز کی پہلی رکعت میں ''سورہ کافرون'' اور دوسری رکعت میں ''قل ہو اللہ احد'' پڑھنا افضل ہے' نماز کے بعد آب زم زم پئیں' سر' چہرہ اور جسم پر آب زم زم کا لگانا بھی مستحب ہے' آب زم زم پیتے وقت دعا مانگیں' اس وقت دعا قبول ہوتی ہے، اگر احرام سے نہ ہوں تو ملتزم پر آئیں اور اپنا سینہ، ہاتھ، رخسار اور پیشانی اس پر رکھیں اور دعائیں کریں۔ آپ محرم ہیں لہٰذا ایسا نہ کریں یعنی ملتزم کے ساتھ نہ چمٹیں۔

بعض حضرات کا کہنا ہے کہ طواف کے بعد ملتزم پہ آئیں' پھر طواف کی نماز پڑھیں' اس کے

بعد آب زم زم پئیں، طواف مکمل ہو گیا۔

طواف کے بعد احرام کی حالت میں مکہ مکرمہ میں مقیم رہیں۔ آپ کیلئے افضل یہ ہے کہ حج کی سعی طواف زیارت کے بعد کریں، اگر طواف قدوم کے ساتھ حج کی سعی کرنا چاہیں تو بھی بلا کراہت جائز ہے۔ (رد المحتار:۲/۴۹۳تا۵۰۰،فتاوی تاتارخانیہ:۲/۴۴۵تا۴۴۹،غنیۃ الناسک/۵۲ تا ۵۶)

حج کی سعی

اگر حج کی سعی طواف قدوم کے ساتھ کرنا چاہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ طواف سے فارغ ہو کر حجر اسود کا نواں استلام کریں اور باب الصفا سے، صفا کی طرف چلیں، دوسرے دروازوں سے بھی صفا کی طرف جانا جائز ہے لیکن باب الصفا کی طرف سے جانا افضل ہے، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ اسی باب سے صفا کی طرف گئے تھے، صفا مسجد حرام سے باہر ہے لہذا جب مسجد سے باہر نکلنے لگیں تو پہلے بایاں پاؤں باہر نکالیں اور مسجد سے نکلنے کی دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ.وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰه. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ. (سنن ابن ماجہ/۵۶)

"اللہ تعالی کے نام سے مسجد سے باہر نکلتا ہوں، اللہ کے رسول ﷺ پر اللہ کی رحمتیں اور اس کا سلام ہو، اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔"

صفا کے قریب پہنچ کر یہ پڑھیں:

اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰه۔

(سنن نسائی:۲/۳۱،سنن دار قطنی:۲/۲۵۴)

"جس سے اللہ تعالی نے ابتدا کی (یعنی صفا سے)، میں بھی وہیں سے ابتداء کرتا ہوں (یعنی سعی شروع کرتا ہوں) بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں"

پھر صفا پر چڑھیں، بالکل اوپر چڑھنا منع ہے، صفا پر اتنا چڑھنا کافی ہے جس سے قدرے

بلندی پر ہونے کا احساس ہونے لگے' اور بیت اللہ شریف نظر آجائے تو قبلہ رو ہو کر پہلے سعی کی نیت کریں، کہ اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے صفا و مروہ کے سات چکروں کی سعی کا ارادہ کرتا ہوں' اسے میرے لئے آسان فرما دیجئے اور قبول فرمائیے' دل سے نیت کرنا ضروری ہے' زبان سے بھی کہہ لینا بہتر ہے' پھر ہاتھ اٹھائیں جیسے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں اور دعا کریں' یہ جگہ بھی دعا کی قبولیت کی ہے' یہاں جتنا ہو سکے دعا کریں' جتنی دیر میں بیس' پچیس آیات کی تلاوت ہوتی ہے،' اتنی دیر یہاں ٹھہرنا اور دعا کرنا مستحب ہے۔

اس جگہ کی مسنون دعائیں یاد ہوں، وہ کریں' مسنون دعائیں یاد نہ ہوں تو اپنی زبان میں اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات مانگیں' صفا کی مسنون دعائیں مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ اللہ اکبر (تین بار)

۲۔ لا الہ الا اللہ. (تین بار)

۳۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ' لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ' وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ. (صحیح مسلم :۱/۳۹۵)

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں' بادشاہی اور ساری تعریفیں اسی کے لئے ہیں' وہ زندہ کرتا اور موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ (اپنی ذات وصفات میں) اکیلا ہے' اس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور (دشمن کے) تمام لشکروں کو اسی ایک نے شکست دی۔''

۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ دعا پڑھنا بھی منقول ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ' وَاِنِّيْ اَسْاَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَا تَنْزِعَهٗ' مِنِّيْ حَتّٰى تَتَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ. (غنیۃ الناسک/٦٩)

''اے اللہ! آپ نے فرمایا ہے: مجھ سے مانگو میں قبول کروں گا اور آپ وعدہ خلافی

نہیں کرتے' میں آپ سے یہ دعا مانگتا ہوں کہ جس طرح آپ نے مجھے اسلام کی ہدایت عطا فرمائی ہے (یعنی مسلمان بنایا ہے) اس (نعمت) اسلام کو مجھ سے نہ چھینئے اور میرا خاتمہ ایمان پر فرمایئے۔''

۵۔ درود شریف: ہر دعا کے اول وآخر اور کثرت سے درود پڑھیں۔

دعائیں قدرے بلند آواز سے پڑھیں اور درود شریف آہستہ پڑھیں' اگر طواف قدوم کے بعد کی سعی ہو تو تلبیہ بھی پڑھیں' دعاؤں کا تین بار پڑھنا مستحب ہے' دعا مانگنے کے بعد صفا سے نیچے اتر کر مروہ کی طرف چلیں' سعی کے دوران بھی دعا مانگتے رہیں' جب سبز ستونوں کے قریب پہنچیں اور ستونوں سے تقریباً چھ ہاتھ کے بقدر فاصلہ باقی ہو تو قدرے تیزی کے ساتھ دوڑنا شروع کردیں' عورتیں اپنی عام چال کے ساتھ چلتی رہیں' سبز ستونوں کے درمیان تیز دوڑ نا صرف مردوں کے لئے سنت ہے' عورتوں کے لئے نہیں۔

سبز ستونوں کے درمیان کی دعا

سبز ستونوں کے درمیانی فاصلہ میں مندرجہ ذیل دعا کا پڑھنا منقول ہے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ 'وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَم.

(غنیۃ الناسک/ ۶۹)

''اے میرے پروردگار! بخش دیجئے اور رحم فرمایئے' اور جن گناہوں پر آپ مطلع ہیں' ان سے درگذر فرمایئے' بے شک آپ بڑی عزت اور بڑے کرم والے ہیں۔''

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ میلین اخضرین کے درمیان (اب یہ سبز ستونوں کی شکل میں ہیں) یہ پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ فَاَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ/ ۲۹۵)

اے اللہ! میری مغفرت فرما اور رحم فرما آپ ہی غالب اور زیادہ کرم فرمانے والے ہیں۔

سبز ستون ختم ہونے کے بعد عام چال چلتے ہوئے مروہ پر پہنچیں' اس کے اوپر چڑھیں' بالکل اوپر چڑھنا منع ہے' قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگیں' جو عمل صفا پر کیا تھا' وہی مروہ پر کریں'

سعی کا ایک چکر پورا ہو گیا' اس طرح سات چکر پورے کریں' مروہ سے صفا جاتے ہوئے بھی سبز ستونوں کے درمیان اسی طرح تیز چلیں، جس طرح صفا سے مروہ کی طرف آتے ہوئے تیزی کے ساتھ چلے تھے' سعی صفا سے شروع ہو کر مروہ پہ ختم ہو گی' دوران سعی اگر فرض نماز کی جماعت یا نماز جنازہ ہونے لگے تو سعی چھوڑ کر نماز میں شریک ہو جائیں' نماز سے فارغ ہو کر وہیں سے سعی شروع کریں جہاں سے چھوڑ کر گئے تھے، سعی ختم ہونے کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا مستحب ہے' اگر آسانی سے ہو سکے تو مطاف میں آ کر یہ نفل پڑھیں' افضل یہی ہے' مسجد حرام میں بھی جہاں چاہیں پڑھ سکتے ہیں، مروہ پہ یہ نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

(ردالمحتار:۲/۵۰۰، ۵۰۱، غنیۃ الناسک/ ۶۸ تا ۷۰)

طواف قدوم کے بعد اگر سعی بھی کر لی ہے تو سعی سے فارغ ہو کر حلق وغیرہ ہرگز نہ کروائیں بلکہ احرام ہی کی حالت میں رہیں۔

مکہ مکرمہ میں قیام

مکہ مکرمہ کے قیام کو انتہائی غنیمت سمجھنا چاہئے اور ہر نماز جماعت کے ساتھ مسجد حرام میں پڑھنی چاہئے، کیونکہ مسجد حرام میں ایک فرض نماز کا ثواب، ایک لاکھ نماز کے برابر ہے، جماعت کے ساتھ پڑھنے کی صورت میں ستائیس لاکھ کے برابر ہو جائے گا، اس طرح ایک دن کی پانچ نمازیں با جماعت پڑھنے سے ایک کروڑ پینتیس لاکھ نمازوں کا ثواب ملے گا، مسجد حرام میں نماز پڑھنے کی صورت میں بیت اللہ شریف کا بالکل سامنے ہونا ضروری ہے، ورنہ نماز نہیں ہوگی، بیت اللہ شریف کے چاروں طرف مصلّٰی کے طور پر لکیریں بنا دی گئی ہیں، نماز پڑھتے وقت ان لکیروں کا خیال رکھنا اور ان کے مطابق رخ کرنا ضروری ہے، تھوڑے سے فرق سے نماز ضائع ہو سکتی ہے، اسی طرح صرف حطیم کی طرف رخ کرنا کافی نہیں، بلکہ بیت اللہ کی طرف منہ کرنا ضروری ہے،

مسجد حرام میں داخل ہونے کے بعد تحیۃ المسجد نہ پڑھیں، بلکہ طواف کریں، اگر طواف کا موقع نہ ہو، مثلاً طواف کرنے کی صورت میں فرض نماز، وتر، نماز با جماعت، نماز جنازہ یا سنت مؤکدہ فوت ہو جانے کا خطرہ ہو تو طواف نہ کریں اور دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ لیں، بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔

مسجد حرام میں ایک لاکھ نماز کا ثواب فرض نماز کا ہے نفل نماز کا نہیں، اسی طرح یہ ثواب مردوں کے لیے ہے، عورتوں کا گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔[1]

بیت اللہ شریف کی طرف چاروں طرف سے نماز پڑھنا صحیح ہے، جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں جو لوگ امام والی جانب میں کھڑے ہیں ان کا امام سے پیچھے کھڑا ہونا ضروری ہے، اس جانب میں اگر کوئی امام سے آگے بڑھ گیا تو اس کی نماز نہیں ہوگی، باقی تین جانبوں کے لوگ امام سے آگے بھی ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں۔

اگر مکہ مکرمہ کا قیام منیٰ وغیرہ کے دن شامل کر کے پندرہ راتیں یا اس سے زیادہ ہو تو اکثر علماء کی تحقیق کے مطابق یہ شخص شرعاً مقیم ہے، مکہ مکرمہ، منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں پوری نماز پڑھے گا، اور حج کی قربانی کے علاوہ عید الاضحیٰ کی قربانی بھی کرے گا، عید الاضحیٰ کی قربانی اپنے وطن میں بھی کی جاسکتی ہے، اور اگر یہ سارا قیام پندرہ راتوں سے کم ہے تو یہ شخص شرعاً مسافر ہے، نماز قصر کرے گا، اور عید کی قربانی بھی اس پر واجب نہیں ہے۔

احتیاط اس میں ہے کہ پہلی قسم کا شخص جس کو مقیم قرار دیا گیا ہے مکہ مکرمہ میں حرم شریف میں با جماعت نماز پڑھے اور منیٰ وغیرہ میں کسی ایسے شخص کی اقتدا میں پوری نماز پڑھے جس کا مقیم ہونا مسلم ہو۔

مکہ مکرمہ کے قیام کے دوران جنت المعلیٰ کی بھی زیارت کرے اس میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور دیگر بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی قبریں ہیں، یہاں حاضری دے، اور دعا کرے۔

مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران نفلی طواف کثرت سے کرنے چاہییں، حج کے موسم میں زیادہ

---

[1] ویقول العینیؒ: واختلفوا: هل یرا دبا الصلوة هنا الفرض أو هو عام فی النفل والفرض؟ والی الاول ذهب الطحاوی، والی الثانی ذهب مطرف المالکی وقال النووی مذهبنا یعم الفرض و النفل جمیعًا۔ (عمدة القاری: ۵/۵۷)

ویقول ابن حجر: وظاهر فی ایراد المصنف لهذه الترجمة فی ابواب التطوع یشعر بان المراد بالصلوٰة فی الترجمة النافلة ویحتمل ان یراد بها ما اعم من ذلك فیدخل النافلة و هذا اوجه وبه قال الجمهور فی حدیث الباب وذهب الطحاوی الی ان التفضیل مختص بصلوٰة الفریضة ...... وقد تقدم النقل عن الطحاوی وغیره ان ذلك مختص بالفرائض لقوله ﷺ "افضل صلوٰة المرء فی بیته الاالمکتوبة" (فتح الباری: ۴/۱۰۲ طبع بیروت)

ویقول ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ: ثم ذکر العلماء خلافا فی هذاالفضل هل یعم الفرض والنفل او یختص بالفرض وهو مقتضی مشهور مذهبنا ای المالکیة ومذهب الحنفیة والتعمیم مذهب الشافعیة. (ردالمحتار: ۲/۵۲۵)

وقد یقال ایضا ان ذلك انما هو فی حق الرجال لانه ﷺ امر المرأة التی سالته الحضور والصلوٰة معه ان تصلی فی بیتها مع ان الخروج لهن کان مباحا اذ ذاك (فتح القدیر: ۳/۹۶)

رش کی وجہ سے اگر خواتین کے ساتھ اختلاط کا خطرہ ہو تو مطاف کے کناروں پر یا اوپر کی منزلوں پر طواف کرے، عورتوں کے ساتھ اختلاط اور مس سے بچنا بہر حال ضروری ہے، آپ کا نفلی طواف احرام ہی کی حالت میں ہوگا، اس طواف میں رمل اور اضطباع نہیں ہوگا، کثرت سے تلبیہ پڑھتے رہیں، البتہ طواف کے دوران تلبیہ نہیں پڑھیں گے، نفلی طواف زیادہ سے زیادہ کریں کیونکہ نفل نماز سے نفل طواف افضل ہے۔

آب زم زم:

مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران آب زم زم کثرت سے پینا چاہیے، آب زم زم کو ثواب کی نیت سے دیکھنا بھی ثواب ہے، آب زمزم پینے سے پہلے دعا کرنی چاہئے، اس وقت کی گئی دعا قبول ہوتی ہے۔ لہذا آب زم زم پینے سے پہلے خوب دعائیں کریں' پھر زم زم پئیں اور خوب پئیں' زم زم بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے پئیں' اپنے سر' چہرے اور سینے وغیرہ پر ملیں' زم زم پینے کی مشہور دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْماً نَّافِعاً وَرِزْقاً وَّاسِعاً وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ.

''اے اللہ! میں آپ سے علم نافع اور رزق واسع اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔''

آب زم زم ساتھ لانا اور دوستوں کو پلانا مستحب ہے۔

(غنیۃ الناسک/۳۷۷تا۵۷، ردالمحتار:۲/۵۰۲۔۶۲۵، فتاوی تاتارخانیہ:۲/۴۵۱)

منیٰ روانگی تا مکہ مکرمہ واپسی

آٹھ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ سے منیٰ جانا ہے اور آٹھ تا بارہ ذی الحجہ، یہی پانچ دن، حج کے دن ہیں، ان دنوں کے تفصیلی احکام اور مناسک حج کی ادائیگی کا مکمل طریقہ، حج کی تینوں اقسام کے بیان کے بعد ''حج کے پانچ دن'' کے عنوان سے صفحہ ۲۱۰ تا صفحہ ۲۴۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔ یہاں اس کا خلاصہ اختصار کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

آٹھ ذی الحجہ کو منیٰ پہنچ کر اپنے خیمے میں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز باجماعت پڑھیں۔ رات یہاں قیام کر کے اگلی صبح نو ذی الحجہ کو فجر سے پہلے یا فجر کی نماز پڑھ کر عرفات کیلئے

روانہ ہو جائیں، ظہر کے بعد سے غروب آفتاب تک عرفات میں وقوف کریں، وقوف عرفات حج کا رکن اعظم ہے، غروب آفتاب کے بعد عرفات سے مزدلفہ کیلئے روانہ ہو جائیں۔

مزدلفہ پہنچ کر عشاء کے وقت میں مغرب وعشاء اکٹھی باجماعت پڑھیں۔ رات آرام و عبادت میں گزاریں۔ دسویں ذی الحجہ کی صبح فجر کی نماز اول وقت میں پڑھ کر سورج نکلنے سے کچھ دیر پہلے تک مزدلفہ میں وقوف کریں، یہاں سے کنکریاں بھی چن لیں، سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ کیلئے روانہ ہو جائیں۔ منیٰ پہنچ کر اپنے خیمہ میں جائیں، پھر مناسب وقت پر جمرہ عقبہ کی رمی کریں، اس کے بعد قربانی کریں آپ چونکہ حج افراد کر رہے ہیں آپ کے لئے قربانی کرنا مستحب ہے واجب نہیں۔ پھر حلق یا قصر کریں اور احرام کھول دیں، موقع ہو تو آج، ورنہ کل طواف زیارت کریں، گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو تینوں جمرات کی رمی کریں۔ اگر بارہ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ واپسی کا ارادہ ہو تو مغرب سے پہلے پہلے منیٰ سے مکہ مکرمہ کیلئے روانہ ہو جائیں، اگر تیرہ ذی الحجہ کو بھی رمی کرنے کا ارادہ ہو تو تیرہ کو زوال آفتاب کے بعد رمی کر کے مکہ مکرمہ واپس آ جائیں، یہاں جتنا قیام ہو، آداب وعبادات کے ساتھ قیام کریں، جب مکہ مکرمہ سے وطن واپسی یا مدینہ منورہ کیلئے حاضری کا وقت قریب آ جائے تو روانگی سے پہلے طواف وداع کریں اور بیت اللہ شریف کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے حجر اسود کا استلام کر کے مسجد حرام سے باہر آ جائیں۔

☆☆☆

نقشہ افعال حج افراد

حج افراد کے افعال کا نقشہ مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	افعال	حیثیت	وقت/جگہ	نمبر شمار	افعال	حیثیت	وقت/جگہ
۱	حج کا احرام	شرط	میقات سے گزرنے سے پہلے	۸	حلق یا قصر	واجب	رمی کے بعد بارہ ذی الحجہ کی شام تک
۲	طواف قدوم	سنت	مکہ مکرمہ پہنچ کر	۹	طواف زیارت	فرض	دس تا بارہ ذی الحجہ
۳	مکہ مکرمہ سے منیٰ روانگی وقیام منیٰ	سنت	آٹھ ذی الحجہ	۱۰	حج کی سعی	واجب	طواف زیارت یا طواف قدوم کے بعد
۴	وقوف عرفہ	فرض	نو ذی الحجہ بعد زوال تا صبح صادق	۱۱	تینوں جمرات کی رمی	واجب	گیارہ ذی الحجہ بعد زوال تا صبح صادق
۵	وقوف مزدلفہ	واجب	دس ذی الحجہ بعد صبح صادق تا قبل طلوع آفتاب	۱۲	تینوں جمرات کی رمی	واجب	بارہ ذی الحجہ بعد زوال تا صبح صادق
۶	رمی جمرہ عقبہ	واجب	دس ذی الحجہ صبح صادق تا صبح صادق	۱۳	طواف وداع	واجب	بوقت واپسی از مکہ مکرمہ
۷	قربانی	مستحب	دس تا بارہ ذی الحجہ				

☆☆☆

حج کے پانچ دن

پہلا دن، ۸ ذی الحجہ، مکہ مکرمہ سے منیٰ روانگی

آٹھ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ سے منیٰ جانا ہے، لہذا چار، پانچ دن کا ضروری سامان، مثلاً کپڑے، حجامت کا سامان، صابن، جائے نماز اور دیگر ضروری سامان چھوٹے بیگ میں پیک کرلیں، غیر ضروری سامان منیٰ ساتھ نہ لے جائیں، بلاوجہ بوجھ ہوگا جس سے پریشانی ہوگی، اگر آپ حج قران یا حج افراد کررہے ہیں تو آپ کا احرام پہلے سے بندھا ہوا ہے، اگر آپ حج تمتع کررہے ہیں تو آج حج کا احرام باندھ لیں اور سورج نکلنے کے بعد زوال سے پہلے منیٰ کیلئے روانہ ہونے کی کوشش کریں، زوال کے بعد روانہ ہوکر ظہر کے وقت تک منیٰ میں پہنچ کر ظہر منیٰ میں پڑھنا بھی بلا کراہت جائز ہے، حاجیوں کے رش اور ازدحام کی وجہ سے اگر آٹھویں ذی الحجہ کی رات ہی کو منیٰ جانا پڑجائے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے، آٹھویں ذی الحجہ کے بعد والی رات کا اکثر حصہ منیٰ میں گزارنا سنت ہے اور آٹھویں ذی الحجہ کے زوال سے نویں ذی الحجہ کی صبح تک منیٰ میں رہنا مستحب ہے۔ البتہ رات مکہ مکرمہ میں یا کہیں اور ٹھہرنا خلاف سنت ہے۔ اگر آٹھویں ذی الحجہ کو جمعہ کا دن ہوتو زوال سے پہلے منیٰ چلے جانا چاہیے، اگر مکہ مکرمہ میں زوال کا وقت ہوگیا تو جمعہ پڑھے بغیر نہ جائیں، مکہ مکرمہ میں جمعہ کی نماز پڑھ کر منیٰ جائیں، الا یہ کہ منیٰ میں جمعہ پڑھنے کا نظم طے ہو اور وہاں جمعہ کی نماز تک پہنچ جانے کا یقین یا غلبہ ظن ہو تو مکہ مکرمہ سے زوال کے بعد بھی منیٰ کے لئے روانہ ہونا جائز ہے۔

مکہ مکرمہ سے منیٰ جاتے وقت کی دعا

جب مکہ مکرمہ سے منیٰ کی جانب متوجہ ہوں تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ اَرْجُوْ وَلَكَ اَدْعُوْ فَبَلِّغْنِىْ صَالِحَ اَمَلِىْ وَاغْفِرْ لِىْ ذُنُوْبِىْ

وَامْنُنْ عَلَيَّ بِمَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰى اَهْلِ طَاعَتِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

(کتاب الاذکار للنووی/۱۳۰)

اے اللہ! تجھ ہی سے امیدیں وابستہ ہیں اور تجھ سے ہی دعا کرتا ہوں۔بس مجھے نیک عمل کی طرف پہنچا دے اور میرے گناہوں کی مغفرت فرما دے اور مجھے ایسی نوازشیں عطا فرما جو آپ اپنے مطیع وفرماں بردار بندوں کو عطا فرماتے ہیں یقیناً آپ ہر شے پر قادر ہیں۔

منیٰ پہنچ کر خیمہ میں اپنا سامان رکھیں، آج ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور کل یعنی نویں ذی الحجہ کی نماز فجر منیٰ میں پڑھنی ہے، یہ نمازیں اپنے خیموں میں باجماعت پڑھنے کا اہتمام فرمائیں، آج کے دن کوئی خاص کام آپ کے ذمہ نہیں ہے، تلبیہ، استغفار، درود شریف، تلاوت قرآن کریم میں مصروف رہیں، دینی کتب اور حج کے مسائل کا مطالعہ کریں، شرعی مسائل میں علماء کرام سے راہنمائی لیں، اپنا آرام بھی مکمل کرلیں، کیونکہ کل عرفات پھر مزدلفہ جانا ہے، وہاں آرام کا موقع کم ملے گا، عورتیں منیٰ میں پردے کا اہتمام کریں، احرام کی وجہ سے بے پردہ پھرنا اور نامحرم مردوں کے سامنے آنا، ناجائز ہے، تلبیہ وغیرہ بھی آہستہ آواز سے پڑھیں کہ نامحرم ان کی آواز نہ سنیں۔

(غنیۃ الناسک/۸۷، ردالمحتار:۲/۵۰۳)

☆☆☆

حج کا دوسرا دن،۹ ذی الحجہ
منیٰ سے عرفات روانگی

نویں ذی الحجہ کی صبح فجر کی نماز اسفار یعنی خوب روشنی میں پڑھیں، آج کی فجر سے تکبیر تشریق شروع ہوکر تیرہ ذی الحجہ کی عصر تک واجب رہے گی، ہر فرض نماز کے بعد اہتمام سے ایک مرتبہ قدرے بلند آواز سے تکبیر تشریق پڑھیں۔ اس کے بعد تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں، گو نویں ذی الحجہ کو سورج نکلنے کے بعد منیٰ سے عرفات جانا سنت ہے، لیکن حجاج کرام کی اس قدر کثرت ہوتی ہے کہ اگر سارے حجاج سورج نکلنے کے بعد منیٰ سے عرفات کے لئے روانہ ہوں تو بمشکل شام تک عرفات پہنچ سکیں۔ اس لئے اگر نویں ذی الحجہ کو صبح صادق کے وقت منیٰ سے عرفات جانا پڑے تو اس میں کوئی قباحت نہ سمجھیں، حجاج کرام کی سہولت کی خاطر ایسا کرنے سے ان شاء اللہ اجر کم نہیں ہوگا۔

منیٰ سے عرفات جانے کی دعا

منیٰ سے عرفات جاتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَوَجْهَكَ الْكَرِيْمَ اَرَدْتُّ فَاجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَّحَجِّيْ مَبْرُوْرًا وَّارْحَمْنِيْ وَلَا تُخَيِّبْنِيْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اے اللہ! تیری ہی طرف میں نے رخ کیا ہے اور تیری مکرم ذات کا ارادہ کیا ہے پس میرے گناہ معاف فرما۔ حج کو قبول فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے نامراد نہ فرما۔ یقیناً آپ ہر شے پر قادر ہیں۔ (کتاب الاذکار للنووی/۱۳۰)

حجاج کرام کی ایک خاص دعا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ حج کے دوران یہ دعا فرما رہے تھے۔

اَللّٰهُمَّ حَجَّةً لَا رِيَاءَ فِيهَا وَلَا سُمْعَةَ

اے اللہ وہ حج جس میں نہ ریاء ہو نہ شہرت ہو عطا فرما۔ (ابن ماجہ: ۲/۱۶۱)

منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے راستہ میں کثرت سے تلبیہ پڑھتے رہیں، دعا، استغفار اور درود شریف کا ورد بھی کرتے رہیں۔ عرفات میں اگر زوال سے پہلے پہنچ جائیں تو زوال تک کھانے پینے اور آرام وغیرہ سے فارغ ہو جائیں۔ زوال سے پہلے عرفات میں سونا بلا کراہت جائز ہے، زوال کے بعد بلا عذر لیٹنا یا سونا مکروہ ہے، ہو سکے تو وقوف عرفہ کی نیت سے غسل کر لیں، وضو بھی کافی ہے۔ عرفات پہنچ کر اپنے خیمہ میں رہیں، حجاج کرام کے لئے گو افضل اور مستحب یہی ہے کہ وہ پہلے مسجد نمرہ میں جائیں، جسے سب سے پہلے حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے تعمیر کیا تھا۔ زوال تک مسجد نمرہ یا اس کے قریب قریب رہیں، زوال کے بعد ظہر وعصر اکٹھی پڑھ کر جبل رحمت کے قریب قدرے بلندی پر جہاں بڑے بڑے سیاہ پتھروں کا فرش ہے، اسی جگہ نبی کریم ﷺ نے وقوف فرمایا تھا، آ جائیں اور یہیں وقوف کریں، لیکن آج کل حجاج کرام کے بے پناہ رش کی وجہ سے عافیت اس میں ہے کہ آپ مسجد نمرہ یا جبل رحمت کے قریب جانے کی کوشش نہ کریں ورنہ راستہ بھول جائیں گے اور ساتھیوں سے بچھڑ جائیں گے، مسجد نمرہ اور جبل رحمت کے قریب بے پناہ رش کی وجہ سے دعاء میں حضور قلب رہے گا اور نہ ہی خشوع وخضوع، اس لئے اپنے خیمہ کے اندر اور اس کے قریب قریب یہ دن گزاریں اور وقوف کریں، وقوف عرفات فرض، حج کا رکن اعظم اور سفر حج کا حاصل ہے یہ وقوف عرفات کے میدان میں ہوتا ہے، میدان عرفات کی حدود متعین ہیں، ان حدود کے اندر رہ کر وقوف کریں اور باہر نہ نکلیں۔

وقوف عرفات

عرفات کا وقوف، میدان عرفات میں ہوتا ہے، یہ میدان مکہ مکرمہ سے نو میل، منیٰ سے چھ میل اور مزدلفہ سے تین میل کے فاصلہ پر پہاڑوں کے دامن میں اور چھوٹے چھوٹے پہاڑ اپنے

دامن میں لئے، رحمتوں سے بھرا میدان ہے کہ تمام انبیاء کرام، اولیاء عظام اور ہر زمانے میں اللہ تعالیٰ کے خاص اور مقرب بندوں کے مبارک قدم یہاں لگے ہیں، آج یہاں حج کا رکن اعظم ادا ہونا ہے، جس کا یہ رکن ادا ہوگیا، اس کا حج ہوگیا، اور جس کا یہ رکن ادا نہ ہوسکا، اس کا حج نہیں ہوگا، آج یہاں کا اجتماع، دنیا بھر کے تمام اجتماعات میں سے سب سے بڑا اور عظیم الشان اجتماع ہے، آج کا یہ دن سال بھر کے تمام دنوں سے سب سے افضل ترین دن ہے کہ آج جس قدر لوگوں کو جہنم سے آزادی کا پروانہ عطا ہوتا ہے، کسی اور دن اس قدر بندے جہنم سے آزاد نہیں کئے جاتے، اللہ تعالیٰ بندوں کی حالت زار کو دیکھ کر، ان کی دعاؤں اور آہ وبکاء کو سن کر فخر کے انداز میں فرشتوں سے فرماتے ہیں: ''آج کے دن میرے بندے مجھ سے کیا مانگتے ہیں''، پھر ہر سوالی کا سوال پورا کیا جاتا ہے، گناہوں کی معافی کا اعلان عام ہوتا ہے، کہ شیطان سے یہ منظر دیکھا نہیں جاتا، وہ اپنے سر پر خاک ڈالتا ہوا بھاگ جاتا ہے، یہی آنسو بہانے اور امیدیں پوری ہونے کی جگہ ہے، آج کے دن یہاں، اللہ تعالیٰ کے خاص اور مخلص بندے، سب اولیاء وابدال جمع ہیں، اس لئے آج کے دن کو غنیمت جانیں اور جتنا ہوسکے رو، رو کر مانگیں اور مانگ مانگ کر روئیں، جتنا ہوسکے کھڑے ہوکر مانگیں، تھک جائیں تو بیٹھ کر مانگیں، مانگتے، مانگتے پھر کھڑے ہوجائیں، ہمت و برداشت کے مطابق دھوپ میں کھڑے ہوکر مانگیں، اور جو بھی مانگیں، سمجھ کر مانگیں، یہ دعائیں کرنے اور دعائیں مانگنے کا دن ہے، دعائیں پڑھنے کا دن نہیں ہے، ہاتھ اٹھا کر، قبلہ رو ہوکر حضور قلب، کامل دھیان اور پوری توجہ کے ساتھ اپنے لئے، اپنے والدین کے لئے، اپنے بہن بھائیوں اور رشتہ داروں کے لئے، اپنے دوستوں اور جان پہچان والے لوگوں کے لئے اور ان کے لئے جنہوں نے دعاؤں کے لئے کہا ہے اور تمام مسلمانوں کے لئے مانگیں اور خوب آہ وزاری، ذلت ومسکنت اور قبولیت کے یقین کے ساتھ مانگیں۔ اجتماعی دعاؤں میں بھی شریک ہوں اور انفرادی طور پر بھی مانگیں اور جو مانگیں کم از کم تین بار مانگیں، اس دوران تلبیہ بھی پڑھتے رہیں، اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتکبیر اور اس کی حمد وثناء بھی کرتے رہیں، اور درود پاک کا ورد بھی رکھیں، اگر ہر دعا سے پہلے اور اس کے بعد تسبیح وتکبیر اور حمد وثناء کریں تو بہت اچھا ہے۔

زوال کے بعد نماز ظہر اذان وتکبیر کے ساتھ اپنے خیمے میں باجماعت پڑھیں، نماز کے بعد

تکبیر تشریق ایک بار اور تلبیہ تین بار پڑھیں پھر عصر تک وقوف کریں، افضل یہ ہے کہ دھوپ جتنی دیر برداشت ہو، اتنی دیر دھوپ میں کھڑے ہو کر وقوف کریں اور دعائیں مانگیں، پھر چھاؤں میں ہمت کے مطابق کھڑے ہو کر دعائیں مانگیں، جب تھک جائیں تو بیٹھ کر دعائیں مانگیں، عصر تک اس طرح وقوف کریں وقوف کے دوران باوضو رہنے کی کوشش کریں، دوران وقوف لڑائی جھگڑے، گالم گلوچ، بے مقصد اور بے ضرورت بات چیت، ہنسی مذاق اور حجاج کرام کی ایذارسانی وغیرہ امور سے قطعی اجتناب کریں، نماز عصر بھی، عصر کے وقت میں اذان و تکبیر کے ساتھ باجماعت اپنے خیمے میں پڑھیں۔

نماز کے بعد قدرے بلند آواز سے ایک مرتبہ تکبیر تشریق پھر تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں، نماز سے فارغ ہو کر غروب آفتاب تک اوپر ذکر کئے گئے طریقے کے مطابق وقوف کریں، غروب آفتاب کے بعد عرفات سے مزدلفہ کیلئے روانگی ہوگی۔

(ردالمحتار:۲/۵۰۳تا۵۰۶، غنیۃ الناسک/۷۹تا۸۲)

☆☆☆

عرفات کی دعائیں

عرفات، دعاؤں کی قبولیت کا اہم ترین وقت اور مقام ہے جس قدر بھی ہو سکے روتے ہوئے، آنسو بہاتے ہوئے مغفرت اور دین و دنیا کی بھلائی کی دعا کریں۔

ذیل میں دین و دنیا کی اہم ترین جامع دعائیں جو آپ ﷺ اور اجلہ صحابہؓ نے عرفات میں مانگی ہیں۔ ذکر کی جاتی ہیں۔ اپنی دعاؤں میں انہیں بھی ضرور شامل کریں۔ یہ ذہن میں رہے کہ عرفات کی کوئی مخصوص یا متعین دعا نہیں ہے، اصل چیز خشوع و خضوع، حضور قلب اور قبولیت کے یقین کے ساتھ سمجھ کر دعا کرنا ہے۔ دعا کے اس ادب کا ضرور خیال رکھیں۔

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اور تمام حضرات انبیاء علیہم السلام کی عرفہ کی شام (ظہر کے بعد) یہ دعا ہوتی تھی۔

۱۔ اَللّٰهُمَّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات کی دعاؤں میں سے آپ ﷺ کی یہ دعا ہے:

۲۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِيْ وَتَرٰى مَكَانِيْ وَتَعْلَمُ سِرِّيْ وَ عَلَانِيَتِيْ لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِيْ اَنَا الْبَآئِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ۔ اَلْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهٖ۔ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمِسْكِيْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ اِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَاَدْعُوْكَ دُعَآءَ الْخَآئِفِ الضَّرِيْرِ مَنْ خَشَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ لَكَ عَيْنَاهُ وَذَلَّ لَكَ جَسَدُهٗ وَرَغِمَ اَنْفُهٗ لَكَ۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ بِدُعَآئِكَ شَقِيًّا وَكُنْ بِيْ رَؤُفًا رَّحِيْمًا، يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَ يَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ۔

(الدعاء الطبرانی: ۲/ ۱۲۰۸)

اے اللہ! تو میری بات سن رہا ہے اور میری جگہ دیکھ رہا ہے۔ میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے، میری کوئی بات تجھ سے چھپی نہیں اور میں سختی میں مبتلا ہوں، فریاد کنندہ پناہ کا طالب ہوں، خوف زدہ ہوں، لرز رہا ہوں اپنے گناہوں کا پورا پورا اقرار کرتا ہوں۔ تجھ سے سوال کرتا ہوں، جس طرح مسکین سوال کرتا ہے۔ میں گڑگڑاتا ہوں تیرے سامنے ذلیل مجرم کی طرح اور تجھ کو پکارتا ہوں۔ جیسا کہ ایک مصیبت زدہ ڈرنے والا پکارتا ہے اور اس کی طرح پکارتا ہوں جس کی گردن تیرے سامنے جھکی ہوئی ہو اور جس کے آنسو جاری ہوں اور جس کا سارا جسم تیرے سامنے ذلیل پڑا ہو اور اس کی ناک خاک آلود ہو۔ اے اللہ! مجھے مانگنے میں محروم نہ فرما اور میرے لئے بڑا مہربان اور رحیم ہو جا۔ اے ان سب سے بہتر جن سے سوال کیا جاتا ہے اور ان سب سے بڑھ کر دینے والے۔

عرفات میں دعا قبول ہونے کا ایک خاص وظیفہ

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا جو شخص عرفہ کے دن زوال کے بعد ان دس کلموں کو ہزار بار پڑھ لے تو ضرور خداوند قدوس اس کی دعا قبول فرماتے ہیں مگر وہ قطع رحمی اور گناہ کی دعا نہ مانگے۔

۳۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُهٗ۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُهٗ، سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُهٗ۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُهٗ۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقُبُوْرِ قَضَآؤُهٗ۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْهَوَآءِ رُوْحُهٗ۔ سُبْحَانَ الَّذِی رَفَعَ السَّمَآءَ سُبْحَانَ الَّذِی وَضَعَ الْاَرْضَ۔ سُبْحَانَ الَّذِی لَامَنْجَاءَ مِنْهُ اِلَّا اِلَیْهِ۔

(الدعاء للطبرانی: ۲/ ۱۲۰۷)

پاک ہے وہ ذات جس کا عرش آسمان ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کا تخت زمین پر ہے۔ پاک ہے وہ جس کا سمندر میں راستہ ہے۔ پاک ہے وہ جس کی آگ میں حکومت ہے۔ پاک ہے وہ کہ قبروں میں جس کا فیصلہ نافذ ہے۔ پاک ہے وہ جس

کی رحمت جنت میں ہے۔ پاک ہے وہ کہ ہوا پر جس کا حکم ہے۔ پاک ہے وہ جس نے آسمان کو بلند کیا۔ پاک ہے وہ جس نے زمین کو رکھا۔ پاک ہے وہ جس کے علاوہ کوئی جائے پناہ نہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ عرفات کے میدان میں اکثر آپ ﷺ کی یہ دعا ہوتی تھی:

۴۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِىْ تَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِىْ وَنُسُكِىْ وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِىْ وَاِلَيْكَ مَاٰبِىْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِىْ اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ، وَشَتَاتِ الْاَمْرِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا تَجِىءُ بِهِ الرِّيْحُ۔ (کتاب الاذکار/۱۳۱)

اے اللہ! تیری ہی تعریف ہے اس کے مانند جو آپ کہہ رہے ہیں اور بہتر اس سے جو ہم کہہ رہے ہیں۔ اے اللہ! تیرے ہی لئے میری نماز ہے اور میری قربانی ہے اور میرا جینا ہے اور میرا مرنا ہے اور تیری طرف میرا انجام اور تیری ہی طرف اے رب میری وراثت ہے۔

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور سینہ کے وسوسے سے اور کام کی پراگندگی سے اور اے اللہ! تیری پناہ مانگتا ہوں اس چیز کی برائی سے جسے ہوا لے کر آتی ہے۔

امام بیہقیؒ نے عرفات میں آپ ﷺ سے یہ دعا نقل کی ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اکثر حضرات انبیاء کرام جو مجھ سے قبل تھے انکی اور میری عرفات کی یہ دعا ہے۔

۵۔ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَعَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِى قَلْبِى نُوْرًا وَّ فِى سَمْعِىْ نُوْرًا وَّفِى بَصَرِىْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِى صَدْرِىْ وَيَسِّرْلِى اَمْرِىْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ وَسْوَاسِ الصَّدْرِوَشَتَاتِ الْاَمْرِوَفِتْنَةِ الْقَبْرِ۔ اَللّٰهُم اِنِّى اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا يَلِجُ فِى

اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّهَارِ وَشَرِّ مَاتَهُبُّ بِهِ الرِّیَاحُ وَمِنْ شَرِّ بَوَآئِقِ الدَّهْرِ۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی: ۵/۱۹۰)

''کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کیلئے بادشاہت ہے اسی کیلئے تعریف ہے۔ وہ ہر شے پر قادر ہے۔ اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے اور میرے کان میں نور کر دے اور میری آنکھ میں نور کر دے۔ اے اللہ! میرے سینہ کو کشادہ فرما اور میرے کام کو آسان فرما۔ اے اللہ! میں سینے کے وسوسوں، کام کی پراگندگی قبر کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اس برائی سے جو رات میں آتی ہے اور جو دن میں آتی ہے اور اس سے جسے ہوا لے کر آتی ہے اور زمانے کے سخت حوادثات سے''۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص عرفہ کے دن زوال کے بعد یہ عمل کرے۔ سورہ فاتحہ سو مرتبہ پڑھے۔ پھر سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھے:

۶۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

پھر یہ کلمات سو مرتبہ پڑھے

اَشْهَدُاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ یُحْیِ وَیُمِیْتُ وَهُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

(القول البدیع/۲۰۹)

تو اللہ پاک فرماتے ہیں گواہ رہو ملائکہ میں نے اس کی مغفرت کر دی اور اس کے بارے میں سفارش قبول کی۔

عرفہ کے دن قبلہ رخ ہو کر یہ دعا پڑھے۔

امام بیہقیؒ نے حضرت جابرؓ سے نقل کیا ہے:

۷۔ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ

قَدِیْرٌ۔

سومرتبہ پڑھے پھر سورہ قل ھواللہ احد سومرتبہ پڑھے۔ پھر یہ درود سومرتبہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ۔

(شعب الایمان للبیہقی:۳/۱۳۶، القول البدیع/۲۰۰، ہدایۃ السالک:۳/۱۰۲۷)

تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں گواہ رہو ملائکہ میں نے اس کی مغفرت کردی اور اس کے بارے میں سفارش قبول کی۔

زبیر بن عوامؓ سے مروی ہے کہ میں نے عرفہ کے دن آپ ﷺ کو یہ پڑھتے ہوئے سنا:

۸۔ شَھِدَاللّٰہُ اَنَّہٗ لَآاِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِماً بِالْقِسْطِ لَآاِلٰہَ اِلَّاھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشّٰھِدِیْنَ یَارَبِّ۔

(مسند احمد:۱/۱۶۶، ہدایۃ السالک:۳/۱۰۲۲)

خود اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور اہل علم نے کہ انصاف کے ساتھ قائم ہے۔ کوئی معبود نہیں سوائے اس کے وہ غالب حکمت والا ہے۔ اے میرے رب میں اس پر گواہ ہوں۔

حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی عرفات میں یہ دعا تھی:

۹۔ اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ اَشْکُوْ ضُعْفَ قُوَّتِیْ وَقِلَّۃَ حِیْلَتِیْ وَھَوَ انِیْ عَلَی النَّاسِ یَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اِلٰی مَنْ تَکِلُنِیْ اِلٰی عَدُوٍّ یَّتَھَجَّمُنِیْ اَمْ اِلٰی قَرِیْبٍ مَّلَّکْتَہٗ اَمْرِیْ اِنْ لَّمْ تَکُنْ سَاخِطاً عَلَیَّ فَلَآ اُبَالِیْ غَیْرَ اَنَّ عَافِیَتَکَ اَوْسَعُ لِیْ اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ الَّذِیْٓ اَضَآئَتْ لَہُ السَّمٰوٰتُ وَاَشْرَقَتْ لَہُ الظُّلُمٰتُ وَصَلُحَ عَلَیْہِ اَمْرُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَنْ تُحِلَّ عَلَیَّ غَضَبَکَ اَوْ تُنْزِلَ عَلَیَّ سَخَطَکَ وَلَکَ الْعُتْبٰی حَتّٰی تَرْضٰی وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّابِکَ۔

(کنز العمال:۲/۱۷۵)

''اے اللہ میں آپ ہی سے اپنی قوت کی کمی، تدبیر و اسباب کی کمی، اور لوگوں کی نظر

میں بے وقعت ہونے کی شکایت کرتا ہوں۔ اے ارحم الراحمین! آپ مجھے کس کے حوالہ کر رہے ہیں، دشمن کے جو مجھ پر حملہ کرے یا کسی قریبی کے جس کو آپ نے مجھ پر اختیار دے دیا ہے۔ اگر آپ مجھ پر ناراض نہیں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں لیکن آپ کی عافیت میرے لئے زیادہ بہتر ہے، آپ کی ذات مبارک کے نور کے وسیلہ سے پناہ لیتا ہوں جس سے آسمان چمک گئے، تاریکیاں روشن ہوگئیں اور دنیا و آخرت کے کام درست ہو جاتے ہیں اس بات سے کہ آپ کا غصہ مجھ پر حلال ہو جائے یا آپ مجھ پر اپنا عذاب نازل فرمائیں۔ آپ سے معذرت ہے یہاں تک کہ آپ راضی ہو جائیں۔ آپ کے علاوہ نہ کوئی قوت ہے نہ طاقت ہے۔

۱۰۔ عرفات سے جاتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ هٰذَا آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ هٰذَا الْمَوْقِفِ وَاجْعَلْنِیْ فِيْهِ مُفْلِحاً مَّرْحُوْماً مُّسْتَجَابَ الدُّعَآءِ فَائِزاً بِالْقَبُوْلِ وَالرِّضْوَانِ وَالتَّجَاوُزِ وَالْغُفْرَانِ وَالرِّزْقِ الْحَلَالِ الْوَاسِعِ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ جَمِيْعِ اُمُوْرِیْ وَمَا اَرْجِعُ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلٍ وَّمَالٍ۔ (ہدایۃ السالک: ۳/ ۱۰۳۸)

''اے اللہ! اس موقف (عرفہ کی آمد) کو آخری بار کا آنا نہ بنانا (بلکہ اسکے بعد بھی آئیں) اے اللہ! مجھے کامیاب کیا گیا اور رحم کیا گیا اور مستجاب الدعوات بنا اور مجھے قبولیت، رضا مندی، تجاوز، مغفرت اور وسیع حلال رزق سے سرفراز فرما تمام امور اور اہل و مال میں جس کی طرف جا رہا ہوں برکت عطا فرما۔''

مزدلفہ جاتے ہوئے ذکر تلاوت اور دعا میں مشغول رہے۔

☆☆☆

وقوف عرفات کے احکام

وقوف عرفہ کے صحیح ہونے کی شرائط

وقوف عرفات کے صحیح ہونے کی تین شرائط ہیں، اگر یہ تینوں شرطیں پائی جائیں گی تو وقوف عرفات صحیح ہوگا اور حج ادا ہو جائے گا، ورنہ وقوف صحیح نہیں ہوگا اور حج بھی نہیں ہوگا۔

ا۔ حج صحیح کے احرام کے ساتھ وقوف کرنا۔

اگر حج فاسد یا عمرہ کے احرام کے ساتھ وقوف کیا، یا بلا احرام وقوف کیا تو یہ وقوف صحیح نہیں ہوگا۔

۲۔ عرفات میں یعنی اس کی حدود کے اندر وقوف کرنا۔

اگر جان بوجھ کر بھول کر یا غلطی سے عرفات کی حدود سے باہر وقوف کیا تو یہ وقوف صحیح نہیں ہوگا۔ عرفات کی حدود میں وقوف کو وقوف عرفات کا رکن بھی قرار دیا گیا ہے۔

۳۔ وقوف کے وقت میں وقوف کرنا۔

وقوف عرفات کا وقت نویں ذی الحجہ کے زوال سے شروع ہوتا ہے اور دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق تک رہتا ہے۔ اس سارے وقت میں ایک لحظہ کیلئے بھی وقوف کر لیا تو وقوف عرفات ہو جائے گا، اگر چہ یہ وقوف بے ہوشی، جنون، نشہ، ناپاکی، سونے، بھاگنے، کسی کے مجبور کرنے یا میدان عرفات کا علم نہ ہونے وغیرہ کی حالت میں ہی کیا ہو، بشرطیکہ احرام کی حالت میں کیا ہو۔ اگر اس وقت کے علاوہ کسی اور وقت میں وقوف کیا، یعنی وقوف کے اس وقت میں ایک لحظہ کیلئے بھی عرفات میں داخل نہیں ہوا تو وقوف نہیں ہوگا اور نہ ہی حج ہوگا۔

(بدائع: ۲/ ۱۲۵ تا ۱۲۷، غنیۃ الناسک/ ۸۴۔۸۵)

وقوف عرفات کا واجب

وقوف عرفات کا صرف ایک ہی واجب ہے اور وہ ہے وقت زوال یا وقت وقوف (یعنی وقوف شروع کرنے کے وقت) سے غروب آفتاب تک عرفات میں رہنا۔

اگر غروب آفتاب سے پہلے عرفات کی حدود سے باہر نکل گیا تو اگر غروب سے پہلے پہلے عرفات کی حدود میں دوبارہ داخل ہو گیا تو ٹھیک، ورنہ دم واجب ہو جائے گا۔ یعنی اگر دوبارہ واپس ہی نہ آیا یا غروب آفتاب کے بعد واپس آیا تو دم واجب ہو جائے گا۔

(ردالمحتار:۲/ ۵۰۸،غنیۃ الناسک/ ۸۵)

وقوف عرفات کی سنتیں

۱۔ وقوف کیلئے غسل کرنا۔

۲۔ امام حج کا زوال کے بعد نماز سے پہلے دو خطبے پڑھنا۔

۳۔ ظہر کے وقت میں ظہر اور عصر کو اکٹھے پڑھنا

دونوں نمازوں کو جمع کر کے اکٹھے پڑھنے کی بہت سی شرائط ہیں۔ ان میں سے اہم شرط یہ ہے کہ امام حج کے پیچھے یہ نمازیں پڑھی جائیں اور امام حج اگر مقیم ہو تو فقہ حنفی کے مطابق اسے پوری نماز پڑھنی چاہیے جبکہ امام حج قصر نماز پڑھتے ہیں یہ معلوم نہیں وہ مسافر ہوتے ہیں یا مقیم۔ نیز مسجد نمرہ میں جانا اور وہاں سے بخیریت اپنے خیمے میں واپس آ جانا بہت مشکل ہے۔ مزید براں یہ جمع سنت ہے، واجب نہیں اس لئے بہتر یہی ہے کہ یہ دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت میں الگ الگ اذان واقامت کے ساتھ خیمے کے اندر باجماعت ادا کی جائیں۔

۴۔ نماز سے فارغ ہو کر وقوف میں جلدی کرنا۔

۵۔ امام حج کے عرفات سے نکلنے پر، عرفات سے مزدلفہ کے لئے روانہ ہونا۔

(غنیۃ الناسک/ ۸۶)

وقوف عرفات کے مستحبات

۱۔ زوال سے پہلے وقوف کی تیاری کرنا۔

۲۔ وقوف کی نیت کرنا۔

۳۔ ہمت کے مطابق کھڑے ہوکر وقوف کرنا۔

۴۔ جتنا ہو سکے دھوپ میں کھڑا ہونا۔

۵۔ وقوف میں قبلہ کی طرف منہ کرنا۔

۶۔ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا۔

۷۔ باوضو وقوف کرنا۔

۸۔ وقوف کے وقت میں تلبیہ، تکبیر یعنی اللہ اکبر، تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ، دعا، استغفار، تلاوت قرآن کریم اور درود شریف پڑھنے میں مشغول رہنا۔

۹۔ حضور قلب، تضرع اور عاجزی کے ساتھ دعا کرنا۔

۱۰۔ الحاح وزاری اور قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا کرنا۔

۱۱۔ دعا کے شروع اور آخر میں حمد وصلوٰۃ پڑھنا۔

۱۲۔ ہر دعا تین مرتبہ کرنا۔

۱۳۔ نیک اعمال مثلاً، کھلانا، پلانا، صدقہ کرنا، ساتھ والوں کا خیال رکھنا وغیرہ کثرت سے کرنا۔ (غنیۃ الناسک/۸۶)

مکروہات وقوف عرفات

۱۔ جبل رحمت پر چڑھنا، اسے غلط اور خلاف سنت بھی قرار دیا گیا ہے۔

۲۔ وقوف کرنے میں دیر کرنا۔

۳۔ راستے میں ٹھہرنا۔

۴۔ لوگوں سے بالکل الگ تھلگ ہوکر ٹھہرنا۔

۵۔ وقوف کے وقت بلا عذر لیٹنا

۶۔ غفلت کے ساتھ وقوف کرنا

۷۔ عصر کے بعد نفل پڑھنا

۸۔ غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ روانگی کیلئے بلا عذر تاخیر کرنا۔

(غنیۃ الناسک/۷۹۔۸۰)

متفرقات

۱۔ عرفات میں مغرب کی نماز پڑھنا جائز نہیں۔

۲۔ وقوف عرفات میں مرد و عورت کا اختلاط ناجائز ہے۔

۳۔ یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو تو یہاں عرفات میں جمعہ کی نماز نہیں پڑھی جائے گی بلکہ ظہر کی نماز پڑھی جائے گی۔

۴۔ منیٰ کے ایام میں اگر جمعہ کا دن آ جائے تو یہاں جمعہ پڑھنا جائز ہے۔

۵۔ حجاج کرام پر عید الاضحیٰ کی نماز نہیں ہے۔

۶۔ یوم عرفہ اگر جمعہ کے دن ہو تو عرفات میں موجود تمام لوگوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے، اور یہ دن دنیا کا افضل ترین دن شمار ہوتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کسی کو واسطہ بنائے بغیر بلا واسطہ اور براہ راست سب حاضرین عرفہ کو بخش دیتے ہیں۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے حج مبارک کے ساتھ مشابہت ہو جاتی ہے کہ آپ ﷺ کے حجۃ الوداع میں یوم عرفہ جمعہ کے دن تھا۔

(ردالمحتار:۲/۵۲۰۔۶۲۱، غنیۃ الناسک/۷۹۔۸۹)

عرفات سے مزدلفہ کیلئے روانگی

عرفات کے دن سورج غروب ہونے کے بعد یہاں سے مزدلفہ جانا ہے، مزدلفہ عرفات اور منیٰ کے بالکل درمیان میدانی اور پہاڑی جگہ کا نام ہے کہ یہ عرفات سے بھی تین میل کے فاصلے پر ہے اور منیٰ سے بھی اس کا فاصلہ تین میل ہے، غروب آفتاب کے بعد یہاں سے نکلنے میں بلا عذر تاخیر کرنا مکروہ ہے، اگر راستے کی بندش یا ٹریفک بند ہونے کی وجہ سے دیر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ اگر پیدل چلنے کی طاقت ہو تو عرفات سے مزدلفہ پیدل جانا مستحب ہے، پیدل چلنے والوں کیلئے الگ راستہ ہے اس راستہ سے پیدل مزدلفہ کیلئے روانہ ہوں، اگر پیدل نہ جانا چاہیں تو سواری پر جانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، آج کی مغرب عرفات یا راستے میں پڑھنا جائز نہیں، مزدلفہ پہنچ کر عشاء کے وقت میں پہلے مغرب پھر عشاء کی نماز پڑھی جائے اگر مغرب کے وقت میں مزدلفہ پہنچ گئے تو بھی عشاء کا وقت شروع ہونے سے پہلے مغرب کی نماز پڑھنا جائز نہیں۔

عرفات سے مزدلفہ جاتے وقت کی دعا

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ عرفات میں غروب شمس تک رہے پھر چلے یہاں تک کہ مزدلفہ پہنچے اور تکبیر و تہلیل تعظیم و تمجید میں مشغول رہے۔

امام نوویؒ نے اس دعا کو مزدلفہ جاتے ہوئے مستحب لکھا ہے:

لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ۔ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ۔ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ۔ إِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ أَرْغَبُ وَإِيَّاكَ أَرْجُوْ فَتَقَبَّلْ نُسُكِيْ وَوَفِّقْنِيْ وَارْزُقْنِيْ فِيْهِ مِنَ الْخَيْرِ أَكْثَرَمَا أَطْلُبُ وَلَا تُخَيِّبْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ الْجَوَّادُ الْكَرِيْمُ۔ (کتاب الاذکار/۱۳۱)

کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے۔کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے۔کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے۔اے اللہ میں تیری طرف راغب ہوں اور تجھ سے امید کرتا ہوں میرے حج کو قبول فرما۔اور جو بھلائی میں طلب کرتا ہوں اس سے زائد کی توفیق اور بخشش عطا فرما اور مجھے نامراد واپس نہ فرما۔یقیناً آپ معبود سخی اور کریم ہیں۔

امام احمدؒ نے فرمایا عرفات سے مزدلفہ تکبیر و تہلیل و تلبیہ کہتا ہوا جائے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ أَفَضْتُ وَإِلَيْكَ رَغِبْتُ وَمِنْكَ رَهِبْتُ فَاقْبَلْ نُسُكِيْ وَأَعْظِمْ أَجْرِيْ وَتَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَارْحَمْ تَضَرُّعِيْ وَاسْتَجِبْ دُعَآئِيْ وَأَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ۔ (ہدایۃ السالک:۳/۱۰۳۹)

اے اللہ میں تیری ہی طرف کوچ کر رہا ہوں اور تیری ہی طرف راغب ہوں اور تجھ ہی سے خوف کھاتا ہوں میرے حج کے اعمال کو قبول فرما اور میرے ثواب کو بڑھا اور میری توبہ قبول فرما اور میری مسکنت پر رحم فرما اور میری دعا کو قبول فرما اور میری مرادیں پوری فرما۔

راستہ میں تلبیہ، تکبیر، تہلیل، استغفار، دعا اور درود شریف کا ورد رکھیں اور نہایت متانت و

وقار سے یہ سفر طے کریں، جب مزدلفہ پہنچ جائیں تو کہیں بھی پڑاؤ ڈال لیں، البتہ راستے میں یا لوگوں سے بالکل ہٹ کر پڑاؤ نہ ڈالیں۔ گو جبل قزح یعنی مشعر حرام کے دائیں، بائیں یا اس کے قریب قریب پڑاؤ ڈالنا اور وقوف کرنا مستحب ہے۔ لیکن رش کی وجہ سے اس فکر میں نہ پڑیں بلکہ مزدلفہ میں جہاں کہیں جگہ ملے وہیں اتر جائیں، کیونکہ مزدلفہ سارے کا سارا موقف یعنی وقوف کی جگہ ہے، یہاں اتر کر سب سے پہلے نماز کی فکر کریں، اگر بالفرض مغرب کے وقت میں مزدلفہ پہنچ جائیں تو عشاء کا وقت شروع ہونے کا انتظار کریں۔ جب عشاء کا وقت شروع ہو جائے تو مغرب وعشاء دونوں نمازیں اکٹھی پڑھیں۔ (غنیۃ الناسک/ ۸۶۔۸۷، رد المحتار: ۲/ ۵۰۸)

مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی ادائیگی

مزدلفہ میں مغرب وعشاء کو عشاء کے وقت میں اکٹھے پڑھنا واجب ہے، مغرب کی نماز اگر عرفات میں پڑھ لی، راستے میں پڑھ لی یا مزدلفہ میں مغرب کے وقت میں پڑھی تو مزدلفہ میں عشاء کے وقت میں اسے دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، اور اگر عشاء کی نماز، مغرب سے پہلے پڑھ لی تو مغرب کے بعد عشاء کی نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، اگر صبح صادق تک مزدلفہ نہ پہنچنے کا اندیشہ ہو تو راستے میں مغرب وعشاء پڑھ لینا جائز ہے اگر صبح صادق سے پہلے مزدلفہ پہنچ گیا تو ان نمازوں کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، ورنہ نہیں۔

مزدلفہ میں مغرب وعشاء کو اکٹھے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک اذان اور ایک تکبیر کے بعد پہلے مغرب کے فرض باجماعت پڑھیں اس کے بعد تکبیر تشریق پڑھیں، پھر عشاء کے فرض باجماعت پڑھیں، اس کے بعد تکبیر تشریق پڑھیں، پھر مغرب کی سنتیں پڑھیں، مغرب کی سنتوں کے بعد عشاء کی سنتیں پڑھیں، اس کے بعد وتر پڑھیں، یہ دونوں نمازیں جماعت سے پڑھنی چاہئیں، اکیلے نہیں پڑھنی چاہئیں، اگر کسی مجبوری سے اکیلے پڑھنے کی نوبت آجائے تو بھی اوپر ذکر کیے گئے طریقے کے مطابق پڑھیں، مغرب وعشاء کے فرضوں میں کسی قسم کا وقفہ نہ کیا جائے، اگر وقفہ ہو جائے مثلاً مغرب کی سنتیں پڑھ لیں یا کچھ کھا پی لیا یا کچھ آرام کر لیا تو عشاء کیلئے دوبارہ تکبیر کہیں، اذان لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

یہ مغرب اگرچہ عشاء کے وقت میں پڑھی جاتی ہے، اس کے باوجود یہ ادا ہی ہے، قضا نہیں،

لہٰذا اس مغرب کی ادا کی نیت کریں، قضاء کی نیت نہ کریں، اگر قضا کی نیت کرلی تو بھی یہ ادا ہی شمار ہوگی۔ (ردالمحتار:۲/ ۵۰۸۔۵۱۰، غنیۃ الناسک/ ۸۶۔۸۷)

مزدلفہ میں مغرب وعشاء کو جمع کرنے کی شرائط

مزدلفہ میں مغرب وعشاء کو عشاء کے وقت جمع کرکے پڑھنے کی چھ شرطیں ہیں، اگر ان چھ شرطوں میں سے کوئی ایک شرط نہ پائی گئی تو ان دونوں نمازوں کو جمع کرنا جائز نہیں ہوگا بلکہ ہر ایک نماز کو اپنے اپنے وقت میں ہی پڑھنا ضروری ہوگا۔ وہ چھ شرطیں یہ ہیں:

۱۔ حج کا احرام ہونا، جو شخص حج کا احرام باندھے ہوئے نہ ہو، اس کیلئے جمع کرنا جائز نہیں۔

۲۔ وقوف عرفہ پہلے کرنا، اگر کوئی شخص عرفات جانے کی بجائے پہلے مزدلفہ آئے، یہاں مغرب وعشاء پڑھ کر پھر عرفات جائے تو اگرچہ اس کا حج ہو جائے گا مگر اس کیلئے دو نمازوں کو جمع کرنا جائز نہیں ہوگا۔

۳۔ حج کا زمانہ یعنی دسویں ذی الحجہ کی رات ہونا، اس رات عشاء کے وقت سے لے کر صبح صادق تک ان دو نمازوں کو جمع کیا جائے گا، اس کے علاوہ کسی اور رات میں مغرب و عشاء کو جمع کرنا جائز نہیں۔

۴۔ جمع کی جگہ یعنی مزدلفہ میں جمع کرنا، اگر مزدلفہ کی حدود کے باہر یہ نمازیں پڑھی گئیں تو جمع کرنا جائز نہیں۔

۵۔ جمع کے وقت یعنی عشاء کی نماز کے وقت میں جمع کرنا، مزدلفہ میں عشاء کے وقت سے پہلے مغرب وعشاء کو جمع کرنا جائز نہیں، اگر ایسا کرلیا تو عشاء کے وقت میں دونوں نمازوں کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔

۶۔ دونوں نمازوں کو ترتیب کے ساتھ پڑھنا، یعنی پہلے مغرب پھر عشاء پڑھنا، اس کے برعکس کیا تو عشاء کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔

(غنیۃ الناسک/ ۸۷۔۸۸، ردالمحتار:۲/ ۵۰۹۔۵۱۰)

وضاحت

عرفات میں ظہر و عصر کو جمع کیا جاتا ہے اور مزدلفہ میں مغرب وعشاء کو جمع کیا جاتا ہے، ان دونوں ''جمعوں'' میں چھ فرق ہیں۔

۱۔ عرفات میں ظہر و عصر کو جمع کرنا سنت ہے، مزدلفہ میں مغرب وعشاء کو جمع کرنا واجب ہے۔

۲۔ عرفات میں جمع تقدیم ہے یعنی پہلی نماز (ظہر) کے وقت میں دوسری نماز یعنی عصر کو پہلی نماز کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اور مزدلفہ میں جمع تاخیر ہے، یعنی دوسری نماز (عشاء) کے وقت میں پہلی نماز کو دوسری نماز کے ساتھ یعنی مغرب کو عشاء کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

۳۔ عرفات میں ظہر و عصر کو جمع کر کے پڑھنے کیلئے امام حج کی اقتداء میں مسجد نمرہ میں ان نمازوں کو پڑھنا ضروری ہے۔ مزدلفہ میں مغرب وعشاء کو جمع کرنے کے لئے امام حج کی اقتداء ضروری نہیں ہے۔

۴۔ عرفات میں ظہر و عصر کو جمع کر کے پڑھنے کیلئے باجماعت نماز پڑھنا ضروری ہے۔ مزدلفہ میں مغرب وعشاء کو جمع کرنے کیلئے جماعت کے ساتھ ان نمازوں کو پڑھنا ضروری نہیں۔ اکیلے پڑھنے کی صورت میں بھی مغرب وعشاء کو جمع کیا جائے گا۔

۵۔ عرفات میں ظہر و عصر کو جمع کر کے پڑھنے کیلئے خطبہ دینا سنت ہے۔ مزدلفہ میں خطبہ نہیں ہے۔

۶۔ عرفات میں ظہر و عصر کیلئے الگ الگ تکبیر ہے، مزدلفہ میں مغرب وعشاء کیلئے ایک ہی تکبیر ہے۔ (غنیۃ الناسک/ ۸۸، ردالمحتار: ۲/ ۵۰۴۔۵۰۵)

مزدلفہ میں رات گزارنا

مغرب وعشاء سے فارغ ہو کر یہ رات مزدلفہ میں رہیں۔ مزدلفہ میں یہ رات گزارنا سنت مؤکدہ ہے، جتنا ہو سکے یہ رات عبادت میں مشغول رہ کر گزاریں، یہ بہت مبارک اور عظیم رات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی عظمت کی قسم کھائی ہے، یہ عید کی رات بھی ہے، اور عید کی رات جاگنے کی بہت فضیلت ہے، عید کی رات جاگنے والوں کا دل اس دن مردہ نہیں ہوگا جب لوگوں کے دل مردہ ہو جائیں گے، بعض حضرات نے اس کو شب قدر سے افضل کہا ہے لیکن صحیح قول کے مطابق

شب قدر افضل ہے۔ (ردالمحتار: ۲/۵۱۱)

اس رات نوافل، تلاوت، ذکر دعا، استغفار اور تلبیہ وغیرہ میں مشغول رہیں۔ کچھ آرام بھی کرلیں، صبح سویرے جلدی اٹھیں، ہو سکے تو تہجد پڑھیں، جب صبح صادق ہو جائے تو اندھیرے یعنی اول وقت میں فجر کی نماز ادا کریں۔ (غنیۃ الناسک/۸۸۔۸۹، ردالمحتار: ۲/۵۱۰۔۵۱۱)

شب مزدلفہ کی دعا

امام نوویؒ نے مزدلفہ کی رات اس دعا کا پڑھنا مستحب لکھا ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْزُقَنِیْ فِی ھٰذَاالْمَکَانِ جَوَامِعَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ وَ اَنْ تُصْلِحَ شَاْنِیْ کُلَّہٗ وَاَنْ تَصْرِفَ عَنِّیْ الشَّرَّ کُلَّہٗ فَاِنَّہٗ لَا یَفْعَلُ ذٰلِكَ غَیْرُكَ وَلَا یَجُوْدُبِہٖ اِلَّا اَنْتَ۔ (کتاب الاذکار/۱۳۱)

اے اللہ میں سوال کرتا ہوں آپ سے کہ مجھے آپ اس مکان کی تمام جامع خوبیوں سے نوازیئے اور یہ کہ میرے تمام احوال کو درست فرما دیجئے اور مجھ سے تمام برائیوں کو دور فرما دیجئے کہ آپ کے علاوہ یہ کوئی نہیں کرسکتا۔ آپ کے علاوہ کوئی نہیں بخش سکتا ہے۔

مزدلفہ کی رات بڑی فضیلت واہمیت کی ہے۔ ذکر، تلبیہ، تلاوت قرآن اور دعاؤں میں یہ رات گزارنی چاہیے کہ یہ رات اولیاء صالحین کی صحبت میں گزر رہی ہے جس کا مصاحب کبھی خالی نہیں جاتا۔ (ہدایۃ السالک/۱۰۸۵)

☆☆☆

حج کا تیسرا دن،۱۰ذی الحجہ،(یوم نحر)

مزدلفہ کا وقوف کرنا،منیٰ جانا،رمی کرنا،حلق یا قصر کرنا، قربانی کرنا،احرام کھولنا اور طواف زیارت کرنا

دسویں ذی الحجہ کا دن حجاج کرام کیلئے انتہائی اہم اور بہت مصروفیت کا دن ہے،اس دن حج کے بہت سارے مناسک ادا کرنے ہیں،سب سے پہلے مزدلفہ میں وقوف کرنا ہے،پھر یہاں سے واپس منیٰ اپنے خیمے میں پہنچنا ہے،مناسب وقت پر رمی کرنی ہے پھر قربانی کر کے حلق کروا کر حج کا احرام کھول دینا ہے،اگر موقع ملے تو آج ورنہ کل یا پرسوں طواف زیارت کرنا ہے۔اس دن کو یوم نحر،یعنی قربانی کا دن بھی کہا جاتا ہے۔یوم نحر یعنی دسویں ذی الحجہ کے اعمال بالترتیب ذکر کئے جاتے ہیں۔

وقوف مزدلفہ

مزدلفہ کا وقوف واجبات حج میں سے ہے،اس کا وقت دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے،اس سارے وقت میں ایک لحظہ کیلئے یہاں وقوف کر لیا یعنی یہاں ٹھہر گیا یا یہاں سے گزرا تو وقوف مزدلفہ کا واجب ادا ہو جائے گا،وقوف عرفات کی طرح یہ وقوف بے ہوشی، جنون،نشہ،ناپاکی،سونے،بھاگنے،کسی کے مجبور کرنے یا مزدلفہ کا علم نہ ہونے وغیرہ کی حالت میں کیا ہو،تب بھی یہ وقوف ہو جائے گا۔

وقوف مزدلفہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ فجر کی نماز،صبح صادق ہوتے ہی باجماعت ادا کریں۔تکبیر تشریق پڑھیں،اس کے بعد سورج نکلنے سے پانچ دس منٹ پہلے تک وقوف کریں، وقوف میں قبلہ رو کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا کریں،اس کے ساتھ تلبیہ،تکبیر، لا الہ الا اللہ، استغفار،اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کریں اور درود شریف پڑھیں جب سورج نکلنے میں دس پانچ منٹ

باقی رہ جائیں تو منیٰ کیلئے روانہ ہو جائیں۔

سورج نکلنے کے بعد یہاں سے نکلنے میں تاخیر کرنا مکروہ اور خلاف سنت ہے۔ وقوف کی یہ صورت بھی اگرچہ جائز ہے مگر بہتر اور مناسب نہیں، کہ صبح صادق کے بعد سورج نکلنے سے پہلے تک وقوف کریں اور وقوف کے بعد سورج نکلنے سے پہلے فجر کی نماز پڑھیں۔

(غنیۃ الناسک/۸۸۔۸۹، ردالمحتار:۲/۵۱۔۵۱۱)

وقوف مزدلفہ سے متعلقہ متفرق مسائل

۱۔ کسی نے وقوف مزدلفہ صبح صادق سے پہلے یا سورج نکلنے کے بعد کیا تو اس کا وقوف نہیں ہوا، اس پر دم واجب ہے۔ اسی طرح جو شخص رات ہی کو مزدلفہ سے منیٰ چلا جائے اور بلا عذر مزدلفہ کا وقوف ترک کردے، اس پر بھی دم واجب ہے۔

۲۔ عورت، بیمار، ضعیف اور بہت بوڑھے شخص کو اگر رش وغیرہ کی وجہ سے وقوف مزدلفہ سے تکلیف ہوتی ہو تو ان لوگوں کیلئے وقوف مزدلفہ معاف ہے، یہ عرفات سے سیدھا منیٰ جاسکتے ہیں۔ اس وجہ سے ان پر کوئی دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا۔ پورے مناسک حج میں یہ واحد واجب ہے جو رش وغیرہ کے عذر کی وجہ سے عورت، ضعیف، بیمار اور بہت بوڑھے شخص سے معاف کردیا گیا ہے، اس کے علاوہ اور کوئی واجب ایسا نہیں ہے جسے رش وغیرہ عذر کی بناء پر معاف کردیا گیا ہو اور دم بھی واجب نہ کیا گیا ہو۔

۳۔ جو شخص عرفات سے راستہ بھول جائے یا آخری وقت میں عرفات کا وقوف کرے یا کسی اور عذر سے طلوع آفتاب کے بعد مزدلفہ پہنچے، اس سے بھی وقوف مزدلفہ معاف ہو جائے گا اور دم واجب نہیں ہوگا۔

۴۔ جو شخص وقوف کے وقت میں مزدلفہ میں سے گزر جائے اور بالکل نہ ٹھہرے اس کا وقوف اگرچہ ہو جائے گا مگر سنت کے خلاف ہوگا۔

۵۔ وقوف مزدلفہ کی وہی شرائط ہیں جو مزدلفہ میں مغرب وعشاء کو جمع کرکے پڑھنے کی ہیں، البتہ جمع کا وقت، وقت عشاء ہے اور وقوف کا وقت صبح صادق تا طلوع آفتاب ہے۔

۶۔ مزدلفہ کی حدود کے اندر وقوف کرنا ضروری ہے، اگر کسی نے حدود مزدلفہ سے باہر وادی

محسر وغیرہ میں وقوف کیا تو یہ وقوف نہیں ہوگا۔

(ردالمحتار: ۲/۵۱۱۔۵۱۲، غنیۃ الناسک/۸۹)

مزدلفہ سے کنکریاں چننا

مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہوتے ہوئے یہاں سے کنکریاں بھی چن لینی چاہیئں، کنکریاں چننے کی کوئی خاص جگہ متعین نہیں ہے، مزدلفہ سے، راستے سے یا کہیں سے بھی کنکریاں چننا جائز ہے، البتہ پہلے دن کی سات کنکریاں مزدلفہ سے اٹھانا مستحب ہے اور باقیوں کا مزدلفہ سے یا کہیں سے بھی اٹھانا برابر ہے، تین جگہوں سے کنکریاں اٹھانا مکروہ ہے، ۱۔ جمرات کے پاس سے ۲۔ مسجد خیف یا کسی بھی مسجد سے ۳۔ ناپاک جگہ سے۔ کنکریاں کھجور کی گٹھلی، بڑے چنے یا لوبیے کے دانے کے برابر یا ان کے قریب قریب ہونی چاہئیں، بڑا پتھر یا بالکل چھوٹے سائز کی کنکری مکروہ ہے، تاہم رمی ان سے بھی ہو جاتی ہے، کنکریاں ہی چننا مسنون طریقہ ہے، بڑا پتھر توڑ کر کنکریاں بنانا مکروہ ہے، اگر کنکریاں ناپاک ہونے کا یقین یا ظن غالب ہو تو انہیں دھولینا چاہیے۔ کیونکہ ناپاک کنکریوں سے رمی کرنا مکروہ ہے، شک کی بناء پر دھونا مستحب ہے اور بلا وجہ دھونے کی ضرورت نہیں۔

اگر دس ذی الحجہ تا تیرہ ذی الحجہ چاروں دن رمی کرنے کا ارادہ ہو تو ستر کنکریاں چننی چاہئیں، کیونکہ پہلے دن سات اور باقی تین دن اکیس اکیس کنکریاں مارنی ہوتی ہیں، اور اگر صرف تین دن رمی کرنے کا ارادہ ہو تو انچاس کنکریاں لے لینی چاہئیں، کچھ زیادہ ہوں تو اچھا ہے، کیونکہ بسا اوقات مارتے ہوئے کنکری ہاتھ سے گر جاتی ہے اور وہاں سے اٹھانا مکروہ ہے۔

مزدلفہ کی رات بھی کنکریاں اٹھانا جائز ہے لیکن یوم نحر کی صبح کو اٹھانا زیادہ بہتر ہے۔

(غنیۃ الناسک/۹۰، ردالمحتار: ۲/۵۱۵)

مزدلفہ سے منیٰ روانگی

دسویں ذی الحجہ کی صبح، سورج نکلنے سے پانچ دس منٹ پہلے مزدلفہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہو جائیں۔ مزدلفہ سے منیٰ جاتے ہوئے تلبیہ کثرت سے پڑھتے رہیں کیونکہ آج تلبیہ کا آخری دن اور آخری وقت ہے، معلوم نہیں زندگی میں پھر کب موقع ملے گا، تلبیہ کے ساتھ ساتھ ذکر اور دعاء

میں مشغول رہیں۔ (کتاب الاذکار/۱۳۲)

راستے میں تلبیہ، ذکر، دعا، استغفار، درود شریف وغیرہ کا ورد رکھیں، راستے بند ہونے کی وجہ سے بسا اوقات منیٰ پہنچتے پہنچتے کئی گھنٹے لگ جاتے ہیں، اس لئے بڑے تحمل، متانت اور وقار کے ساتھ یہ سفر کریں، اگر ہمت ہو، خواتین ساتھ نہ ہوں اور منیٰ کے خیمے تک پہنچنے کا راستہ بھی معلوم ہو تو منیٰ کیلئے پیدل روانہ ہو جائیں، اس میں آسانی رہے گی، ورنہ بس وغیرہ کے ذریعے منیٰ پہنچیں۔

منیٰ پہنچ کر سب سے پہلے اپنے خیمے میں آئیں، سامان رکھیں، کچھ آرام کر لیں اور مناسب وقت پر رمی کیلئے جمرات کی طرف نکلیں، رمی کیلئے اکیلے ہرگز نہ جائیں، ساتھیوں کے ساتھ مل کر جائیں۔

منیٰ پہنچ کر یہ دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بَلَّغَنِیْھَا سَالِمًا مُعَافًی اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ مِنیٰ قَدْ اَتَیْتُھَا وَاَنَا عَبْدُکَ وَفِیْ قَبْضَتِکَ اَسْئَلُکَ اَنْ تَمُنَّ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِہٖ عَلٰی اَوْلِیَائِکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْحِرْمَانِ وَالْمُصِیْبَۃِ فِیْ دِیْنِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

(کتاب الاذکار/۱۳۲)

تعریف اس اللہ کی جس نے مجھے سلامتی اور عافیت کے ساتھ یہاں پہنچایا۔ اے اللہ! یہ منیٰ ہے یہاں آیا ہوں' میں تیرا بندہ ہوں' تیرے قبضہ میں ہوں۔ میں آپ سے ان چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو بخشا ہے آپ نے اپنے دوستوں کو۔ اے اللہ! میں محرومی سے اور دینی مصیبت سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

رمی جمرہ عقبہ (بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا)

منیٰ پہنچ کر آج تین یا چار کام کرنے ہیں۔

۱۔ رمی جمرہ عقبہ، یعنی بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنا۔

۲۔ قربانی کرنا۔

۳۔ حلق یا قصر کرانے کے بعد احرام کھولنا۔

۴۔ طواف زیارت، طواف زیارت آج کرنا ضروری نہیں۔ افضل ہے آج نہ ہو سکے تو کل یا پرسوں بلا کراہت جائز ہے، اگر بارہویں ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک طواف زیارت نہ کیا تو دم واجب ہو جائے گا اور طواف زیارت بھی کرنا ہوگا۔

رمیٰ کا معنی ہے پھینکنا، اور جمرۃ کا معنی ہے کنکری، تو رمی جمرۃ کا معنی ہوا: کنکری پھینکنا، جمرۃ کی جمع جمار اور جمرات ہے۔ پھر جمرۃ اس جگہ کو کہا جانے لگا جہاں کنکری پھینکی جاتی ہے، منیٰ سے نکل کر مکہ مکرمہ جائیں تو منیٰ کے آخر میں، اگر مکہ مکرمہ سے منیٰ میں داخل ہوں تو منیٰ کے بالکل شروع میں کچھ فاصلے پر تین جگہیں ہیں، جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شیطان کو تین دفعہ سات سات کنکریاں ماری تھیں جب آپ مناسک حج ادا فرمانے کے لئے منیٰ تشریف لا رہے تھے، ان کنکریوں کی وجہ سے شیطان زمین میں دھنس جاتا تھا، حاجی کو بھی اس سنت ابراہیمی پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان تینوں جگہوں پر سات سات کنکریاں مارے۔ دسویں تاریخ کو کنکریاں مارنے کا وقت دسویں کی صبح صادق سے لے کر گیارہویں ذی الحجہ کی صبح صادق تک ہے۔ طلوع آفتاب سے زوال تک مستحب وقت ہے، زوال سے غروب آفتاب تک جائز وقت ہے، اور غروب آفتاب سے گیارہویں کی صبح صادق تک، اسی طرح دسویں کو صبح صادق سے طلوع آفتاب تک مکروہ وقت ہے، لیکن آج کل حجاج کرام کے بے پناہ رش کی وجہ سے رات کے وقت بھی رمی کو بلا کراہت جائز قرار دیا گیا ہے اور خواتین بیمار اور کمزور لوگوں کیلئے تو کوئی وقت بھی مکروہ نہیں ہے، البتہ اگر گیارہویں ذی الحجہ کی صبح صادق تک رمی نہ کی تو دم واجب ہو جائے گا۔

رمی کا طریقہ

آج کل رمی کیلئے بہت وسیع اور کئی منزلہ راستے بنا دیئے گئے ہیں، لہذا جب رمی کا ارادہ ہو تو ان راستوں سے ہوتے ہوئے جمرات تک پہنچیں۔ جمرات تین ہیں تیسرے جمرہ کو جمرہ عقبہ،

جمری کبریٰ اور جمری اخریٰ کہتے ہیں۔ اردو میں اس کو بڑا شیطان کہتے ہیں، درمیان والے دوسرے جمرہ کو جمرہ وسطیٰ (درمیانہ شیطان) اور مسجد خیف کے قریب سب سے پہلے جمرہ کو جمرہ اولیٰ (چھوٹا شیطان) کہتے ہیں، آپ نے آج صرف جمرہ عقبہ یعنی تیسرے شیطان کی رمی کرنی ہے۔ مسجد خیف کے قریب پہنچ کر نیچے اور اوپر جانے والے دونوں راستوں کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ کس طرف رش کم ہے۔ جس طرف رش کم محسوس ہو، اسی طرف جانے کے لئے آگے بڑھتے رہیں، رش کی وجہ سے بالکل مت گھبرائیں، تلبیہ پڑھتے ہوئے آگے بڑھتے رہیں، شروع کے پہلے دونوں جمرات کو چھوڑ کر تیسرے جمرہ، جمرہ عقبہ پر آئیں، یہاں رمی کرنے والوں کا بہت رش دکھائی دے گا اور لوگ دور سے کھڑے ہو کر کنکریاں پھینک رہے ہوں گے، آپ اطمینان کے ساتھ سر نیچے کر کے رش میں داخل ہو کر جمرہ کے بالکل قریب پہنچ جائیں، پہلے اس جگہ ستون ہوا کرتا تھا اب بہت اونچی اور لمبی دیوار بنا دی گئی ہے اور اس کے چاروں طرف تقریباً گولائی میں آدمی کے سینے کے برابر دیوار بنا کر حد بندی کر دی گئی ہے۔ یہاں پہنچ کر تلبیہ کہنا بند کر دیں اور دیوار کے قریب اطمینان سے اس طرح کھڑے ہوں کہ منیٰ آپ کے دائیں طرف اور مکہ مکرمہ بائیں طرف ہو، جمرہ کی طرف منہ کر کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے کنکری کو پکڑ کر ہاتھ اتنا اونچا کریں کہ بغل دکھائی دینے لگے، کنکری دیوار کی جڑ میں ماریں، کنکری کا دیوار کو لگنا ضروری نہیں۔ دیوار کے ارد گرد قائم احاطے کے اندر گر جانا کافی ہے، کنکری مارتے ہوئے یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، رَغْمًا لِلشَّيْطٰنِ وَرِضًى لِلرَّحْمٰنِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّ سَعْيًا مَّشْكُوْرًا

(کتاب الدعاء للطبرانی: ۲/۱۲۰۹، ہدایۃ السالک: ۳/۱۱۱۲)

''اللہ کے نام سے جو سب سے بڑا ہے، شیطان کو ذلیل و رسوا کرنے اور رحمان کو راضی کرنے کیلئے (کنکری مارتا ہوں) اے اللہ (میرے) اس حج کو مقبول بنا دیجئے، اور گناہوں کو معاف فرما دیجئے اور (میری اس) کوشش کو قبول فرمایئے''۔

اس طرح سات کنکریاں ماریں، کنکریاں مارنے کے بعد واپس پلٹنے کے لئے جلد بازی کا

مظاہرہ نہ کریں، بلکہ رش سے باہر نکلنے والے کسی جتھے کے پیچھے لگ جائیں یا کھلا راستہ دیکھیں تو سر نیچے کر کے جمرہ کے گرد رمی کرنے والوں کے رش سے باہر آ جائیں۔

جمرہ عقبیٰ کی رمی کے بعد وہاں دعا کیلئے نہ ٹھہریں بلکہ اپنے خیمے میں آ جائیں، کیونکہ جمرہ عقبہ کے پاس دعا نہیں کی جاتی۔ (غنیۃ الناسک/۹۱۔۹۲، ردالمحتار:۲/۵۱۳)

تلبیہ کب بند کرنا چاہیے

پہلے دن کی رمی تک تلبیہ پڑھتے رہیں، جب رمی کیلئے پہلی کنکری مارنے لگیں تو تلبیہ بند کر کے کنکری ماریں، اس کے بعد تلبیہ نہ پڑھیں۔

اگر کسی نے غلطی سے رمی سے پہلے حلق کر لیا تو وہ تلبیہ بند کر دے، اب رمی تک تلبیہ پڑھنے کی اجازت نہیں۔ اور رمی سے پہلے حلق کرنے کی وجہ سے دم بھی واجب ہو جائے گا۔

اگر کسی رمی، قربانی اور حلق سے پہلے طواف زیارت کر لیا تو بھی تلبیہ بند کر دے، طواف زیارت پہلے کرنے کی وجہ سے کوئی دم واجب نہیں ہوگا، اگرچہ سنت یہ ہے کہ طواف زیارت رمی، قربانی اور حلق کے بعد کیا جائے۔

حج قران یا حج تمتع کرنے والے نے رمی سے پہلے قربانی کر لی تو بھی تلبیہ بند کر دے اور اس پر دم بھی واجب ہوگا، اگر حج افراد کرنے والے نے رمی سے پہلے قربانی کر لی تو یہ تلبیہ بند نہ کرے بلکہ رمی تک تلبیہ پڑھتا رہے، اور اس پر دم بھی واجب نہیں ہوگا کیونکہ حج افراد کرنے والے کیلئے قربانی میں ترتیب ضروری نہیں ہے اگر کسی نے دسویں ذی الحجہ سے سورج غروب ہونے تک رمی نہیں کی تو وہ سورج غروب ہونے تک تلبیہ پڑھتا رہے، سورج غروب ہونے کے بعد تلبیہ بند کر دے، اگرچہ رمی بعد میں کرے۔ (غنیۃ الناسک/۹۱، ردالمحتار:۲/۵۱۳)

قربانی کرنا

رمی سے فارغ ہو کر دوسرا کام قربانی ہے، یہ قربانی حج قران اور حج تمتع کرنے والوں پر واجب ہے اور حج افراد کرنے والوں کیلئے مستحب ہے۔

یہ قربانی حج کی قربانی ہے، عید الاضحیٰ کی قربانی اس کے علاوہ ہے، جو حاجی قربانی کے ایام میں شرعاً مقیم ہو، اس پر عید کی قربانی واجب ہے اور جو ان دنوں میں مسافر ہو، اس کے لئے مستحب

ہے، عید کی قربانی منیٰ، مکہ مکرمہ اور اپنے وطن میں کہیں بھی کی جا سکتی ہے، لیکن حج کی قربانی منیٰ میں افضل ہے اور حدودِ حرم کے اندر ضروری ہے، حج کی قربانی حدودِ حرم کے باہر جائز نہیں۔

حج کی قربانی کے جانور کی وہی شرائط ہیں جو عید کے قربانی کے جانور کی ہیں۔

حج کی قربانی خود کرنا افضل ہے لیکن حجاج کرام کے بے پناہ رش کی وجہ سے اس پر عمل بہت مشکل ہے۔ (ردالمحتار: ۲/۵۳۲۔۵۳۳، غنیۃ الناسک/۹۲)

بینک کے ذریعے قربانی

بینک کے ذریعے قربانی نہیں کروانی چاہیئے، کیونکہ بینک کی قربانی آپ کی رمی اور حلق کے درمیان ہونا بہت مشکل بلکہ تقریباً ناممکن ہے، جب کہ فقہ حنفی کی رو سے یہی وقت قربانی کا ہے، اگر قربانی سے پہلے حلق کروالیا تو ایک اور قربانی یعنی دم واجب ہو جائے گا۔ دوسرے بینک کی قربانیاں بارہویں ذی الحجہ کے بعد بھی ہوتی رہتی ہیں، جب کہ فقہ حنفی کی رو سے قربانی کا وقت بارہ ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک ہے، اگر اس وقت تک قربانی نہ کی تو ایک اور قربانی یعنی دم واجب ہو جائے گا، اس لئے بینک کے ذریعے قربانی نہیں کرنی چاہیے۔

قربانی کا ایک ناقابلِ اعتماد اور غلط طریقہ

مکہ مکرمہ میں مقیم بعض پاکستانی، ہندوستانی اور بنگلہ دیشی وغیرہ لوگ اپنے طور پر بزعم خود قربانی کا انتظام کرتے ہیں اور حجاج کرام سے قربانی کی رقم وصول کرتے رہتے ہیں، ان لوگوں میں اچھی خاصی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو قربانی نہیں کرتے، محض موبائل فون پر ان کی قربانیاں ہوتی ہیں۔ لوگوں سے جھوٹ بولتے ہیں کہ آپ کی قربانی ہو گئی ہے، آپ حلق کروا کر احرام کھول لیں، جب کہ کوئی قربانی نہیں ہوئی ہوتی، ایسے لوگوں سے ہرگز قربانی نہ کروائیں، ورنہ سارا حج برباد ہو جائے گا۔

قربانی کا صحیح اور آسان طریقہ

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر قربانی کیسے کی جائے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ہر جگہ ایمان دار لوگ بھی ہوتے ہیں، ذرا تلاش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، چند ساتھی مل کر قربانی کرنے والے

کسی ایمان دار شخص سے معاملہ طے کریں اور قربانی کی جگہ بھی طے کریں۔ قربانی کے وقت کوئی ایک ذمہ دار شخص مقررہ جگہ پر پہنچ کر اپنے سامنے جانور ذبح کرائے اور فون پر ساتھیوں کو اطلاع کرے تاکہ جس کی قربانی ہو جائے وہ احرام کھول لے، اور اسی کی قربانی کروائی جائے جس نے رمی کر لی ہو، اس طرح ان شاء اللہ قربانی صحیح ہو جائے گی، حج کے سرکاری یا پرائیویٹ گروپ لے جانے والے حضرات بھی اس طریقہ پر اپنے گروپ کے لوگوں کی قربانی کروا سکتے ہیں۔

صحیح قربانی کا ایک دوسرا طریقہ بھی ہے وہ اس پہلے طریقے سے قدرے مشکل ہے وہ یہ کہ چند ساتھی مل کر قربانی کے لئے رقم اکٹھی کر لیں اور ان میں ایک دو ذمہ دار شخص رمی کر کے قربان گاہ چلے جائیں اور خود جانور خرید کر اپنے سامنے ذبح کروائیں، خلاصہ یہ کہ قربانی کے سلسلہ میں کسی کے اعتماد پر نہ رہیں بلکہ اپنے سامنے یا اپنے معتبر نمائندے کے سامنے جانور ذبح کروائیں اکیلا آدمی اس طرح قربانی نہیں کر سکتا، اس کے لئے چند ساتھیوں کا مل کر مشترکہ قربانی کرنا ضروری ہے، گروپ لیڈر اس سلسلہ میں بہتر معاونت کر سکتا ہے، لیکن خوب دیکھ بھال کر یہ معاملہ کرنا چاہیے۔

جب قربانی ہو جائے تو آپ حلق یا قصر کروا کر اپنا احرام کھول سکتے ہیں اور اگر چاہیں تو طواف کے بعد احرام کھول لیں، اگر قربانی سے پہلے حلق یا قصر کرا لیا یا رمی سے پہلے قربانی کر لی تو دم واجب ہو جائے گا۔ رمی، قربانی اور حلق ان تینوں کاموں میں ترتیب واجب ہے، البتہ حج افراد کرنے والوں کے لئے چونکہ قربانی مستحب ہے، اس لئے ان کے لئے قربانی کی ترتیب واجب نہیں، وہ رمی کر کے حلق کروا کر احرام کھول سکتے ہیں۔ (غنیۃ الناسک/۹۲)

حلق یا قصر کرنا

قربانی کے بعد آج کا تیسرا کام حلق یا قصر ہے، اگر آج قربانی نہیں کر سکے تو کل قربانی کے بعد حلق ہوگا۔ احرام کھولنے کیلئے حلق یا قصر کرانا واجب ہے۔ حلق کا معنی ہے: سر کے بال منڈوانا، اور قصر کا معنی ہے: سر کے بال کتروانا

مرد کے لئے تمام سر کے بالوں کا حلق یا قصر سنت ہے اور کم از کم چوتھائی سر کے بالوں کا حلق یا قصر واجب ہے اس سے کم کا حلق یا قصر جائز نہیں، ایسے حلق یا قصر سے احرام کی پابندیاں ختم نہیں

ہوں گی۔

قصر میں انگلی کے ایک پورے کے برابر بال کٹوانا واجب ہے' اس سے کم جائز نہیں' اگر کسی کے سر کے بال ایک پورے سے کم ہوں تو اس کے لئے حلق متعین ہے' قصر جائز نہیں' اگر کسی کو حلق کروانے سے کوئی عذر ہو' مثلاً سر میں زخم ہو' استرا یا اس کا متبادل موجود نہ ہو یا حلق کرنے والا کوئی نہ ہو تو قصر یعنی بال کتروانا متعین ہے۔

عورت کے لئے حلق ناجائز و حرام ہے، یہ قصر ہی کرے گی' عورت کے لئے سارے سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے برابر بلکہ کچھ زائد کتروانا سنت ہے اور کم از کم چوتھائی سر کے بال ایک پورے کے برابر کتروانا واجب ہے۔

حج کے حلق یا قصر کے لئے جگہ اور وقت دونوں متعین ہیں اور عمرہ کے حلق یا قصر کے لئے جگہ متعین ہے، وقت متعین نہیں، حلق یا قصر کے لئے جگہ سے مراد ''حرم'' ہے، اگر حرم کے باہر حلق یا قصر کیا تو دم واجب ہو جائے گا' اور وقت سے مراد دس' گیارہ اور بارہ ذی الحجہ ہیں' اگر بارہویں ذی الحجہ کے غروب آفتاب کے بعد حلق یا قصر کیا تو بھی دم واجب ہو جائے گا۔

حلق یا قصر کے لئے قبلہ رخ بیٹھنا اور دائیں طرف سے حلق یا قصر شروع کرانا مستحب ہے۔

حلق اگر استرے کے علاوہ کریم یا پاؤڈر وغیرہ سے کیا تو بھی جائز ہے' لیکن استرے سے حلق کرانا افضل ہے۔

حلق کرانے کے وقت مُحرِم خود اپنا یا دوسرے مُحرِم کا حلق کر سکتا ہے۔

عورت اپنے بال خود کاٹے' اپنے محرم یا شوہر سے کٹوائے' نامحرم سے بال کٹوانا حرام ہے۔

اگر مرد کے سر کے بال چھوٹے ہیں کہ قصر نہیں ہو سکتا تو حلق متعین ہے' اگر پہلے سے سر گنجا ہو تو اسی پر استرا چلا دینا واجب ہے' اگر سر پر اس قدر زخم ہیں کہ استرا نہیں چلایا جا سکتا تو یہ واجب ساقط ہو جائے گا' ایسا شخص حلق کے بغیر ہی حلال ہو جائے گا۔

حلق یا قصر کرانے سے احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں اور احرام کی وجہ سے جو چیزیں ممنوع قرار دی گئیں تھیں' وہ سب جائز ہو جاتی ہیں' البتہ طواف زیارت سے پہلے جماع وغیرہ جائز نہیں ہوتا۔

چوتھائی سر کے حلق یا قصر سے گو حلال ہو جائے گا، مگر ایسا کرنا خلاف سنت اور مکروہ تحریمی ہے۔

قصر کی بجائے حلق کرانا افضل ہے، اس لئے کہ حلق میں قصر بھی ہو جاتا ہے اور قصر میں حلق نہیں ہوتا، اور نبی کریم ﷺ نے حلق کرانے والوں کے لئے تین بار اور قصر کرانے والوں کے لئے صرف ایک بار دعا فرمائی ہے۔ اور آپ ﷺ نے احرام کھولنے کے لئے حلق کروایا ہے۔

حلق یا قصر کے بعد دعا کریں مندرجہ ذیل دعا کا پڑھنا بھی ثابت ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ قَضٰی عَنَّا نُسُکَنَا اَللّٰهُمَّ زِدْنَا اِیْمَانًا وَّیَقِیْنًا.

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہماری عبادت (عمرہ یا حج) پوری کرا دی، اے اللہ! ہمارے ایمان اور یقین میں اور اضافہ فرما۔''

(ردالمحتار: ۲/ ۵۱۵ تا ۵۱۷، بدائع الصنائع: ۲/ ۱۴۰ تا ۱۴۲، غنیۃ الناسک: ۹۲ تا ۹۴)

حلق کے بعد تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا مستحب ہے۔ (ہدایۃ السالک: ۲/ ۱۱۵)

احرام کھولنا

حلق یا قصر کے بعد احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو گئیں سوائے جماع وغیرہ کی پابندی کے، کہ وہ طواف زیارت کے بعد ختم ہوگی اب غسل کریں، جسم کے فالتو بال صاف کریں اور سلے ہوئے کپڑے پہن لیں، مزید دو یا تین دن منیٰ میں رہنا ہے، اپنے خیمے میں رہیں، باجماعت نماز کا اہتمام کریں، تلاوت، ذکر، دعا، درود شریف اور نوافل وغیرہ میں زیادہ وقت گزاریں۔

اس دوران یعنی دس ذی الحجہ سے لے کر بارہ ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک مکہ مکرمہ جا کر طواف زیارت کریں پھر واپس منیٰ آ جائیں، رات منیٰ میں ٹھہرنا سنت ہے، مکہ مکرمہ میں یا کہیں اور یہ راتیں گزارنا مکروہ اور خلاف سنت ہے، اگر طواف زیارت کی وجہ سے رات یا رات کا کچھ حصہ مکہ مکرمہ میں رہنا پڑ جائے تو کوئی حرج نہیں، طواف زیارت سے فارغ ہو کر منیٰ آنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ (غنیۃ الناسک/ ۹۵، ردالمحتار: ۲/ ۵۱۷ تا ۵۱۹)

طواف زیارت

دسویں ذی الحجہ کو اگر ہو سکے تو طواف زیارت کر لیں، بارہ ذی الحجہ کی شام یعنی غروب آفتاب تک تو لازمی کر لیں، ورنہ دم لازم ہو جائے گا۔

طواف زیارت حج کا رکن اور فرض ہے، اس طواف کے بغیر حج ادا نہیں ہوگا' اور کوئی چیز اس طواف کا بدل نہیں ہوسکتی' طواف کرنا ہی ضروری ہے۔

طواف زیارت کا وقت دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق سے لے کر بارہویں ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک ہے، اس دوران نفل' وَداع یا مطلق طواف کی نیت سے طواف کیا جائے تو طواف زیارت ادا ہو جاتا ہے، اس طواف کا مسنون وقت دس ذی الحجہ کو رمی' قربانی اور حلق یا قصر کے بعد ہے، طواف زیارت کے لئے سب سے افضل دن دسویں ذی الحجہ' پھر گیارہویں ذی الحجہ' پھر بارہویں ذی الحجہ ہے۔ بارہویں ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک اگر طواف زیارت نہ کیا تو دم واجب ہو جائے گا اور طواف بھی فرض رہے گا، جب تک یہ طواف نہ کر لیا جائے بیوی سے مباشرت اور بوس وکنار حرام ہوتا ہے' اگرچہ حلق یا قصر کرالیا ہو، اگر طواف زیارت کے بعد سعی کرنی ہو تو اس میں رمل بھی کرنا ہوگا اور اگر احرام نہ کھولا ہو تو اضطباع بھی کرنا ہوگا اور اگر حج کی سعی طواف زیارت سے پہلے کر لی ہو تو طواف زیارت میں رمل اور اضطباع نہیں ہوگا۔

طواف زیارت کے سات چکروں میں سے پہلے چار چکر فرض اور آخری تین چکر واجب ہیں، اگر کسی نے پہلے چار چکر پورے کر لئے اور باقی چھوڑ دیئے تو فرض ادا ہو جائے گا اور دم دینا واجب ہوگا۔ (بدائع: ۲/ ۱۲۷ تا ۱۳۰، ردالمحتار: ۲/ ۵۱۷، غنیۃ الناسک: ۹۴-۹۵)

طواف زیارت کے شرائط، فرائض، واجبات اور سنن و مستحبات وغیرہ صفحہ ۱۱۶ تا صفحہ ۱۲۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

طواف زیارت سے متعلقہ متفرق مسائل

۱۔ طواف زیارت رمی، قربانی اور حلق کے بعد کرنا سنت ہے، واجب نہیں، اگر کسی نے مذکورہ تینوں کاموں سے پہلے یا ان کے درمیان طواف زیارت کر لیا تو طواف زیارت ادا ہو جائے گا اور کوئی دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا، تاہم ایسا کرنا خلاف سنت ہے۔

۲۔ جن خواتین کو ناپاکی کے ایام شروع ہونے کا خطرہ ہو، وہ دسویں تاریخ کو صبح صادق کے بعد طواف زیارت پہلے کر لیں اور باقی کام بعد میں کریں تو کوئی حرج نہیں۔

۳۔ اگر کسی نے حج کے مہینے شروع ہونے سے پہلے طواف قدوم کر کے حج کی سعی کر لی تو یہ

سعی نہیں ہوئی، لہذا طواف زیارت کے بعد دوبارہ سعی کرے اور رمل بھی کرے، احرام نہ کھولا ہو تو اضطباع بھی کرے۔

۴۔ اگر کسی نے طواف قدوم حدث اکبر (جنابت یا حیض ونفاس) کی حالت میں کیا اور سعی کی تو یہ سعی بھی نہیں ہوئی، طواف زیارت کے بعد دوبارہ سعی کرے اور طواف میں رمل بھی کرے، احرام نہ کھولا ہو تو اضطباع بھی کرے۔

۵۔ اگر کسی نے طواف قدوم حدث اصغر یعنی بے وضو ہونے کی حالت میں کیا اور اس کے بعد حج کی سعی کی۔ ایسے شخص کے لئے طواف زیارت میں رمل کرنا اور طواف زیارت کے بعد دوبارہ سعی کرنا مستحب ہے۔

۶۔ خواتین اگر ناپاکی کے ایام کی وجہ سے طواف زیارت ایام نحر یعنی دس تا بارہ ذی الحجہ تک نہ کر سکیں تو پاک ہونے کے بعد کریں، اس تاخیر پر کوئی گناہ یا دم واجب نہیں ہوگا۔

۷۔ اگر عورت کو ناپاکی کے ایام شروع ہونے کا علم ہے اور ایام شروع ہونے میں اتنا وقت باقی ہے کہ منیٰ سے مکہ مکرمہ جا کر پورا طواف یا کم از کم طواف کے چار چکر ہو سکتے ہیں تو ایسی عورت پر واجب ہے کہ ایام شروع ہونے سے پہلے مکمل طواف زیارت کرے یا کم از کم اس کے چار چکر پورے کرے، اگر ایسا نہ کیا اور ایام شروع ہونے کی وجہ سے طواف زیارت بارہ ذی الحجہ سے موخر ہو گیا تو تاخیر کی وجہ سے دم واجب ہو جائے گا، اور اگر ایام شروع ہونے میں اتنا وقت نہ ہو کہ طواف کے چار چکر پورے ہو سکیں تو تاخیر کی وجہ سے دم واجب نہیں ہوگا۔

۸۔ اگر عورت ناپاکی کے ایام سے ایسے وقت میں پاک ہوئی کہ بارہ ذی الحجہ کے غروب آفتاب سے پہلے پہلے غسل کر کے منیٰ سے مکہ مکرمہ جا کر طواف زیارت کر سکتی ہے یا طواف کے چار چکر پورے کر سکتی ہے تو اس پر واجب ہے کہ بارہ ذی الحجہ کے غروب آفتاب سے پہلے طواف زیارت یا اس کے پہلے چار چکر پورے کرے، اگر ایسا نہ کیا تو تاخیر کی وجہ سے دم واجب ہو جائے گا۔ اور اگر اتنا وقت نہ ہو تو تاخیر کی وجہ سے دم واجب نہیں ہوگا۔

۹۔ اگر کسی نے طواف زیارت حدث اکبر یعنی حیض ونفاس یا جنابت کی حالت میں کیا یا طواف زیارت کے چار چکر اس حالت میں پورے کیے تو اگر چہ طواف زیارت کا فریضہ ادا ہو جائے لیکن ایسا شخص سخت گنہ گار ہوگا، جس پر توبہ استغفار واجب ہے اور پاک ہونے کے بعد اس طواف کو دوبارہ کرنا واجب ہے، اگر بارہ ذی الحجہ کے غروب آفتاب سے پہلے پہلے دوبارہ طواف کر لیا تو کوئی دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا اور اگر بارہ ذی الحجہ کے بعد طواف کیا تو دم واجب ہو جائے گا، عورت نے اگر ناپاکی کے ایام کی وجہ سے بارہ ذی الحجہ کے بعد طواف کا اعادہ کیا تو اس پر کوئی دم واجب نہیں ہوگا اور اگر اس طواف کا بالکل اعادہ نہ کیا تو ایک ''بدنہ'' یعنی ایک گائے یا اونٹ بطور کفارہ واجب ہوگا۔

۱۰۔ اگر کسی نے پورا طواف زیارت یا اس کے چار چکر حدث اصغر یعنی بے وضو ہونے کی حالت میں کیے تو باوضو اس طواف کو دوبارہ کرنا چاہیے، اگر دوبارہ یہ طواف کر لیا تو کوئی دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا، اگر چہ بارہ ذی الحجہ کے بعد ہی طواف کا اعادہ کیا ہو، اگر اس طواف کا بالکل کوئی اعادہ نہ کیا تو دم واجب ہوگا۔

۱۱۔ اگر کسی نے طواف زیارت حدث اکبر یعنی جنابت یا حیض ونفاس کی حالت میں کیا اور اس کے اعادے سے پہلے پاکی کی حالت میں طواف وداع کر لیا، تو یہ طواف وداع، طواف زیارت بن جائے گا اور اس پر طواف زیارت کے احکام جاری ہوں گے، مثلاً اگر یہ طواف بارہ ذی الحجہ کے غروب آفتاب سے پہلے کیا تو دم واجب نہیں رہے گا اور اگر اس کے بعد کیا تو تاخیر کی وجہ سے دم واجب ہوگا، عورت اگر ناپاکی کے ایام کی وجہ سے تاخیر کرے گی تو عورت پر دم واجب نہیں ہوگا۔

طواف وداع چونکہ طواف زیارت بن چکا ہے، لہٰذا طواف وداع کرنا واجب ہو گا۔

مذکورہ بالا تفصیل اس وقت ہے جب طواف زیارت حدث اکبر یعنی جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں کیا ہو، اگر طواف زیارت حدث اصغر یعنی بے وضو ہونے کی

حالت میں کیا تو اگر طواف وداع بارہ ذی الحجہ کے غروب آفتاب سے پہلے کیا تو طواف وداع، طواف زیارت بنے گا اور دم معاف ہو جائے گا اور اگر طواف وداع بارہ ذی الحجہ کے غروب کے بعد کیا تو یہ طواف، طواف وداع ہی رہے گا، طواف زیارت نہیں بنے گا، طواف زیارت کا اعادہ واجب ہوگا، ورنہ دم دینا پڑے گا۔

۱۲۔ طواف زیارت کسی چیز سے فاسد نہیں ہوتا۔ جس حالت میں بھی کیا جائے، فریضہ ادا ہو جاتا ہے، یہ طواف فوت نہیں ہوتا، تمام عمر میں جب بھی کیا جائے، ادا ہو جاتا ہے، اگرچہ ایام نحر میں کرنا واجب ہے، ان ایام کے بعد کیا جائے تو دم واجب ہوتا ہے، جب تک یہ طواف نہ کیا جائے، بیوی کی قربت حرام رہتی ہے، اگرچہ سالہا سال گزر جائیں، یہ طواف کرنا ہی لازم ہے، اس کا بدل کچھ نہیں، البتہ اگر کوئی شخص وقوف عرفات کے بعد طواف زیارت سے پہلے فوت ہو جائے اور وصیت کر جائے تو طواف زیارت کے بدلے ایک ''بدنہ'' یعنی ایک گائے یا اونٹ کا کفارہ طواف زیارت کے قائم مقام ہو جائے گا۔

۱۳۔ اگر کسی نے رمی اور قربانی کے بعد حلق سے پہلے طواف زیارت کر لیا تو ابھی تک وہ محرم ہی ہے، اس کے لئے احرام کی پابندیوں میں سے کوئی پابندی ختم نہیں ہوتی، اس لئے کہ احرام کی پابندیاں حلق سے ختم ہوتی ہیں، طواف زیارت سے ختم نہیں ہوتیں۔

(ردالمحتار: ۲/ ۵۱۷ تا ۵۱۹، غنیۃ الناسک/ ۹۴۔ ۹۵۔ ۱۴۵ تا ۱۴۷)

☆☆☆

حج کا چوتھا دن، ۱۱ ذی الحجہ

گیارہویں ذی الحجہ کا دن، حج کا چوتھا دن ہے، اس دن تینوں جمرات کی رمی کرنی ہے، اگر کل قربانی نہ ہوسکی ہو تو آج قربانی کر کے حلق یا قصر کے بعد احرام کھولنا ہے، اسی طرح اگر کل طواف زیارت نہ کیا ہو تو وہ بھی آج کرنا ہے، بلکہ طواف زیارت کا مناسب وقت آج ظہر کے فوراً بعد ہے کہ نماز ظہر مطاف میں پڑھیں اور نماز کے فوراً بعد طواف شروع کر دیں۔

گیارہ ذی الحجہ کی رمی

آج تینوں جمرات کی رمی کرنی ہے، گیارہ ذی الحجہ کی رمی کا وقت زوال آفتاب سے بارہ ذی الحجہ کی صبح صادق تک ہے، اسی طرح بارہ ذی الحجہ کی رمی کا وقت بھی بارہ ذی الحجہ کے زوال آفتاب سے اگلے دن کی صبح صادق تک ہے، زوال آفتاب سے غروب آفتاب تک رمی کا مسنون وقت ہے اور غروب آفتاب سے صبح صادق تک مکروہ وقت ہے، لیکن خواتین، بیمار، کمزور اور بوڑھوں کے لئے کراہت نہیں ہے۔

رمی کا طریقہ

آج بھی اسی طریقے کے مطابق رمی کیلئے جمرات جائیں، جیسے کل رمی کیلئے گئے تھے، عصر سے پہلے یا عصر کے بعد آج کی رمی کیلئے مناسب وقت ہے جیسے کل رمی کی تھی، اسی طریقے کے مطابق آج پہلے جمرہ اولی کی رمی کریں، جمرہ اولیٰ کی رمی کے بعد جمرہ سے باہر نکل کر جہاں رش نہ ہو، قبلہ رو کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر کم از کم اتنی دیر دعا کریں جتنی دیر میں قرآن کریم کی بیس آیات کی تلاوت کی جاتی ہے، دعا کے ساتھ درود شریف، استغفار، تکبیر وتہلیل کا ورد بھی کریں، یہاں دعا قبول ہوتی ہے، پھر جمرہ وسطیٰ، دوسرے جمرہ کی رمی کریں اور طریقہ مذکورہ بالا کے مطابق دعا کریں، پھر جمرۃ عقبہ تیسرے جمرے کی رمی کریں، ہر جمرہ پر سات سات کنکریاں مارنی ہیں،

تیسرے جمرہ کی رمی کے بعد دعاء نہیں ہے، رمی سے فارغ ہو کر واپسی کے راستے سے اپنے خیمے میں واپس آ جائیں، آج کا دن اور رات یہیں خیمے میں گزاریں۔

(غنیۃ الناسک/۹۷۔۹۸، ردالمحتار:۲/۵۲۱۔۵۲۰)

آج کا اصل کام تینوں جمرات کی رمی ہے، قربانی، حلق اور طواف زیارت اگر کل نہ کر سکے ہوں تو آج کئے جا سکتے ہیں۔

☆☆☆

حج کا پانچواں دن ،۱۲ ذی الحجہ

آج حج کا پانچواں اور آخری دن ہے ، اگر کل تک منیٰ میں رہنا چاہیں تو یہ افضل اور مستحب ہے ، واجب نہیں ہے ۔ لیکن اگر آج منیٰ کے اندر غروب آفتاب ہو گیا تو کل یعنی تیرھویں کی رمی کئے بغیر چلے جانا مکروہ ہے ، اور اگر تیرھویں کی صبح صادق منیٰ کے اندر ہو گئی تو تیرھویں کی رمی واجب ہو گئی ، اب رمی کئے بغیر جانا جائز نہیں ۔

آج کا اصل کام تینوں جمرات کی رمی ہے ، زوال کے بعد رمی کریں ، اگر بالفرض ابھی تک قربانی یا طواف زیارت نہ کیا ہو تو آج غروب آفتاب تک لازمی کرلیں ، ورنہ دم لازم ہو جائے گا ۔

حج مکمل ہو گیا ہے ، لہٰذا اگر آج مکہ مکرمہ واپسی کا ارادہ ہو تو رمی کے بعد غروب آفتاب سے پہلے منیٰ کی حدود سے باہر نکل جائیں ، تا کہ کراہت سے بچ سکیں ، اور اگر آج بھی منیٰ میں قیام اور کل تیرھویں ذی الحجہ کی رمی کا ارادہ ہو تو رمی کر کے اپنے خیمے میں واپس آ جائیں اور کل زوال کے بعد رمی کر کے مکہ مکرمہ کیلئے روانہ ہو جائیں ، ذیل میں رمی جمرات کے احکام ذکر کئے جاتے ہیں ۔

☆☆☆

رمی جمرات کے احکام

رمی کے صحیح ہونے کی شرائط

رمی کے صحیح اور شرعاً معتبر ہونے کی دس شرائط ہیں، اگر یہ دس شرطیں پائی جائیں گی تو رمی صحیح ہوگی اور اگر ان دس شرطوں میں سے کوئی ایک شرط نہ پائی گئی تو رمی صحیح نہیں ہوگی، اس صورت میں دوبارہ رمی کرنا، یا دم دینا واجب ہوگا، وہ دس شرطیں یہ ہیں۔

۱۔ حاجی کا خود رمی کرنا، اگر بلا عذر کسی دوسرے سے رمی کروائی تو رمی نہیں ہوگی، عذر کی بناء پر رمی میں نیابت کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

۲۔ کنکری کا پھینکنا، اگر جمرہ پر کنکری رکھ دی تو رمی نہیں ہوگی، البتہ جمرہ پر کنکری گرا دینے سے رمی ہو جائے گی، اس لئے کہ گرانا، پھینکنا ہی ہوتا ہے۔ لیکن ایسا کرنا خلاف سنت ہے۔

۳۔ ہاتھ سے رمی کرنا، اگر تیر کمان یا غلیل وغیرہ سے رمی کی تو یہ رمی صحیح نہیں ہوگی۔

۴۔ کنکری کا جمرہ کے اندر یا اس کے قریب گرنا، اور قریب کی حد جمرہ کی دیوار کے گرد قائم احاطہ ہے، لہذا کنکری کا اس احاطے کے اندر گرنا ضروری ہے۔ اگر کنکری دیوار کو لگ کر احاطے سے باہر گر گئی تو رمی صحیح نہیں ہوگی۔

۵۔ کنکری کا رمی کرنے والے شخص کے اپنے فعل سے جمرہ میں گرنا، اگر کنکری کسی شخص کے سر، کندھے یا پشت وغیرہ پر گری اور اس شخص کی حرکت سے جمرہ کی حدود میں گر گئی یا اس نے اٹھا کر جمرہ میں پھینک دی، یا کنکری جمرہ کے گرد قائم احاطے کی دیوار کے اوپر گری اور کسی نے اٹھا کر جمرہ میں پھینک دی تو ان تمام صورتوں میں رمی صحیح نہیں ہو گی، اس لئے کہ کنکری رمی کرنے والے کے اپنے فعل سے جمرہ میں نہیں گری۔

۶۔ ہر کنکری الگ الگ مارنا، اگر ساتوں کنکریاں اکٹھی ماردیں تو ایک ہی شمار ہو گی۔ اگرچہ وہ کنکریاں جمرہ میں الگ الگ گری ہوں، اس صورت میں چھ کنکریاں مزید مارنا ہوں گی۔

۷۔ رمی کے وقت میں رمی کرنا، اگر رمی کیلئے متعینہ مخصوص اوقات کے علاوہ کسی دوسرے وقت میں رمی کی تو یہ رمی صحیح نہیں ہوگی۔

۸۔ کنکری کا زمین کی جنس سے ہونا، مثلاً پتھر، مٹی، ریت، سرمہ، پہاڑی نمک، چونا وغیرہ، ریت اور مٹی کی ایک ایک مٹھی ایک کنکری کے قائم مقام ہوتی ہے، پتھر کی کنکری سے رمی کرنا افضل ہے، اور جو چیزیں زمین کی جنس سے نہیں ہیں، ان سے رمی کرنا جائز نہیں ہے، مثلاً سونا، چاندی، لوہا، عنبر، موتی، لکڑی اور مینگنی وغیرہ، خلاصہ یہ کہ جو چیز پگھلانے سے پگھل جائے یا جلانے سے جل جائے، اس سے رمی کرنا جائز نہیں اور جو چیز پگھلانے سے نہ پگھلے اور نہ ہی جلانے سے جلے، اس سے رمی کرنا جائز ہے، جیسا کہ تیمم میں ہے۔

۹۔ سات کنکریوں میں سے اکثر کنکریوں یعنی کم از کم چار کنکریوں کی رمی کرنا، اگر ایک جمرہ پر چار کنکریوں کی رمی کرلی تو رمی ہوگئی، چھوٹی ہوئی تین کنکریوں میں سے ہر ایک کنکری کے بدلے میں صدقہ واجب ہوگا، اور اگر اکثر عدد یعنی چار کنکریوں کی رمی نہیں کی بلکہ اس سے کم کی رمی کی تو رمی نہیں ہوئی، لہذا دم واجب ہوگا۔

۱۰۔ استہانت اور تحقیر شیطان کے لئے رمی کرنا

(ردالمحتار: ۲/۵۱۳۔۵۱۴، غنیۃ الناسک/ ۹۹۔۱۰۱)

واجبات رمی

۱۔ رمی قربانی وحلق سے پہلے کرنا، اگر رمی سے پہلے قربانی یا حلق کرلیا تو دم واجب ہو جائے گا۔

۲۔ ہر جمرہ پر سات کنکریاں مارنا، سات کے عدد میں اکثر عدد یعنی چار کنکریاں مارنا شرط ہے اور سات کا عدد پورا کرنا جواب ہے۔

رمی کی سنتیں

۱۔ تینوں جمرات پر ترتیب سے رمی کرنا، یعنی پہلے جمرہ اولیٰ پھر جمرہ وسطیٰ اور آخر میں جمرہ اخری کی رمی کرنا۔

۲۔ ہر رمی کے ساتھ تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا۔

۳۔ پہلے دن کی رمی طلوع آفتاب سے زوال شمس کے درمیانی وقت میں کرنا۔

۴۔ باقی دنوں یعنی گیارہ تا تیرہ ذی الحجہ کی رمی زوال شمس سے غروب آفتاب کے درمیانی وقت میں کرنا۔

۵۔ رمی میں طریق مسنون کی رعایت کرنا کہ رمی کرتے وقت منیٰ دائیں طرف ہو، مکہ مکرمہ بائیں طرف ہو، جمرہ کی طرف منہ کرکے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے کنکری کو پکڑ کر ہاتھ اتنا اونچا اٹھانا کہ بغل ننگی ہو جائے وغیرہ وغیرہ۔ اگر ان امور کی رعایت نہ کرے تو بھی رمی ہو جائے گی، مگر سنت کے خلاف ہو گی۔

۶۔ ساتوں کنکریاں پے در پے، مسلسل کسی وقفہ کے بغیر مارنا۔

۷۔ ایک جمرہ کے بعد دوسرے جمرہ کی رمی بلا تاخیر کرنا۔

۸۔ سات کنکریاں مارنا، اگر ایک ہی کنکری کو بار بار سات مرتبہ جمرہ پہ مارا تو رمی ہو جائے گی گو خلاف سنت ہو گی، مگر آج کل ایسا کرنا یعنی ایک کنکری مارنے کے بعد اسے اٹھا کر دوبارہ مارنا تقریباً ناممکن ہے۔

۹۔ پہلے دونوں جمروں کی رمی کے بعد دعا کیلئے ٹھہرنا اور دعا کرنا۔

۱۰۔ دائیں ہاتھ سے رمی کرنا۔

(ردالمحتار: ۲/۵۱۳ تا ۵۱۵، بدائع: ۲/ ۱۳۷ تا ۱۴۰، غنیۃ الناسک/ ۹۶ تا ۹۹)

رمی کے مستحبات

۱۔ پہلے دن کی رمی کیلئے مزدلفہ سے سات کنکریاں چننا۔

۲۔ پتھر کی کنکری سے رمی کرنا۔

۳۔ رمی کیلئے جاتے ہوئے دعا، استغفار، ذکر اور درود شریف وغیرہ میں مصروف رہنا۔

۴۔ تیرھویں ذی الحجہ کی رمی کیلئے ایک دن مزید منیٰ میں ٹھہرنا اور تیرہ کی رمی کر کے مکہ مکرمہ واپس آنا۔

۵۔ رمی کرتے وقت ماثور دعاؤں کا پڑھنا۔

(ردالمحتار:۲/۵۱۳، غنیۃ الناسک/۹۰۔۹۱)

رمی کے مکروہات

۱۔ مسجد خیف یا کسی بھی مسجد سے رمی کیلئے کنکریاں چننا۔

۲۔ بڑا پتھر توڑ کر اس کی چھوٹی چھوٹی کنکریاں بنانا۔

۳۔ ناپاک جگہ سے کنکریاں چننا۔

۴۔ جمرات کے پاس سے رمی کیلئے کنکریاں اٹھانا۔

۵۔ ایک جمرہ پر سات سے زائد کنکریوں کی رمی کرنا، شک کی بناء پر ایسا کرنا مکروہ نہیں ہے۔

۶۔ بارہ ذی الحجہ کو غروب آفتاب کے بعد منیٰ سے مکہ مکرمہ واپس آنا اور تیرہ ذی الحجہ کی رمی نہ کرنا۔

۷۔ کنکری پھینکنے کی بجائے جمرہ کی حدود میں گرا دینا۔

۸۔ ایک جمرہ کی سات کنکریوں کے دوران بلا عذر وقفہ کرنا۔

۹۔ ایک جمرہ کی رمی کے بعد بلا عذر دوسرے جمرہ کی رمی میں تاخیر کرنا۔

۱۰۔ بلا عذر مکروہ وقت میں رمی کرنا۔

۱۱۔ رمی میں امور مسنونہ کی رعایت نہ کرنا۔

(غنیۃ الناسک/۹۰ تا ۹۹، ردالمحتار:۲/۵۱۵)

رمی سے متعلقہ متفرق مسائل

۱۔ رمی خود کرنا ضروری ہے، البتہ معذور کے لئے جائز ہے کہ وہ کسی کو اپنا نائب بنا کر اس کے ذریعے اپنی رمی کرا لے، معذور وہ ہے جو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو یا

اپنے خیمہ سے جمرات تک پیدل چل کر نہ جاسکتا ہو، کیونکہ آج کل سواری کے ذریعے جمرات تک جانے کا تصور نہیں ہے، اور جس مریض کو جمرات تک جانے اور رمی کرنے پر قدرت ہو اور اس سے اس کے مرض کے بڑھنے یا سخت تکلیف پہنچنے کا کوئی خدشہ نہ ہو، وہ معذور شمار نہیں ہوگا، اسے اپنی رمی خود کرنی چاہیے۔

۲۔ معذور کی طرف سے رمی کرنے کے لئے ضروری ہے کہ معذور شخص کسی کو رمی کرنے کے لئے اپنا وکیل بنائے، وکالت کے بغیر دوسرے کی طرف سے رمی کرنا جائز نہیں۔

۳۔ وکیل پہلے دن کی رمی میں پہلے اپنی سات کنکریاں مارے پھر معذور کی طرف سے سات کنکریاں مارے، ایسے نہ کرے کہ پہلے ایک کنکری اپنی طرف سے مارے پھر معذور کی طرف سے مارے، کیونکہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔ دوسرے دنوں کی رمی میں اصل یہ ہے کہ پہلے اپنی طرف سے تینوں جمرات کی رمی کرے، پھر معذور کی طرف سے تینوں جمرات کی رمی کرے۔ لیکن آج کل ایسا کرنا بہت مشکل ہے، لہذا ہر جمرہ پر پہلے اپنی سات کنکریاں مارے پھر معذور کی طرف سے سات کنکریاں مارے، اسی طرح ہر جمرہ پر کرے۔

۴۔ عورت رش کی وجہ سے رات کے وقت رمی کرسکتی ہے، اس کے لئے کراہت نہیں ہے، البتہ رش کی وجہ سے عورت رمی کیلئے کسی کو وکیل نہیں بنا سکتی، خود ہی رمی کرنا ضروری ہے، اگر ایسا کیا تو فدیہ دینا واجب ہے۔

۵۔ ایام حج کی راتیں پہلے دن کے حکم میں ہوتی ہیں، تیرھویں کے بعد کی رات چودھویں ذی الحجہ کی رات شمار ہوتی ہے۔

۶۔ اگر کسی نے پہلے دن چار کنکریاں چھوڑ دیں، یا باقی دنوں میں گیارہ کنکریاں ماریں اور گیارہ چھوڑ دیں، یا کسی ایک دن بالکل رمی نہیں کی یا تینوں دن بالکل رمی نہیں کی تو ان تمام صورتوں میں ایک ہی دم واجب ہوگا۔

۷۔ اگر کسی نے پہلے دن تین یا اس سے کم کنکریاں چھوڑ دیں یا باقی دنوں میں دس یا اس

سے کم کنکریاں چھوڑ دیں تو ہر کنکری کے بدلے ایک صدقہ یعنی پونے دوکلو گندم واجب ہوگی۔(غنیۃ الناسک/ ۹۷ تا ۱۰۱، ردالمحتار:۲/ ۵۵۷)

منیٰ سے مکہ مکرمہ واپسی

بارہ ذی الحجہ یا تیرہ ذی الحجہ جب بھی واپسی کا ارادہ ہو، رمی سے فارغ ہو کر مکہ مکرمہ کیلئے روانہ ہو جائیں، مسجد حرام سے پہلے جنت المعلی سے متصل جگہ کا پرانا نام محصب ہے اس کو معابدہ بھی کہا جاتا ہے، یہاں کچھ دیر ٹھہرنا سنت ہے اور ظہر، عصر، مغرب اور عشاء یہاں پڑھنا اعلیٰ درجہ کی سنت ہے۔لیکن آج کل حجاج کرام کے بے پناہ رش اور دیگر عوارضات کی بناء پر اگر یہاں رکنے اور ٹھہرنے کا موقع نہ مل سکے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ رہائش گاہ میں پہنچ کر سامان اپنے کمرے میں محفوظ کر کے مسجد حرام کی حاضری اور وہاں کی باجماعت نمازوں کا اہتمام کریں۔ مکہ مکرمہ میں قیام کے حوالے سے جو احکام وآداب تینوں قسم کے حج کے بیان کے آخر میں مذکور ہیں ان آداب کے مطابق مکہ مکرمہ میں قیام کریں، ہو سکے تو مسجد حرام میں ایک قرآن کریم مکمل تلاوت کریں، جب مکہ مکرمہ سے واپسی کا وقت قریب آجائے تو طواف وداع کریں، پھر مکہ مکرمہ سے واپسی کا یا مدینہ منورہ کا سفر شروع کریں۔

طواف وداع

مکہ مکرمہ سے واپسی کے وقت یہ طواف کیا جاتا ہے' یعنی یہ واپسی کا طواف ہے یہ طواف ہر اس آفاقی پر واجب ہے جس نے حج قران' تمتع یا افراد کیا ہو' یہ طواف اہل مکہ اور حدود میقات کے اندر رہنے والوں پر واجب نہیں' مستحب ہے، عمرہ کرنے والوں پر اور اس عورت پر جس کے ایام شروع ہو جائیں، یہ طواف واجب نہیں۔

اس طواف کا وقت جواز' طواف زیارت کے بعد شروع ہو جاتا ہے اور مستحب وقت' مکہ مکرمہ سے واپسی کا وقت ہے' طواف زیارت کے بعد اگر مطلق طواف یا نفل طواف کی نیت سے طواف کیا جائے تو وہ طواف وداع کے قائم مقام ہو جاتا ہے، یہ طواف احرام کے بغیر، سلے ہوئے کپڑوں میں ہوتا ہے' اس طواف میں رمل اور اضطباع نہیں ہوتا اور نہ ہی اس طواف کے بعد سعی

ہوتی ہے، اگر طواف وداع کے بعد مکہ مکرمہ میں مزید قیام کا ارادہ ہو گیا تو واپسی پر اس کا اعادہ مستحب ہے واجب نہیں، جو شخص طواف وداع کے بغیر مکہ مکرمہ سے واپسی کے لئے روانہ ہو گیا' اگر میقات تک پہنچنے سے پہلے واپس آسکتا ہے تو آ کر طواف کر لے، کوئی دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا ،اگر میقات سے نکل گیا تو عمرے کا احرام باندھ کر آئے' پہلے عمرہ کرے' پھر طواف کرے یا واپس آنے کی بجائے ایک دم دے دے۔

(ردالمحتار:۲/۵۲۳_۵۲۴، فتاویٰ تاتارخانیہ:۲/۵۲۲_۵۲۳، غنیۃ الناسک:۱۰۱_۱۰۲)

طواف وداع کے موقع پر ملتزم کی دعا

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کا رخصتی طواف کرتے وقت ملتزم کے پاس یہ دعا مستحب ہے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَقَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَیْرٍ۔ (کتاب الدعا للطبرانی:۲/۱۲۱۰)

اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرمایئے اور عطا کردہ رزق پر قناعت عطا فرمایئے اس میں برکت عطا فرمایئے۔ ہر غیوبت پر میرے لئے بھلائی کا نگہبان بن جایئے۔

ابراہیمؒ نے عبدالرزاقؒ سے نقل کیا ہے کہ جب تم مکہ سے واپسی کا ارادہ کرو تو تم (طواف وداع کے) سات چکر پورے کرلو پھر مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھو۔

پھر حجر اسود اور باب کعبہ کے درمیان ملتزم پر یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ حَمَلْتَنِیْ عَلٰی دَآبَّتِكَ وَسَیَّرْتَنِیْ فِیْ بِلَادِكَ حَتّٰی اَدْخَلْتَنِیْ حَرَمَكَ وَاَمْنَكَ وَھٰذَا بَیْتُكَ وَقَدْ رَجَوْتُكَ رَبِّ فِیْهِ بِحُسْنِ ظَنِّیْ بِكَ اَنْ یَّكُوْنَ قَدْ غَفَرْتَ لِیْ وَاِنْ كُنْتَ رَبِّ غَفَرْتَ لِیْ فَازْدَدْ عَنِّیْ رِضًا وَّقَرِّبْنِیْ اِلَیْكَ زُلْفًا وَاِنْ كُنْتَ رَبِّ لَمْ تَغْفِرْ لِیْ فَمِنَ الْاٰنِ رَبِّ فَاغْفِرْلِیْ قَبْلَ اَنْ یَّنْاٰی عَنِّیْ بَیْتُكَ یَا رَبِّ ھٰذَآ اَوَانُ

اِنْصِرَافِيْ اِنْ اَذِنْتَ لِيْ غَيْرَ رَاغِبٍ عَنْكَ وَلَا عَنْ بَيْتِكَ وَلَا مُسْتَبْدِلٍ بِكَ يَا رَبِّ وَلَا بِبَيْتِكَ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَ مِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ اَمَامِيْ وَمِنْ وَّرَآئِيْ حَتّٰى تُقَدِّمَنِيْ اِلٰى اَهْلِيْ فَاِذَا قَدَّمْتَنِيْ رَبِّيْ فَلَا تَتَخَلَّ عَنِّيْ وَاكْفِنِيْ مُؤْنَةَ اَهْلِيْ وَمُؤْنَةَ خَلْقِكَ اِنَّكَ وَلِيِّ وَوَلِيُّهُمْ۔ (کتاب الدعاء للطبرانی:۲/۱۲۱۰)

اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور تیری بندی کا بیٹا ہوں۔ اے اللہ! آپ نے سواری پر لادا مجھے' اپنے شہر میں پہنچایا مجھے' یہاں تک کہ مجھے اپنے حرم اور امن کی جگہ میں داخل فرمایا' اور یہ تیرا گھر ہے۔ اے رب! میں نے تجھ سے امید کی ہے تیرے ساتھ حسن ظن قائم کرتے ہوئے یہ کہ تو مجھے معاف فرمادے گا۔ پس اگر تو نے مجھے معاف کر دیا ہے تو خوشنودی میں زیادتی فرما اور مجھے اپنا تقرب عطا فرما۔ اے رب اگر تو نے میری مغفرت اب تک نہیں فرمائی تو اب سے میری مغفرت فرما۔ اے میرے رب! قبل اس بات کے کہ میں تیرے گھر سے رخصت ہوں۔ اے میرے رب! اب یہ میرے لئے لوٹنے کا وقت ہے اگر تو مجھے اجازت دے اس حال میں کہ نہ تجھ سے اور نہ تیرے گھر سے بے توجہی ہو اور نہ اے رب تیرے گھر کا بدل ڈھونڈوں۔ اے اللہ! میری حفاظت فرما سامنے سے' پیچھے سے' دائیں سے' بائیں سے' آگے سے' پیچھے سے یہاں تک کہ تو مجھے اہل میں پہنچا دے اور تو مجھے نہ چھوڑنا اور کافی ہو جا تو میرے گھر والوں کے خرچہ کے لئے اور اپنی مخلوق کی ضرورت کے لئے تو میرا اور ان سب کا نگراں ہے۔

مکہ مکرمہ سے واپسی

طواف کے بعد دو رکعت نفل پڑھیں، پھر قبلہ رخ کھڑے ہو کر خوب آب زم زم پئیں، سر، چہرہ، سینہ اور جسم کے باقی حصوں پر بھی ملیں پھر ممکن ہو تو بیت اللہ شریف کے دروازے کے پاس آ کر اس کی دہلیز کو بوسہ دیں، اس کے بعد ملتزم سے لپٹیں، سینہ اور رخسار کی دائیں جانب ملتزم

کے ساتھ لگائیں، ہاتھ اوپر اٹھا کر غلاف کعبہ کو پکڑ سکیں تو پکڑیں ورنہ یونہی ہاتھ اٹھائے دعا کریں، دعا میں خوب گڑگڑائیں اور روئیں، رونا نہ آئے تو رونے کی سی شکل وصورت بنائیں، بیت اللہ شریف کی جدائی پر افسردگی کا اظہار کریں، یہاں سے فارغ ہو کر حجر اسود کے سامنے آئیں اور اسکا استلام کریں پھر بیت اللہ پر حسرت بھری نگاہ ڈالتے ہوئے مسجد حرام سے باہر نکل آئیں۔ (غنیۃ الناسک/۱۰۲،۱۰۳، ردالمحتار:۲/۵۲۳،۵۲۴)

☆☆☆

خواتین کا حج

خواتین کا حج بھی مردوں کی طرح ہے، چند احکام میں فرق ہے۔ اور وجہ فرق عورت کی عصمت و ناموس کا تحفظ ہے۔ پہلا فرق یہ ہے کہ عورت پر حج اس وقت فرض ہوتا ہے، جب اس کے ساتھ جانے کے لئے شوہر یا محرم تیار ہو، اگر شوہر یا محرم کے ساتھ جانے کے اسباب نہیں ہیں تو عورت پر حج کرنا فرض نہیں، بلکہ شوہر یا محرم کے ساتھ جانے کے اسباب مہیا ہونے تک انتظار کرنا ضروری ہے۔ بصورت دیگر حج کرانے کی وصیت کرنا ضروری ہے، ورثاء پر شرائط وصیت کے مطابق لازم ہے کہ اس کے مال میں سے حج کرائیں، ورنہ گنہ گار ہونگے۔

(بدائع: ۲/۱۲۳، ردالمحتار: ۲/۴۲۴، غنیۃ الناسک/۱۰، ۱۱)

ذیل میں خواتین کے مردوں سے مختلف احکام ذکر کئے جاتے ہیں، ان احکام کے علاوہ باقی تمام احکام مرد و عورت کے لیے یکساں ہیں۔

خواتین کا احرام

احرام کے اکثر مسائل مرد و عورت کے لئے یکساں ہیں، چند ایک مسائل کا فرق ہے۔

۱۔ عورت کو احرام کی حالت میں بھی سر ڈھانپنا ضروری ہے، اس کا تعلق ستر سے ہے نہ کہ احرام سے، سر کھلنے سے جنایت لازم نہیں ہوگی البتہ غیر مردوں کے سامنے سر کھولنے سے گناہ ہوگا۔

۲۔ احرام کی حالت میں چہرے پر کپڑا بھی نہ لگے اور غیر مردوں سے پردہ بھی ضروری ہے، اس کے لئے احرام کے مخصوص نقاب استعمال کئے جائیں۔

۳۔ احرام کی حالت میں عورت ہر قسم کا سلا ہوا کپڑا پہن سکتی ہے، اس کے لئے احرام کی دو چادریں نہیں ہیں۔

۴۔ عورت کے لئے احرام کی حالت میں زیور، جرابیں اور دستانے نہ پہننا افضل ہے، اگر پہن لے تو بھی جائز ہے۔

۵۔ عورت کو تلبیہ اونچی آواز سے پڑھنا منع ہے، اتنی آواز سے پڑھے کہ صرف خود سن سکے۔

۶۔ اگر احرام باندھنے کے وقت میں ناپاکی کے ایام ہوں تو بھی احرام باندھنا جائز ہے، اور احرام کیلئے غسل یا کم از کم وضو کرنا مستحب ہے۔

۷۔ احرام سے حلال ہونے کے لئے عورت کا حلق کرانا حرام ہے، عورت صرف قصر کرے، یعنی انگلی کے ایک پورے کے برابر تمام سر کے بال خود کاٹے، محرم یا شوہر سے کٹوائے، نامحرم سے بال کٹوانا حرام ہے، ایک پورے کے برابر تمام سر کے بال کاٹنا سنت ہے اور ایک پورے کے برابر چوتھائی سر کے بال کاٹنا واجب، اور احرام سے نکلنے کے لئے ضروری ہے۔

خواتین کا طواف

۱۔ ناپاکی کی حالت میں عورت کے لئے طواف اور سعی کرنا جائز نہیں، طواف اور سعی کے علاوہ حج کے دیگر تمام مناسک ادا کئے جا سکتے ہیں، طواف اس لئے جائز نہیں کہ اس کے لئے طہارت شرط ہے، دوسرے اس لئے کہ طواف مسجد حرام میں ہوتا ہے اور ناپاکی کی حالت میں مسجد میں جانا منع ہے، اور سعی اس وجہ سے جائز نہیں کہ وہ ہمیشہ طواف کے بعد ہوتی ہے، طواف سے پہلے یا طواف کے بغیر سعی نہیں ہوتی۔

۲۔ عورت کے لئے طواف میں اضطباع نہیں ہے، اور یہ اس کے لئے ممکن بھی نہیں۔

۳۔ عورت طواف میں رمل نہیں کرے گی، بلکہ عام چال چلے گی۔

۴۔ حج کے زمانے میں چونکہ رش بہت زیادہ ہوتا ہے، مرد کے لئے بھی حجر اسود کا بوسہ ممکن نہیں ہوتا، لہٰذا عورت حجر اسود کے بوسہ کے لئے ہرگز کوشش نہ کرے، دور سے اشارے سے استلام کرے۔

۵۔ طواف سے فارغ ہو کر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز نہ پڑھے، کیونکہ یہاں رش بہت زیادہ ہوتا ہے، بلکہ مطاف جہاں خواتین ہوں، اور رش نہ ہو وہاں یہ نماز پڑھے۔

۶۔ طواف کے دوران اونچی آواز سے دعا نہ کرے، بلکہ آہستہ آواز سے دعا کرے کہ صرف خود سنے۔

۷۔ طواف کے دوران مردوں کے اختلاط سے بچے۔

خواتین کی سعی

خواتین کی سعی بھی مردوں کی طرح ہے' مگر مرد و عورت کی سعی میں چار فرق ہیں۔

۱۔ مرد سبز ستونوں کے درمیان قدرے تیز چلیں گے، عورت یہاں بھی عام چال کے ساتھ چلے گی' تیز نہیں دوڑے گی۔

بعض عورتیں مردوں کی طرح یہاں تیز تیز دوڑتی ہیں' یہ خلاف سنت اور غلط طریقہ ہے

۲۔ مرد صفا اور مروہ پر قدرے بلند آواز سے دعا کریں گے' عورت آہستہ آواز سے دعا کرے کہ کسی کو سنائی نہ دے۔

۳۔ عورت احرام کی حالت میں ہو یا نہ ہو' یہاں پردے کا خاص اہتمام کرے' تاکہ کسی غیر محرم کی نظر اس کے چہرے یا جسم کے کسی بھی حصہ پر نہ پڑے۔

۴۔ عورت سعی کے لیے صفا اور مروہ پر نہ چڑھے، کیونکہ وہاں رش بہت زیادہ ہوتا ہے، ہلکی سی بلندی پر چڑھ کر دوسرا چکر شروع کردے۔

طواف زیارت اور طواف وداع

۱۔ ناپاکی کے ایام کی وجہ سے طواف زیارت معاف نہیں ہوتا کیونکہ یہ فرض ہے، البتہ وقت سے مؤخر ہونے کی وجہ سے دم واجب نہیں ہوگا۔

۲۔ ناپاکی کے ایام کی وجہ سے طواف وداع معاف ہو جاتا ہے، اور کوئی دم وغیرہ بھی واجب نہیں ہوتا، عورت ناپاکی کے ایام کی وجہ سے طواف وداع کئے بغیر بلا کراہت وطن واپس آسکتی ہے۔ (غنیۃ الناسک/۴۹، ردالمحتار: ۲/ ۵۲۷، ۵۲۸)

☆☆☆

حج بدل

حج بدل کی تعریف:

کسی ایسے شخص ک طرف سے، جس پر حج فرض ہو اور وہ کسی عذر کی وجہ سے حج نہ کر سکا ہو، اسکے حکم یا اس کی وصیت کے مطابق اس کے ورثاء کے حکم اور خرچ پر حج کرنا، حج بدل کہلاتا ہے۔

کس عبادت میں نیابت جائز ہے:

عبادات کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ عبادات مالیہ، جیسے زکوٰۃ، صدقہ فطر اور قربانی وغیرہ۔

۲۔ عبادات بدنیہ، جیسے نماز، روزہ وغیرہ۔

۳۔ مال اور جسم سے مرکب عبادات، جیسے حج اور جہاد وغیرہ

مالی عبادات میں ہر حالت میں نیابت جائز ہے یعنی جس پر عبادت فرض ہے، وہ ادائیگی پر قادر ہو یا نہ ہو، کوئی دوسرا اس کی طرف سے اس کی اجازت کیساتھ وہ عبادت کر سکتا ہے، جیسے کسی کی زکوٰۃ کوئی دوسرا شخص اس کی اجازت سے اپنے مال سے ادا کر دے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، اگرچہ پہلا شخص ادا کرنے پر قادر ہو۔

بدنی عبادات میں کسی حالت میں بھی نیابت جائز نہیں، جس پر عبادت فرض ہے، اس کا خود ادا کرنا ضروری ہے، لہٰذا کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے نماز پڑھ سکتا ہے اور نہ ہی روزہ رکھ سکتا ہے، جس پر فرض ہے، وہ خود ادا کرے یا قضا کرے یا اس کی موت کے بعد وصیت کے مطابق فدیہ ادا کیا جائے۔ مرکب عبادات جو مال اور جسم دونوں سے ملکر ادا ہوتی ہیں، جیسے حج، ان عبادات میں عذر کی بناء پر نیابت جائز ہے، بلا عذر نیابت جائز نہیں لہٰذا جس شخص پر حج فرض ہو گیا اور وہ خود حج ادا کرنے پر قادر ہے، تو اس کا خود حج کرنا ضروری ہے، کسی دوسرے سے حج

کرانا جائز نہیں، اگر وہ شخص کسی عذر کی بناء پر خود حج نہیں کر سکتا اور وہ عذر دائمی ہے تو ایسا شخص کسی دوسرے سے حج کرائے یا مرتے وقت حج کرانے کی وصیت کر کے جائے اس کی طرف سے جو حج کیا جائے گا، وہ حج بدل ہے، نفل حج یا نفل عمرہ کسی دوسرے سے بلا عذر کرانا بھی جائز ہے، اس کے لئے خود ادائیگی پر قادر نہ ہونا شرط نہیں ہے۔

حج پر قادر نہ ہونے کے اعذار

حج کی ادائیگی پر قادر نہ ہونے کے اعذار میں سے حج فرض ہونے کے بعد مر جانا، یا قید ہو جانا، یا کسی ایسی بیماری کا لگ جانا جو مرتے دم تک زائل نہ ہونے والی ہو اور اس بیماری کی وجہ سے حج کرنا ممکن نہ ہونا، جیسے فالج ہو جانا، اندھا ہونا، لنگڑا ہو یا بہت زیادہ بوڑھا ہونا کہ حج نہ کر سکے، عورت کے لئے محرم یا شوہر کا نہ ہونا یا راستہ پر خطر ہونا وغیرہ، ان تمام اعذار کا مرتے دم تک باقی رہنا ضروری ہے، حج بدل کرانے والے کو آمر اور کسی دوسرے کی طرف سے حج کرنے والے کو مامور کہا جاتا ہے۔

حج بدل کی شرطیں

حج بدل کے صحیح ہونے کے لئے بیس شرطیں ہیں، جن کا پایا جانا ضروری ہے، اگر ان شرطوں میں سے کوئی ایک شرط نہ پائی گئی تو حج بدل صحیح نہیں ہوگا، ذیل میں ان شرطوں کو اختصار کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ جو شخص حج کرائے اس پر حج فرض ہونا، اگر آمر پر حج فرض نہیں تھا اس نے حج کرا دیا، بعد میں حج فرض ہو گیا تو دوبارہ حج کرانا ضروری ہے، پہلا حج نفل ہوگا۔

۲۔ حج فرض ہونے کے بعد خود حج کرنے سے عاجز ہونا، اگر حج فرض ہونے کے بعد، عاجز ہونے سے پہلے حج کرا دیا، پھر عاجز ہو گیا تو حج فرض ادا نہیں ہوا، دوبارہ حج کرانا فرض ہے۔

۳۔ مرتے دم تک عاجز و معذور رہنا، اگر حج کرانے کے بعد عذر زائل ہو گیا اور وہ عذر ایسا تھا جو عام طور پر موت تک زائل نہیں ہوتا، خلاف توقع اللہ تعالی کی قدرت سے زائل ہو گیا تو دوبارہ حج کرانا ضروری نہیں، اور اگر ایسا عذر نہیں تھا تو دوبارہ حج کرانا ضروری

ہے۔

۴۔ آمر کا یا اسکے مرنے کے بعد اس کے وارث کا وصیت کے مطابق حج کرنے کا حکم کرنا۔

۵۔ حج کے تمام یا اکثر اخراجات میں آمر کا مال خرچ کرنا۔

۶۔ احرام کے وقت آمر کی طرف سے حج کرنے کی نیت کرنا، اگر احرام کے وقت صرف حج کی نیت کی اور افعال حج شروع کرنے سے پہلے پہلے آمر کی طرف سے نیت کرلی تو بھی درست ہے، افعال حج شروع کرنے کے بعد آمر کی طرف سے حج کی نیت کی تو درست نہیں، اس صورت میں آمر کا حج فرض ادا نہیں ہوگا اور رقم واپس کرنا ضروری ہوگا۔

۷۔ ایک شخص کی طرف سے حج کا احرام باندھنا، اگر دو شخصوں کی طرف سے احرام باندھ کر حج کیا تو ان دونوں میں سے کسی ایک کا بھی حج نہیں ہوگا، بلکہ اس کا اپنا حج ہوگا اور دونوں کی رقم واپس کرنا ضروری ہوگا۔

۸۔ صرف ایک حج کا احرام باندھنا، اگر پہلے آمر کی طرف سے احرام باندھا، پھر اپنی طرف سے بھی حج کا احرام باندھ لیا تو آمر کی طرف سے حج ادا نہیں ہوگا تاوقتیکہ اپنا احرام ترک کردے۔

۹۔ مامور کا آمر کی طرف سے خود حج کرنا۔ اگر مامور نے کسی دوسرے سے حج کرالیا تو حج بدل نہیں ہوگا، اس صورت میں دوسرا مامور پہلے کو اور پہلا مامور آمر کو رقم واپس کرے گا، البتہ اگر آمر نے مامور کو خود حج کرنے یا کسی دوسرے سے کرانے کا اختیار دیا ہو تو حج بدل ادا ہو جائے گا۔

۱۰۔ معین مامور کا متعین ہونا، یعنی خود حج کرنا۔ اگر آمر نے حج کے لئے کسی شخص کو اس طرح نامزد کیا کہ دوسرے کی نفی کی کہ میری طرف سے فلاں شخص ہی حج کرے، کوئی دوسرا نہ کرے، اب اس معین مامور کا خود حج کرنا ضروری ہے، اگر وہ معین شخص مر گیا یا اس نے انکار کر دیا تو کسی دوسرے کا حج بدل کرنا جائز نہیں ہوگا اور اگر اس طرح سے نامزد نہیں کیا کہ دوسرے کی نفی کی ہو اور وہ مامور مر گیا یا اس نے حج کرنے سے انکار کر دیا تو اب کسی دوسرے سے حج بدل کرانا جائز ہے۔

۱۱۔ آمر کے وطن سے حج کرنا۔ اگر آمر کی وصیت کے مطابق حج بدل کرایا جا رہا ہے، تو تہائی مال کی گنجائش کے مطابق اس کے وطن سے حج کرانا ضروری ہے اور اگر تہائی مال میں اتنی گنجائش نہ ہو تو کم از کم کسی بھی میقات سے پہلے سے حج کرانا ضروری ہے، ورنہ وصیت باطل ہے۔

۱۲۔ سفر حج کسی بھی سواری کے ذریعے کرنا۔ اگر سارا یا اکثر سفر پیدل کیا تو حج بدل نہیں ہوگا اور رقم کا واپس کرنا لازم ہوگا۔

۱۳۔ حج یا عمرہ میں سے جس کا حکم کیا ہے، اسی کے لئے سفر کرنا۔ اگر حکم کے خلاف کیا تو حج بدل نہیں ہوگا، مثلاً آمر نے حج کا حکم کیا، مامور نے عمرے کا احرام باندھ کر عمرہ کیا، پھر میقات پر واپس آ کر اسی سال یا آئندہ سال حج کا احرام باندھ کر حج کیا تو یہ حج، حج بدل نہیں ہوگا۔

۱۴۔ آمر کی میقات سے احرام باندھنا۔ اگر مامور نے آمر کی میقات سے حج کا احرام نہیں باندھا بلکہ عمرے کا احرام باندھا اور مکہ مکرمہ جا کر حج کا احرام باندھ کر حج کیا تو یہ حج بدل نہیں ہوگا۔

۱۵۔ آمر کے حکم کی مخالفت نہ کرنا۔ آمر نے جس قسم کی حج کا حکم کیا ہے، وہی حج کرنا ضروری ہے، افراد کا کہا ہے تو افراد ضروری ہے، اگر حج قران کا حکم کیا ہے تو حج قران ضروری ہے، اس کے برعکس کیا تو مامور کا اپنا حج ہوگا اور رقم واپس کرنا ضروری ہوگا۔

آمر کی اجازت کے بغیر مامور کے لئے حج تمتع بالاتفاق ناجائز ہے، آیا آمر کی اجازت سے مامور حج تمتع کر سکتا ہے یا نہیں؟ دونوں رائے ہیں، بہتر یہی ہے کہ مامور حج تمتع نہ کرے اگرچہ آمر نے اس کی اجازت دی ہو، لان الخروج عن الخلاف اولی۔

۱۶۔ حج کو فاسد نہ کرنا۔ اگر مامور نے (وقوف عرفات سے پہلے جماع کر کے) حج کو فاسد کر دیا تو حج بدل نہیں ہوگا، آمر کو رقم بھی واپس کرنا ہوگی، اور مامور پر اس کی قضا بھی واجب ہوگی، اور آمر کو اس قضا حج کے علاوہ مستقل حج بدل کرانا بھی لازم ہوگا۔

۱۷۔ حج فوت نہ ہونا۔ اگر حج فوت ہو گیا تو آمر کا حج، یعنی حج بدل نہیں ہوگا، اگر مامور کی

سستی یا غفلت کی بناء پر حج فوت ہوا ہے تو آمر کو حج کی رقم واپس کرنا ہوگی، ورنہ نہیں۔

۱۸۔ آمر اور مامور دونوں کا مسلمان ہونا۔ وصی یعنی جس کو حج کرانے کے لئے وصیت کی ہے کہ میرے مال میں سے حج کرا دینا، کا مسلمان ہونا ضروری نہیں۔

۱۹۔ آمر، مامور اور وصی کا عاقل ہونا۔ البتہ اگر مجنون پر جنون طاری ہونے سے پہلے حج فرض ہو چکا تھا، اس کے مجنون ہونے کے بعد اس کے ولی عاقل نے کسی کو حج کا حکم کیا تو اس کی طرف سے حج بدل کرنا صحیح ہے۔

۲۰۔ مامور کا اہل تمیز میں سے ہونا۔ مامور کیلئے بالغ ہونا شرط نہیں ہے، البتہ سمجھ بوجھ والا اور افعال حج کو سمجھنے والا ہونا ضروری ہے۔ مامور کے لئے جس طرح بالغ ہونا شرط نہیں اسی طرح مرد ہونا بھی شرط نہین ہے، عورت، عورت اور مرد دونوں کی طرف سے حج بدل کر سکتی ہے، تاہم بہتر یہی ہے کہ حج بدل کسی مرد سے کرایا جائے جو مسائل سے واقف ہو۔

جس شخص نے اپنا حج نہ کیا ہوا ہو اور اس پر حج فرض بھی نہ ہوا ہو، اس سے حج بدل کرانا مکروہ ہے، اور جس شخص نے فرض ہونے کے باوجود اپنا فرض حج نہ کیا ہو، اس سے حج بدل کرانا مکروہ تحریمی ہے۔

(غنیۃ الناسک/۱۷۱تا۱۸۱، ردالمحتار:۲/ ۵۹۷تا۶۰۵، فتاوٰی التاتارخانیہ:۲/۵۴۴،۵۴۹)

☆☆☆

جنایات

جنایت کا لغوی معنیٰ:

جنایت کا لغوی معنی ہے ''کسی جرم یا غلطی کا ارتکاب کرنا'' ہر وہ کام جس کے ارتکاب سے بندہ دنیا یا آخرت میں سزا وعتاب کا مستحق قرار پائے۔ (لسان العرب/۲،۳۹۳)

جنایت کا شرعی واصطلاحی معنی:

احرام یا حرم کے ممنوعات میں سے کسی ایک ممنوع کا ارتکاب جنایت کہلاتا ہے۔
(ردالمحتار:۲/۵۴۳،غنیۃ الناسک/۱۲۷)

احرام کی جنایات آٹھ اور حرم کی جنایات دو ہیں:

احرام کی جنایات

۱۔ خوشبو استعمال کرنا۔

۲۔ سلا ہوا کپڑا پہننا

۳۔ سر اور چہرہ ڈھانپنا

۴۔ بال کاٹنا یا مونڈنا

۵۔ ناخن کاٹنا

۶۔ جماع کرنا

۷۔ واجبات حج میں سے کسی واجب کو ادا نہ کرنا۔

۸۔ خشکی کے جانور کا شکار کرنا۔ (ردالمحتار:۲/۵۴۳،غنیۃ الناسک/۱۲۷)

حرم کی جنایات

حرم کی صرف دو جنایات ہیں، ان کا تعلق حرم سے ہے، بلا احرام بھی ان کا ارتکاب جنایت

اور موجب جزاء ہے۔

۱۔ حرم کے جانور کا شکار کرنا

۲۔ حرم کے درخت یا گھاس کاٹنا (ردالمحتار: ۲/۵۴۳، غنیۃ الناسک/ ۱۲۷)

جنایات اور ان کی جزاء کو ذکر کرنے سے پہلے چند راہنما اصول اور قواعد کو ذکر کیا جاتا ہے جن سے جنایات اور ان کی جزاؤں کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ اس کے بعد بالترتیب جنایات اور ان کی جزاؤں کو ذکر کیا جائے گا۔

جنایات سے متعلقہ قواعد کلیہ

۱۔ جنایت کاملہ کا ارتکاب اگر بلا عذر کیا جائے تو لازماً دم واجب ہوگا۔

۲۔ جنایت ناقصہ کا ارتکاب اگر بلا عذر کیا جائے تو صرف صدقہ واجب ہوگا۔

۳۔ جنایت کاملہ کا ارتکاب اگر عذر کی بناء پر کیا جائے تو دم، صدقہ اور روزوں میں سے کسی ایک کی ادائیگی کا اختیار ہوگا۔ عذر سے مراد بخار، سردرد، شدید سردی، شدید گرمی، تکلیف دہ بیماری، زخم یا جوؤں کی زیادتی وغیرہ ہے اور جنایت سے جنایت نمبر 1 تا جنایت نمبر 5 مراد ہیں۔ بقیہ تین قسم کی جنایات میں یہ رعایت نہیں ہے عذر کی بناء پر جنایت سے دم واجب ہونے کی صورت میں دم دینے، تین روزے رکھنے یا چھ مسکینوں کو نصف صاع گندم یا اس کی قیمت دینے میں اختیار ہوگا۔

۴۔ جنایت ناقصہ کا ارتکاب اگر عذر کی بناء پر کیا جائے تو صدقہ اور روزہ میں سے کسی ایک کی ادائیگی کا اختیار ہوگا۔

۵۔ دم واجب ہونے کی صورت میں جانور کو حدود حرم میں ذبح کرنا ضروری ہے۔

۶۔ صدقہ واجب ہونے کی صورت میں حدود حرم میں اس کی ادائیگی ضروری نہیں ہے۔ اپنے وطن میں بھی ادا کیا جا سکتا ہے، اور اس کی قیمت دینا بھی جائز ہے۔

۷۔ بدنہ سے مراد اونٹ یا گائے ہے اور یہ صرف تین موقعوں پر واجب ہوتا ہے۔

۱۔ وقوف عرفات کے بعد حلق سے پہلے جماع کرنا۔

۲۔ طواف زیارت حدث اکبر یعنی جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں کرنا۔

۷۔ کوئی شخص وقوف عرفات کے بعد طواف زیارت سے پہلے انتقال کر جائے اور اپنا حج مکمل کرنے کی وصیت کر جائے تو اسکے طواف زیارت کے بدلے "بدنہ" واجب ہوگا۔

۸۔ دم سے مراد وہ بکری وغیرہ ہوتی ہے جس میں قربانی کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں۔ اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ بھی اس کے قائم مقام ہوتا ہے۔

۹۔ صدقہ سے صدقہ فطر کی مقدار یعنی پونے دوکلو گندم یا ساڑھے تین کلو کھجور، کشمش یا جو مراد ہوتے ہیں، اور صدقہ میں جنس یا اس کی قیمت کا ادا کرنا جائز ہوتا ہے۔ یہ اس وقت ہے جب مطلق صدقہ کا لفظ ذکر کیا جائے۔

۱۰۔ بسا اوقات صدقہ کے ساتھ خاص مقدار بھی ذکر کی جاتی ہے مثلاً تین صاع (ساڑھے دس کلو گندم) چھ مسکینوں کو دیئے جائیں یا ایک مٹھی گندم صدقہ کر دی جائے۔ اس صورت میں وہ خاص مقدار مراد ہوگی، صدقہ فطر کی مقدار مراد نہ ہوگی۔

۱۱۔ حج کے واجبات میں سے کسی واجب کو اگر کسی ایسے عذر کی وجہ سے چھوڑ دیا جائے جو بندوں کی طرف سے ہو تو دم واجب ہوگا، مثلاً کسی شخص نے کسی کو زبردستی غروب آفتاب سے پہلے میدان عرفات سے باہر نکال دیا یا کسی نے زبردستی کسی کو مزدلفہ کے وقوف سے روک دیا تو دم واجب ہوگا۔ اس لئے کہ یہ عذر بندوں کی طرف سے ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے اور اگر حج کے واجبات میں سے کوئی واجب کسی ایسے عذر کی وجہ سے چھوٹ جائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو اس ترک واجب پر دم واجب نہیں ہوگا مثلاً ناپاکی کے ایام کی وجہ سے طواف زیارت اپنے وقت سے موخر ہو جائے یا طواف وداع بالکل چھوٹ جائے یا حجاج کرام کے رش کی وجہ سے عورت، ضعیف، بیمار یا بہت بوڑھا شخص وقوف مزدلفہ چھوڑ دے تو دم واجب نہیں ہوگا۔

۱۲۔ جزا واجب ہونے کے لئے اسلام، عقل اور بالغ ہونا شرط ہے، لہذا اگر کسی کافر، مجنوں اور نابالغ بچے نے جنایت کا ارتکاب کیا تو جزا واجب نہیں ہوگی، البتہ اگر کوئی شخص احرام باندھنے کے بعد مجنوں یعنی پاگل ہوا پھر صحیح ہوگیا، اگرچہ کئی سالوں کے

بعد ہی صحیح ہوا ہو تو ایسے مجنوں کی جنایت احرام پر جزا واجب ہے۔ نابالغ بچے کی جنایت کی صورت میں جزاء بالکل واجب نہیں ہوگی نہ بچے پر اور نہ ہی اس کے سرپرست وغیرہ پر۔

۱۳۔ جنایات کی جزا فوراً ادا کرنا واجب نہیں، مستحب ہے، اگر ادا کئے بغیر مرگیا تو گنہگار ہوگا، اس لئے حتی الامکان جزا جلد ادا کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

۱۴۔ مفرد پر جس جنایت سے ایک دم واجب ہوتا ہے، قارن پر دو دم واجب ہوں گے بشرطیکہ جنایت کا تعلق احرام سے ہو، حج یا عمرہ سے نہ ہو۔ یعنی وہ جنایت احرام ہو، جنایت حج یا عمرہ نہ ہو۔ اس لئے کہ اس کے دو احرام ہیں ایک حج کا اور دوسرا عمرے کا البتہ اگر قارن احرام کے بغیر میقات سے تجاوز کر گیا تو ایک دم واجب ہوگا اس لئے کہ اب یہ قارن نہیں رہا۔

۱۵۔ جنایت جس حالت میں بھی ہو، جزا واجب ہوگی، جان بوجھ کر، بھول کر، غلطی سے، مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے، خوشی سے یا کسی کے مجبور کرنے سے، سونے کی حالت میں یا بیداری کی حالت میں، نشہ یا بے ہوشی کی حالت میں، کسی کے کہنے سے یا اپنی مرضی سے، عذر سے یا بلا عذر، غرضیکہ جس حالت میں بھی جنایت کی جائے، جزا واجب ہوگی، اگر جنایت جان بوجھ کر بلا عذر کی جائے تو حج مبرور نہیں رہے گا اور جزا کے ساتھ گناہ بھی ہوگا، ورنہ گناہ نہیں ہوگا۔ گناہ کی صورت میں توبہ بھی لازم ہوگی۔

۱۶۔ جنایت اور اس کی جزا میں مرد وعورت کا کوئی فرق نہیں ہے۔

۱۷۔ جنایت کے ارتکاب سے حتی الامکان بچنا چاہیے، کیونکہ اس سے حج میں نقص واقع ہو جاتا ہے اور حج مبرور نہیں رہتا، اگرچہ دم وغیرہ ادا کر دیا جائے، مالداری اور ثروت کی بناء پر اس زعم پر جنایت کا ارتکاب کرنا، کہ دم ادا کر دینگے، بہت بڑی بے باکی اور جسارت ہے اس سے بچنا چاہیے۔

(غنیۃ الناسک/ ۱۲۷ تا ۱۳۰/ ۱۳۹۔ ۱۴۰، ردالمحتار ۵۸۔ ۵۷، ۵۴۴۔ ۵۴۳)

☆☆☆

احرام کی جنایات

احرام کی آٹھ جنایات ہیں ان جنایات کے مسائل بہت زیادہ ہیں ان تمام مسائل کا احاطہ یہاں مقصود نہیں ، یہاں اہم اور اصولی نوعیت کے مسائل کو ذکر کیا جائے گا، بوقت ضرورت کسی مستند عالم دین سے رجوع کریں۔

ا۔خوشبو استعمال کرنا

خوشبو وہ ذی جسم چیز ہے، جس سے اچھی مہک آتی ہو اور اسے خوشبو کے طور پر استعمال کیا جاتا ہو، یا اس سے خوشبو تیار کی جاتی ہو، جیسے کافور، عود، زعفران اور عنبر وغیرہ

(ردالمحتار: ۲:۵۴۴،غنیۃ الناسک،۱۳۰)۔

خوشبو کا کپڑے یا جسم پر لگنا جنایت احرام ہے، اگر خوشبو، پھول یا خوشبودار پھل وغیرہ سونگھ لیا تو کوئی جزا وغیرہ واجب نہیں ہوگی، اگر چہ ایسا کرنا مکروہ ہے اسی طرح اگر احرام سے پہلے جسم پر کوئی خوشبو لگائی جو احرام کے بعد بھی آتی رہی تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، اسی طرح اگر کسی دوسرے کو خوشبو لگائی یا سلا ہوا کپڑا پہنایا تو بھی کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ اپنے جسم یا کپڑے کو خوشبو نہ لگے۔(ردالمحتار:۲،۵۴۴)

جسم پر خوشبو کے استعمال سے دم واجب ہونے کی صورتیں

ا۔ کسی بڑے پورے عضو مثلاً سر، چہرہ، ہاتھ، داڑھی، ران یا پنڈلی وغیرہ پر خوشبو لگائی یا کسی چھوٹے عضو مثلاً ناک، کان، آنکھ، انگلی یا مونچھ وغیرہ پر زیادہ خوشبو لگائی یا کسی بڑے عضو کے کسی حصے پر زیادہ خوشبو لگائی یا جسم میں متفرق طور پر اتنی خوشبو لگائی کہ اگر سب کو جمع کیا جائے تو ایک بڑے عضو کے برابر ہو جائے تو ان تمام صورتوں میں دم

واجب ہوگا اگرچہ ایک لمحہ کے لئے خوشبو لگائی ہو یا لگاتے ہی دھودی ہو۔

(ردالمحتار:۲،۵۴۴۔۵۴۵)غنیۃ الناسک،۱۳۰)

۲۔ مہندی بھی خوشبو ہے، لہذا اگر ساری ڈاڑھی یا پوری ہتھیلی پر مہندی لگائی تو دم واجب ہو گا، اگر سر پر پتلی اور ہلکی مہندی لگائی تو بھی ایک دم واجب ہوگا اور اگر سر پر گاڑھی مہندی لگائی اور ایک دن یا ایک رات سے کم وقت تک لگی رہی تو بھی ایک دم واجب ہوگا، اور اگر پورے ایک دن یا ایک رات مہندی لگی رہی اور مہندی چوتھائی سر سے یا اس سے زیادہ تھی تو مرد پر دو دم واجب ہونگے ایک خوشبو کی وجہ سے دوسرا دم دن بھر سر ڈھانکنے کی وجہ سے اور اگر ایک رات یا ایک دن سے کم عرصہ کے لئے لگائی تو ایک دم اور ایک صدقہ واجب ہوگا اور عورت پر صرف ایک دم واجب ہوگا اس لئے کہ عورت کے لئے احرام میں سر ڈھانکنا ممنوع نہیں ہے۔

(ردالمحتار:۲/۵۴۶،غنیۃ الناسک/۱۳۳۔۱۳۴)

۳۔ خوشبودار سرمہ اگر تین مرتبہ لگایا تو دم واجب ہوگا، (غنیۃ الناسک/۱۳۳)

۴۔ اگر خوشبو کو یا ایسی خوشبودار دوا کو استعمال کیا یعنی زخم وغیرہ پر لگایا کہ جس میں خوشبو غالب ہے اگر زخم ایک بڑے عضو کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو دم واجب ہے اسی طرح اگر زخم بڑے عضو سے کم حصہ پر ہے لیکن بار بار دوائی لگائی تو بھی دم واجب ہے۔(غنیۃ الناسک/۱۳۳)

۵۔ زیتون یا تل کا خالص تیل خوشبو کے طور پر کسی بڑے عضو یا اس سے زیادہ جگہ پر لگایا تو دم واجب ہے۔(ردالمحتار:۲/۵۴۶،غنیۃ الناسک/۱۳۳)

۶۔ جسم میں متفرق طور پر خوشبو لگائی اگر وہ ساری جگہ ایک بڑے عضو کے برابر ہو تو دم واجب ہے۔اگر خوشبو بڑے عضو سے کم جگہ پر لگائی یا کسی چھوٹے عضو پر لگائی لیکن خوشبو زیادہ ہے تو بھی دم واجب ہے۔

۷۔ اگر ایک جگہ بیٹھ کر سارے جسم کو خوشبو لگائی تو ایک دم واجب ہوگا، مختلف جگہوں پر بیٹھ کر خوشبو لگانے سے ہر جگہ کا مستقل دم واجب ہوگا۔

(ردالمحتار:۲/۵۴۵،غنیۃ الناسک،۱۳۱)

۸۔ حجر اسود پر خوشبو لگی ہوتی ہے، احرام کی حالت میں حجر اسود کا بوسہ لینا یا اسے ہاتھ لگانا منع ہے، اگر محرم نے حجر اسود کا استلام کیا اور اس کے منہ یا ہاتھ کو زیادہ خوشبو لگ گئی تو دم واجب ہوگا۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۰)

۹۔ ایسا خوشبودار صابن جس کی خوشبو زیادہ ہو، اس سے سر، چہرہ یا ہاتھ وغیرہ دھونے سے دم واجب ہوگا، اگر خوشبو ہلکی ہے اور بار بار نہیں دھویا تو صدقہ واجب ہے اور اگر بالکل خوشبو نہیں ہے تو کچھ بھی واجب نہیں۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۳)

۱۰۔ زیتون یا تل کا خوشبو ملا ہوا تیل یا کوئی بھی خوشبودار تیل کسی بڑے پورے عضو پر لگانے سے دم واجب ہوتا ہے۔ (ردالمختار:۲/ ۵۴۶، غنیۃ الناسک/۱۳۳)

خوشبودار کپڑے کے استعمال سے دم واجب ہونے کی صورتیں

۱۔ ایسا خوشبودار کپڑا یا بستر وغیرہ ساری رات یا سارا دن یا آدھی رات اور آدھا دن استعمال کیا جسے بہت تیز یا بہت زیادہ خوشبو لگی ہوئی ہے اور بالشت در بالشت یا اس سے کم ہے تو بھی دم واجب ہے اور اگر ہلکی خوشبو لگی ہے تو اگر بالشت در بالشت سے زیادہ جگہ میں لگی ہے تو دم واجب ہے، ورنہ صدقہ واجب ہے۔

(ردالمختار:۲/ ۵۴۵۔۵۴۶، غنیۃ الناسک/۱۳۱)

۲۔ اگر سلا ہوا خوشبودار کپڑا تفصیل بالا کے مطابق پہنا تو دو دم واجب ہونگے، ایک دم سلا ہوا کپڑے پہننے کی وجہ سے اور دوسرا دم خوشبو کی وجہ سے (ردالمختار:۲/ ۵۴۶)

۳۔ احرام کی چادر کے ساتھ مشک، عنبر یا کافور زیادہ مقدار میں باندھ لیا۔ اگر سارا دن یا ساری رات یا آدھا دن اور آدھی رات تک باندھے رکھا تو دم واجب ہوگا، ورنہ نہیں

(حوالہ بالا)

جسم پر خوشبو کے استعمال سے صدقہ واجب ہونے کی صورتیں

۱۔ اگر خوشبو کسی بڑے پورے عضو پر نہیں لگائی بلکہ بڑے عضو کے تھوڑے یا اکثر حصے پر خوشبو لگائی یا کسی چھوٹے عضو مثلاً ناک، کان، آنکھ وغیرہ پر لگائی، دونوں صورتوں میں خوشبو تھوڑی تھی زیادہ نہیں تھی تو صدقہ واجب ہوگا، خوشبو کے تھوڑا یا زیادہ ہونے کا

مدار عرف پر ہے اگر عرف نہ ہو تو خوشبو لگانے والے یا دیکھنے والے کے تھوڑا یا زیادہ سمجھنے پر ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۰، ردالمحتار:۵۴۴-۵۴۵)

۲۔ خوشبودار سرمہ ایک یا دو مرتبہ لگانے سے صدقہ واجب ہوتا ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۳)

۳۔ زیتون یا تل کا خالص تیل خوشبو کے طور پر کسی چھوٹے عضو پر یا بڑے عضو کے اکثر یا کم حصے پر لگانے سے صدقہ واجب ہوتا ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۳)

۴۔ زیتون یا تل کا خوشبو ملا ہوا تیل یا کوئی بھی خوشبودار تیل کسی چھوٹے عضو پر یا کسی بڑے عضو کے اکثر یا کم حصہ پر لگایا تو صدقہ واجب ہوگا۔ (حوالہ بالا)

۵۔ مہندی اگر پوری ڈاڑھی یا پوری ہتھیلی پر نہیں لگائی بلکہ کم پر لگائی اگر چہ اکثر حصہ پر لگائی ہو تو صدقہ واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۰)

۶۔ اگر ایسی خوشبودار دوا کو زخم وغیرہ پر لگایا جس میں دوا غالب اور خوشبو مغلوب ہے تو صدقہ واجب ہے، اور اگر خوشبو غالب ہے لیکن چھوٹے عضو پر دوا کو لگایا تو بھی صدقہ واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۳)

۷۔ جسم میں متفرق طور پر خوشبو لگائی اگر وہ ساری جگہ ایک بڑے عضو سے کم ہے تو صدقہ واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۳۱، ردالمحتار:۲/ ۵۴۵)

۸۔ اگر بالکل معمولی خوشبو والے صابن سے ایک مرتبہ ہاتھ، چہرہ یا سر وغیرہ دھویا تو صدقہ واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۳)

خوشبودار کپڑے کے استعمال سے صدقہ واجب ہونے کی صورتیں

۱۔ ایسا خوشبودار کپڑا جسے بہت تیز یا بہت زیادہ خوشبو بالشت در بالشت لگی ہوئی ہو، اسے ایک دن یا ایک رات سے کم مدت استعمال کیا تو صدقہ واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۳۱، ردالمحتار:۲/ ۵۴۶)

۲۔ ایسا خوشبودار کپڑا جسے ہلکی خوشبو بالشت در بالشت سے کم میں لگی ہوئی ہو، ایک دن، ایک رات یا اس سے کم مدت استعمال کرنے سے صدقہ واجب ہوتا ہے۔ (حوالہ بالا)

۳۔ احرام کی چادر کے ساتھ کوئی خوشبو مثلاً مشک، کافور یا عنبر تھوڑی مقدار میں باندھ لی اگرچہ سارا دن یا ساری رات بندھی رہی تو صدقہ واجب ہوگا۔

(غنیۃ الناسک/۱۳۱، ردالمحتار:۲/ ۵۴۶)

۴۔ احرام کی چادر کے ساتھ زیادہ خوشبو پورے دن یا پوری رات سے کم وقت کیلئے باندھی تو صدقہ واجب ہوگا۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۱، ردالمحتار:۲/ ۵۴۶)

عود باندھنے سے دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا اگرچہ اس کی خوشبو محسوس ہوتی ہو۔

(غنیۃ الناسک/۱۳۱)

خوشبو یا خوشبودار چیزیں کھانے یا پینے سے دم واجب ہونے کی صورتیں

۱۔ خالص خوشبو مثلاً زعفران وغیرہ زیادہ مقدار میں کھائی اور منہ کے اکثر حصے میں لگ گئی تو دم واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۲، ردالمحتار:۲/ ۵۴۵)

۲۔ خوشبو ملی ہوئی کوئی ایسی چیز کھائی جسے پکایا نہیں گیا تھا مثلاً چٹنی یا اچار وغیرہ اور خوشبو کی مقدار اس چیز سے زیادہ ہے اور وہ چیز زیادہ مقدار میں کھائی ہے تو دم واجب ہے اگرچہ خوشبو محسوس نہ ہوتی ہو۔ خوشبو کھانے کی صرف انہی دو صورتوں میں دم واجب ہوتا ہے، ان دو صورتوں کے علاوہ بقیہ بعض صورتوں میں صدقہ واجب ہوتا ہے اور بعض صورتوں میں کچھ واجب نہیں ہوتا۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۲، ردالمحتار۲/ ۵۴۷)

۳۔ پینے کی چیز مثلاً چائے، قہوہ، شربت یا بوتل وغیرہ میں خوشبو ملادی گئی ہو۔ خوشبو غالب اور مشروب مغلوب ہو ایسا مشروب زیادہ مقدار میں پینے سے دم واجب ہوگا۔ خوشبو کو مشروب میں پکایا گیا ہو یا پکائے بغیر صرف ملایا گیا ہو، دونوں صورتوں کا ایک ہی حکم ہے۔

کھانے کی چیز میں خوشبو کو پکانے اور نہ پکانے کا فرق ہے جس کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔ (حوالہ بالا)

۴۔ پینے کی چیز مثلاً چائے، قہوہ یا بوتل وغیرہ میں خوشبو مغلوب ہو لیکن اسے ایک مجلس میں بار بار پیا جائے تو دم واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۲، ردالمحتار:۲/ ۵۴۷)

خوشبو یا خوشبودار چیزیں کھانے یا پینے سے صدقہ واجب ہونے کی صورتیں

۱۔ خالص خوشبو مثلاً زعفران وغیرہ تھوڑی مقدار میں کھالی کہ منہ کے اکثر حصے میں نہیں لگی تو صدقہ واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۲، ردالمحتار:۲/ ۵۴۷)

۲۔ خوشبو ملی ہوئی کوئی ایسی چیز کھائی جسے پکایا نہیں گیا تھا، مثلاً چٹنی یا اچار وغیرہ اگرچہ خوشبو کی مقدار اس چیز سے زیادہ ہے لیکن وہ چیز تھوڑی مقدار میں کھائی ہے تو صدقہ واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۲، ردالمحتار:۲/ ۵۴۷)

۳۔ پینے کی چیز مثلاً چائے، قہوہ، شربت یا بوتل وغیرہ میں خوشبو ملا دی گئی ہو، خوشبو غالب اور مشروب مغلوب ہو لیکن ایسا مشروب کم مقدار میں پیا ہو تو صدقہ واجب ہے۔
(غنیۃ الناسک/۱۳۲، ردالمحتار:۲/ ۵۴۷)

۴۔ پینے کی چیز مثلاً چائے یا بوتل وغیرہ میں خوشبو مغلوب ہو تو اس کے پینے سے صدقہ واجب ہے اگر ایسا مشروب مختلف مجالس میں پیا تو ہر دفعہ پینے کے بدلے میں صدقہ واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۲، ردالمحتار:۲/ ۵۴۷)

خوشبودار چیزیں کھانے پینے کی وہ صورتیں جن میں دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا

۱۔ خوشبو ملی ہوئی کوئی ایسی چیز کھائی جسے خوشبو ملا کر پکایا گیا ہو یا پکا کر خوشبو ملائی گئی ہو خوشبو غالب ہو یا مغلوب ہو، کسی بھی صورت میں دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا، البتہ اگر ایسے کھانے سے خوشبو آ رہی ہو تو مکروہ ہے۔
(غنیۃ الناسک/۱۳۲، ردالمحتار:۲/ ۵۴۷)

۲۔ پان میں لونگ، الائچی، خوشبودار تمباکو وغیرہ ملا کر کھانا مکروہ ہے، البتہ اس سے دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا، تاہم احتیاط بہتر ہے۔

۳۔ کھانے کی چیز میں دارچینی، گرم مصالحہ وغیرہ ملا کر کھانا جائز ہے۔
(غنیۃ الناسک/۱۳۲)

۴۔ زعفران ملا حلوہ کھانا جائز ہے۔ (حوالہ بالا)

۵۔ خوشبو ملی ہوئی کوئی ایسی چیز کھائی جسے پکایا نہیں جاتا مثلاً چٹنی یا اچار وغیرہ اور اس چیز میں خوشبو کی مقدار کم ہے یعنی وہ چیز غالب اور خوشبو مغلوب ہے تو دم یا صدقہ کچھ بھی واجب نہیں البتہ اگر خوشبو آتی ہو تو مکروہ ہے۔

(غنیۃ الناسک/۱۳۲، ردالمحتار: ۲/ ۵۴۷)

۶۔ لیمن یا سوڈے وغیرہ کی بوتل جس میں خوشبو نہ ملائی گئی ہو پینا جائز ہے۔

(معلم الحجاج/ ۲۳۱، رفیق حج/۱۸۳)

۲۔ سلا ہوا کپڑا پہننا

مرد کیلئے احرام کی حالت میں سلا ہوا کپڑا پہننا منع ہے، سلے ہوئے کپڑے سے مراد ہر وہ کپڑا ہے جو انسانی جسم یا جسم کے کسی عضو کی ہیئت و ساخت کے مطابق سلائی بنائی یا کسی بھی طریقہ سے تیار کیا گیا ہو۔ جیسے شلوار قمیص، ٹوپی، بنیان، لنگوٹ وغیرہ سلا ہوا کپڑا جان بوجھ کر بھول کر یا کسی بھی وجہ سے ایک طویل وقت تک پہننا جنایت ہے، خواہ حالت احرام میں سلا ہوا کپڑا پہنا جائے یا سلا ہوا کپڑا پہننے کی حالت میں احرام کی نیت کی جائے، دونوں صورتیں ممنوع ہیں۔

سلا ہوا کپڑا اگر پورا ایک دن یا ایک رات یا نصف دن اور نصف رات تک استعمال کیا تو دم واجب ہے۔ اس سے کم وقت میں سلا ہوا کپڑا استعمال کرنے سے صدقہ واجب ہوتا ہے، اگر ایک گھنٹے سے کم وقت تک کیلئے سلا ہوا کپڑا پہنا تو ایک مٹھی بھر گندم کے برابر صدقہ واجب ہوتا ہے۔ سلا ہوا کپڑا پہن کر فوراً اتار دینے سے کچھ بھی واجب نہیں ہوتا۔ عورت کیلئے احرام کی حالت میں سلا ہوا کپڑا پہننا جائز ہے۔ (ردالمحتار: ۲/ ۴۸۱۔ ۵۴۷، غنیۃ الناسک/۱۳۴)

سلا ہوا کپڑا پہننے سے دم واجب ہونے کی صورتیں

۱۔ سلا ہوا کپڑا پورا دن یا پوری رات یا آدھا دن اور آدھی رات (یعنی بارہ گھنٹے تک) پہنا تو دم واجب ہے۔ (ردالمحتار: ۲/ ۵۴۷، غنیۃ الناسک/۱۳۴)

۲۔ سلا ہوا کپڑا پورا دن یا پوری رات پہنا اور دم دے دیا اور کپڑا نہیں اتارا تو دوسرا دم

واجب ہو جائے گا، اور اگر دم نہیں دیا اور کئی دن تک کپڑا پہنے رکھا تو ایک ہی دم واجب ہوگا۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۴، ردالمختار:۲/ ۵۴۸)

۳۔ کسی عذر مثلاً بخار یا سردی وغیرہ کی وجہ سے سلا ہوا کپڑا مثلاً سویٹر وغیرہ پہنا اور عذر ختم ہونے کے بعد بھی پہنے رکھا، تو ایک دن یا ایک رات تک پہننے کی صورت میں کفارہ کے علاوہ دم بھی واجب ہوگا اس سے کم مدت تک کیلئے پہنا تو کفارہ اور صدقہ واجب ہوگا اور اگر عذر ختم ہونے کا محض شک تھا، یقین نہیں تھا تو صرف ایک ہی کفارہ (جو عذر کی بناء پر سلا ہوا کپڑا پہننے سے واجب ہوتا ہے) واجب ہوگا۔
(ردالمختار:۲/ ۵۴۹، غنیۃ الناسک)

۴۔ ایک دن یا کئی دن سلا ہوا کپڑا پہنا، اسے اتار کر دوبارہ پہن لیا، اگر اتارتے وقت دوبارہ وہی کپڑا یا دوسرا کپڑا پہننے کی نیت تھی تو ایک دم واجب ہوگا اگر اتارتے وقت دوبارہ پہننے کی نیت نہیں تھی، پھر پہن لیا، اور ایک دن یا ایک رات پہنے رکھا تو دوسرا دم واجب ہوگا۔ (ردالمختار:۲/ ۵۴۸، غنیۃ الناسک/۱۳۴)

۵۔ کئی دن تک سلا ہوا کپڑا پہنے رہنے سے ایک ہی دم واجب ہوتا ہے لیکن اگر روزانہ مختلف کپڑے پہنے تو متعدد دم واجب ہوں گے، مثلاً پہلے دن شلوار پہنی، دوسرے دن قمیص پہنی، تیسرے دن جرابیں پہنیں، چوتھے دن ٹوپی پہن لی، تو چار دم واجب ہوں گے۔ (ردالمختار:۲/ ۵۴۸، غنیۃ الناسک/ ۱۳۵)

۶۔ کئی سارے سلے ہوئے کپڑے مثلاً شلوار، قمیص، ٹوپی، جرابیں وغیرہ ایک دن یا ایک رات تک ایک سبب (مثلاً سردی وغیرہ) کی بناء پر یا بلا سبب پہنے تو ایک ہی دم واجب ہوگا۔ (ردالمختار:۲/ ۵۴۸، غنیۃ الناسک/ ۱۳۵)

۷۔ ضرورت کی بناء پر ایک عضو کیلئے سلا ہوا کپڑا پہننے کی ضرورت تھی اس جگہ دو کپڑے پہن لئے تو ایک کفارہ واجب ہوگا لیکن دوسرا کپڑا پہننے کی وجہ سے گنہ گار ہوگا جیسے سر میں درد وغیرہ کی وجہ سے ٹوپی بھی پہن لی اور پگڑی بھی باندھ لی تو ایک ہی کفارہ واجب ہوگا لیکن گناہ بھی ہوگا۔

اور اگر ضرورت ایک عضو میں کپڑا پہننے کی تھی لیکن دو الگ الگ اعضاء پر سلا ہوا کپڑا پہن لیا تو دو کفارے واجب ہوں گے، مثلاً پاؤں میں تکلیف کی وجہ سے موزے پہننے کی ضرورت تھی تو موزے بھی پہن لئے اور شلوار بھی پہن لی یا سر میں تکلیف کی وجہ سے ٹوپی پہننے کی ضرورت تھی تو ٹوپی بھی پہن لی اور قمیض بھی پہن لی تو دو کفارے واجب ہونگے۔ جو سلا ہوا کپڑا عذر کی وجہ سے پہنا ہے اس میں اختیار ہوگا کہ دم دے، روزے رکھے یا صدقہ دے، اور جو کپڑا بلا عذر پہنا ہے اس میں اختیار نہیں ہوگا بلکہ اس میں دم ہی واجب ہوگا جب کہ ایک دن یا ایک رات تک کپڑا پہنا ہو۔

(ردالمحتار: ۲/ ۵۴۸، غنیۃ الناسک/ ۱۳۵)

۸۔ کسی عذر مثلاً بخار کی وجہ سے سلا ہوا کپڑا پہنا پھر کسی دوسرے عذر مثلاً نئے بخار یا سر درد کی وجہ سے سلا ہوا کپڑا پہن لیا اور ایک دن یا ایک رات تک وہ دونوں کپڑے پہنے رکھے تو دو دم واجب ہونگے۔ (ردالمحتار: ۲/ ۵۴۸، غنیۃ الناسک/ ۱۳۵)

۹۔ موزا، بوٹ یا ایسا جوتا پہنا جس سے پاؤں کے درمیان میں ابھری ہوئی ہڈی چھپ گئی اور ایسا جوتا ایک دن یا رات تک پہنے رکھا تو دم واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۳۶)

سلا ہوا کپڑا پہننے سے صدقہ واجب ہونے کی صورتیں

۱۔ سلا ہوا کپڑا پوری رات یا پورے دن سے کم اگر ایک گھنٹہ یا گھنٹے سے زیادہ پہنا تو صدقہ (یعنی پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت دینا) واجب ہے اگر ایک گھنٹہ سے کم وقت تک پہنا تو ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت کا صدقہ دینا واجب ہے۔

(ردالمحتار: ۲/ ۵۴۷، غنیۃ الناسک/ ۱۳۴)

۲۔ احرام کی حالت میں جس جوتے کا پہننا منع ہے، اسے ایک رات یا ایک دن سے کم وقت تک پہنا تو صدقہ واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۳۶)

سلا ہوا کپڑا پہننے سے دم یا صدقہ کچھ واجب نہ ہونے کی صورتیں

۱۔ سلا ہوا کپڑا پہنتے ہی فوراً اتار دیا تو دم یا صدقہ وغیرہ کچھ واجب نہیں ہوگا۔

(غنیۃ الناسک/ ۱۳۴)

۲۔ قبا یا چوغہ وغیرہ کو اس طرح پہنا کہ اسے کندھوں پہ ڈال لیا اور آستینوں میں ہاتھ نہیں ڈالے اور نہ ہی بٹن بند کیئے تو دم یا صدقہ وغیرہ کچھ بھی واجب نہیں، البتہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۵)

۳۔ لنگی یا چادر وغیرہ کو رسی سے باندھ لیا تو بھی کچھ واجب نہیں ہوگا، تاہم ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (غنتیہ الناسک/۱۳۶)

۴۔ عورت کیلئے حالت احرام میں چونکہ سلا ہوا کپڑا پہننا جائز ہے لہذا عورت کے سلا ہوا کپڑے پہننے کی وجہ سے کچھ واجب نہیں ہوگا۔ (غنتہ الناسک/۱۳۶)

۵۔ محرم نے کسی دوسرے محرم کو سلا ہوا کپڑا پہنا دیا تو کپڑا پہنانے والے پر کوئی جزاء وغیرہ واجب نہیں البتہ ایسا کرنا گناہ ہے، جسے کپڑا پہنایا گیا ہے اس پر تفصیل مذکور کے مطابق جزاء واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۶)

۶۔ سلے ہوئے کپڑے کے پہننے کے طریقے کے برخلاف، طریقے پر کپڑا پہنا تو بھی دم یا صدقہ وغیرہ واجب نہیں ہوگا، مثلاً قمیص یا شلوار کو لنگی کی طرح باندھ لیا تو دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا۔ (غنیۃ الناسک ۱۳۵، رد المحتار: ۲/ ۵۴۷)

۳۔ سر اور چہرہ ڈھانپنا

حالت احرام میں مرد کیلئے کسی کپڑے وغیرہ سے سر اور چہرہ ڈھانپنا منع ہے، عورت کیلئے چہرہ ڈھانپنا کہ چہرے کے ساتھ نقاب وغیرہ لگے منع ہے۔

مرد نے پورا دن یا پوری رات پورا سر یا سر کا چوتھائی حصہ یا پورا چہرہ یا چہرے کا چوتھائی حصہ کسی کپڑے وغیرہ سے ڈھانپے رکھا تو دم واجب ہو جائے گا، اگر پورے دن یا پوری رات سے کم وقت کیلئے سر یا چہرہ ڈھانپا یا پورے دن یا پوری رات سر یا چہرے کے چوتھائی حصہ سے کم حصہ کسی کپڑے وغیرہ سے ڈھانپا تو صدقہ واجب ہوگا، اسی طرح عورت نے پورا دن یا پوری رات سارا چہرہ یا چہرہ کا چوتھائی حصہ کسی کپڑے وغیرہ سے ڈھانپا تو دم واجب ہوگا اگر پورے دن یا پوری رات سے کم وقت کیلئے سارا چہرہ ڈھانپا یا پورے دن یا پوری رات کیلئے چہرے کے چوتھائی حصہ سے کم حصہ کسی کپڑے وغیرہ سے ڈھانپا تو صدقہ واجب ہوگا۔

سر یا چہرہ جاگتے میں ڈھانپا ہو یا سوتے میں، خود ڈھانپا ہو یا کسی اور نے، بھول کر ڈھانپا ہو یا جان بوجھ کر، مسئلہ معلوم ہو یا معلوم نہ ہو، رضامندی سے ڈھانپا ہو یا کسی نے زبردستی ڈھانپ دیا ہو سب صورتوں میں جزاء واجب ہے۔

عورت کیلئے احرام کی بناء پر سر ڈھانپنا ضروری نہیں ہے، حالت احرام میں سر ڈھانپنا یا کھلا رکھنا دونوں طرح جائز ہے، البتہ غیر مردوں کے سامنے سر یا چہرہ کھولنا حرام ہے۔
(ردالمحتار:۲/ ۴۸۸-۵۴۹، غنیۃ الناسک/ ۱۳۶)

سر یا چہرہ ڈھانپنے سے دم واجب ہونے کی صورتیں

۱۔ مرد نے پورا ایک دن یا پوری ایک رات پورا سر یا سر کا چوتھائی حصہ پورا چہرہ یا چہرے کا چوتھائی حصہ کسی کپڑے وغیرہ سے ڈھانپا تو دم واجب ہے۔
عورت نے پورا دن یا پوری رات سارا چہرہ یا چہرے کا چوتھائی حصہ کسی کپڑے وغیرہ سے ڈھانپا تو دم واجب ہے۔ (ردالمحتار:۲/ ۴۸۸، غنیۃ الناسک ۱۳۶)

۲۔ مرد نے سر یا چہرے کے چوتھائی یا زیادہ حصہ پر پٹی باندھی یا عورت نے چہرے کے چوتھائی یا اس سے زیادہ حصہ پر پٹی باندھی اور پورا دن یا پوری رات وہ پٹی بندھی رہی تو دم واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۳۶)

۳۔ مرد نے سر پر گاڑھی مہندی لگائی اور پورا دن یا پوری رات تک لگی رہی تو دو دم واجب ہوں گے پتلی اور ہلکی مہندی لگائی تو ایک دم واجب ہوگا، عورت پر صرف ایک دم واجب ہوگا۔ (ردالمحتار:۲/ ۵۴۶، غنیۃ الناسک/ ۱۳۳-۱۳۴)
اس مسئلہ کی تفصیل جسم پر خوشبو کے استعمال کے بیان میں صفحہ ۲۷۰ تا ۲۷۶ پر گزر چکی ہے۔

سر یا چہرہ ڈھانپنے سے صدقہ واجب ہونے کی صورتیں

۱۔ مرد نے ایک دن یا ایک رات سے کم پورا سر یا پورا چہرہ یا ان میں سے کسی ایک کا چوتھائی حصہ ڈھانپا، یا عورت نے پورا چہرہ یا چہرے کا چوتھائی حصہ ڈھانپا تو صدقہ واجب ہے۔ (ردالمحتار:۲/ ۴۸۸، غنیۃ الناسک/ ۱۳۶)

۲۔ مرد نے پورا دن یا پوری رات سر یا چہرے کے چوتھائی حصہ سے کم ڈھانپا یا عورت نے

چہرے کے چوتھائی حصہ سے کم ڈھانپا تو صدقہ واجب ہے۔ (حوالہ بالا)

۳۔ سر کو اگر کیچڑ وغیرہ سے لیپ لیا تو جزا واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۶)

سر اور چہرے کو ڈھانپنے سے دم یا صدقہ کچھ واجب نہ ہونے کی صورتیں

۱۔ ناک پہ ہاتھ رکھنا بلا کراہت جائز ہے، کپڑے کے ساتھ ناک پر ہاتھ رکھنا مکروہ تحریمی ہے، تاہم اس سے دم یا صدقہ وغیرہ واجب نہیں ہوتا۔

(غنیۃ الناسک/۱۳۶، ردالمحتار:۲/ ۴۸۸۔۵۴۹)

۲۔ گردن، ٹھوڑی سے نیچے لٹکی ہوئی ڈاڑھی اور کانوں کا ڈھانپنا جائز ہے، اس سے کوئی دم یا صدقہ وغیرہ واجب نہیں ہوتا۔

(غنیۃ الناسک/۱۳۶، ردالمحتار:۲/ ۴۸۸۔۵۴۹)

۳۔ اگر سر کو کسی ایسی چیز سے ڈھانپا، جس سے عام طور پر سر کو ڈھانپا نہیں جاتا مثلاً پلیٹ، پیالہ، پتھر، ٹوکرا، لکڑی، شیشہ، سونا، چاندی، لوہا، پیتل اور تانبا وغیرہ تو دم یا صدقہ وغیرہ واجب نہیں ہوگا۔ (ردالمحتار:۲/ ۴۸۸، غنیۃ الناسک/ ۱۳۶)

۴۔ حالت احرام میں اگر غلاف کعبہ کے نیچے آنے سے سر یا چہرے کو غلاف کعبہ لگے تو مکروہ ہے، ورنہ نہیں، اس سے دم وغیرہ واجب نہیں ہوتا، البتہ غلاف کعبہ کی خوشبو لگنے سے دم واجب ہونے کا اندیشہ ہے، اس لئے اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

(حوالہ بالا)

۵۔ تکیہ پر سر رکھ کر سونے سے کوئی دم یا صدقہ وغیرہ واجب نہیں ہوتا اگرچہ سر یا چہرے کو تکیہ لگتا رہے۔ (ردالمحتار:۲/ ۴۸۸)

۶۔ سر اور چہرے کے علاوہ جسم کے کسی حصہ پر پٹی وغیرہ باندھنا جائز ہے، اس سے کوئی دم یا صدقہ وغیرہ واجب نہیں ہوتا، تاہم بلا ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔

(ردالمحتار:۲/ ۴۸۸، غنیۃ الناسک ۱۳۶)

۴۔ بال کاٹنا یا مونڈنا

حالت احرام میں جسم کے کسی بھی حصہ سے بال کاٹنا، مونڈنا، اکھاڑنا، جلانا یا کسی بھی

طریقہ سے بال صاف کرنا منع ہے۔

محرم کا خود بال کاٹنا، یا کسی دوسرے شخص محرم یا غیر محرم کا اجازت سے یا بلا اجازت رضامندی سے یا زبردستی کسی بھی طرح بال کاٹنا سب کا حکم یکساں ہے کہ اگر کسی ایسے عضو کے چوتھائی یا زیادہ حصہ سے بال کاٹنا، عام طور پر جس عضو کے بال کاٹے جاتے ہیں مثلاً سر یا ڈاڑھی وغیرہ یہ کامل جنایت ہے اس سے دم واجب ہوتا ہے، اور ایسے عضو کے چوتھائی حصہ سے کم بال کاٹنا یا کسی ایسے عضو کے سارے بال کاٹنا جس کے بال عام طور پر نہیں کاٹے جاتے مثلاً ران، پنڈلی یا سینہ وغیرہ، یہ ناقص جنایت ہے، اس سے صدقہ واجب ہوتا ہے۔

(غنیۃ الناسک ۱۳۷۔۱۳۸، ردالمحتار:۲/ ۵۴۹)

بال کاٹنے سے دم واجب ہونے کی صورتیں

۱۔ کسی ایسے بڑے عضو کے چوتھائی یا زیادہ حصہ کے بال کاٹے، مونڈھے، اکھاڑے یا کسی بھی طریقہ سے صاف کیے جس عضو کے بال کاٹنا عام طور پر مقصود ہوتا ہے، مثلاً سر یا داڑھی تو دم واجب ہے۔

(غنیۃ الناسک/ ۱۳۷، فتاوی التاتارخانیۃ:۲/ ۴۹۹، ردالمحتار:۲/ ۵۴۹)

۲۔ کسی ایسے چھوٹے عضو کے سارے بال کاٹے کہ عام طور پر اس عضو کے بال کاٹنا مقصود ہوتا ہے۔ مثلاً گردن، زیر ناف بال، مونچھیں یا بغل وغیرہ تو بھی دم واجب ہو گا۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۳۸۔ ۱۳۷، فتاوی التاتارخانیۃ:۲/ ۴۹۹، ردالمحتار:۲/ ۵۴۹)

۳۔ عورت اگر حالت احرام میں ایک انگلی کے پورے کے برابر چوتھائی سر یا اس سے زیادہ بال کٹوائے تو دم واجب ہوگا۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۳۷)

۴۔ فصد کروانے (یعنی جسم سے فاسد خون نکلوانے) کے لئے فصد کی جگہ منڈوائی اور خون نکلوایا تو دم واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۳۷، ردالمحتار:۲/ ۵۴۹)

۵۔ کسی گنجے کے سر میں چوتھائی سر کے برابر بال ہوں، انہیں منڈوانے سے دم واجب ہوگا۔ (حوالہ بالا)

۶۔ ایک مجلس میں متعدد اعضاء مثلاً سر، ڈاڑھی، بغل وغیرہ یا پورے جسم کے بال منڈوائے

تو ایک ہی دم واجب ہے اور اگر مختلف مجالس میں مختلف اعضاء کے بال کاٹے تو ہر مجلس کا الگ حکم ہوگا، اور متعدد دم واجب ہوں گے۔

(غنیۃ الناسک ۱۳۷، ردالمحتار: ۲/ ۵۵۰)

۷۔ ایک عضو کے بال کاٹنے کے بعد دم دینے سے پہلے دوسرے عضو کے بھی بال کاٹ دیئے تو ایک ہی دم واجب ہوگا اور اگر ایک عضو کے بال کاٹنے کے بعد دم دے دیا پھر دوسرے عضو کے بال کاٹے تو دوسرا دم واجب ہوگا۔

(غنیۃ الناسک/ ۱۳۷، فتاوی التاتارخانیۃ: ۲/ ۵۰۲)

۸۔ اگر چار مختلف مجالس میں چوتھائی چوتھائی سر منڈایا، درمیان میں کوئی دم وغیرہ نہیں دیا تو ایک ہی دم واجب ہوگا، اور اگر پہلے چوتھائی سر منڈوانے کا دم دینے کے بعد دوسرا چوتھائی سر منڈوایا تو دو دم واجب ہوں گے اسی طرح تین اور چار دم واجب ہوں گے اسی طرح اگر مختلف دنوں میں چوتھائی، چوتھائی سر منڈوایا تو ہر جنایت کا الگ الگ دم واجب ہوگا۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۳۷، ردالمحتار: ۲/ ۵۵۰)

۹۔ سر یا ڈاڑھی متفرق جگہوں سے منڈوائی تمام متفرق جگہوں کو ملا کر چوتھائی سر یا چوتھائی ڈاڑھی کے برابر ہو جائے تو دم واجب ہے۔

(غنیۃ الناسک/ ۱۳۷، ردالمحتار: ۲/ ۵۵۰)

۱۰۔ کسی محرم یا غیر محرم نے کسی محرم کا چوتھائی یا زیادہ سر مونڈ دیا، جس کا سر مونڈا گیا ہے اس پر دم واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۳۸)

بال کاٹنے سے صدقہ واجب ہونے کی صورتیں

۱۔ چوتھائی سر یا چوتھائی ڈاڑھی سے کم حصہ کے بال کاٹے تو صدقہ واجب ہے۔

(ردالمحتار: ۲/ ۵۴۹، غنیۃ الناسک/ ۱۳۷)

۲۔ کسی چھوٹے عضو، جس کے بال کاٹنا مقصود ہوتا ہے، مثلاً بغل، زیر ناف، گردن اور مونچھ وغیرہ کے پورے عضو سے کم بال کاٹے تو صدقہ واجب ہے۔ (ایضاً)

۳۔ جن اعضاء کے بال کاٹنا مقصود نہیں ہوتا خواہ وہ اعضاء چھوٹے ہوں یا بڑے، ان

اعضاء کے سارے بال کاٹے جائیں تو صدقہ واجب ہوگا، جیسے سینہ، پنڈلی، گھٹنا، ران اور کلائی وغیرہ، مونچھوں کو بعض حضرات نے ان اعضاء کے ساتھ شمار کیا ہے اور بعض حضرات نے ان چھوٹے اعضاء کے ساتھ جن کے بال کاٹنا مقصود ہوتا ہے اور احتیاط بھی اسی میں ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

(غنیۃ الناسک/ ۱۳۷۔۱۳۸، ردالمحتار:۲/ ۵۴۹۔۵۵۰۔۵۵۶)

۴۔ عورت اگر حالت احرام میں انگلی کے ایک پورے کے برابر چوتھائی سر سے کم بال کٹوائے یا چوتھائی سر کے بال انگلی کے پورے سے کم مقدار میں کٹوائے تو صدقہ واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۳۷)

۵۔ فصد کروانے کے لئے فصد کی جگہ منڈوائی اور فصد نہیں کروایا یعنی خون نہیں نکلوایا تو صدقہ واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک ۱۳۷، ردالمحتار:۲/ ۵۴۹)

۶۔ کسی گنجے کے سر میں سر کے چوتھائی حصہ سے کم بال ہوں، انہیں منڈوانے سے صدقہ واجب ہوگا۔ (حوالہ بالا)

۷۔ سر یا ڈاڑھی کے بال متفرق جگہوں سے منڈوائے، تمام متفرق جگہوں کو ملا کر چوتھائی سر یا چوتھائی ڈاڑھی سے کم جگہ بنتی ہے تو صدقہ واجب ہے۔

(غنیۃ الناسک/ ۱۳۸، ردالمحتار:۲/ ۵۵۰)

۸۔ کسی محرم یا غیر محرم نے کسی محرم کا چوتھائی یا زیادہ سر مونڈ دیا، سر مونڈنے والے پر صدقہ واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۳۷)

۹۔ سر یا ڈاڑھی وغیرہ کے تین سے زائد بال توڑنے سے صدقہ (نصف صاع گندم یا اس کی قیمت) واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۳۷)

بال کاٹنے یا گرنے سے دم یا صدقہ کچھ واجب نہ ہونے کی صورتیں

۱۔ بیماری کی وجہ سے کچھ بال گر گئے تو کچھ واجب نہیں۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۳۸)

۲۔ کسی ایسے کام کی وجہ سے جس کے کرنے کا شرعاً حکم ہے مثلاً وضو کرتے ہوئے تین سے کم بال گر گئے تو کچھ واجب نہیں، اگر تین بال گرے تو مٹھی بھر گندم صدقہ واجب

ہے۔(غنیۃ الناسک/ ۱۳۷۔۱۳۸)

۳۔ جان بوجھ کر بال اکھاڑنے کی صورت میں تین بالوں تک ہر بال کے بدلے میں ایک مٹھی گندم کا صدقہ واجب ہے۔تین بالوں سے زیادہ اکھاڑنے کی صورت میں نصف صاع گندم کا صدقہ واجب ہے۔(غنیۃ الناسک/ ۱۳۷۔۱۳۸)

۴۔ جسم کے کسی حصے سے بال کٹوائے بغیر فصد کروایا یعنی خون نکلوایا تو کچھ واجب نہیں۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۳۷)

۵۔ کسی زخم وغیرہ پر پٹی باندھی تو بھی کچھ واجب نہیں۔(غنیۃ الناسک/ ۱۳۷)

۶۔ احرام کی حالت میں اگر کسی نے ختنے کروائے تو بھی کچھ واجب نہیں۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۳۷)

۷۔ محرم کے جسم سے خود بخود بال گر جائیں کہ بال گرنے میں محرم کے فعل کا کوئی دخل نہ ہو تو بھی کچھ واجب نہیں۔(غنیۃ الناسک/ ۱۳۸)

۸۔ آگ کی وجہ سے بال جلنے سے بھی کچھ واجب نہیں ہوتا بشرطیکہ آگ لگنے میں اپنا عمل دخل نہ ہو۔(غنیۃ الناسک/ ۱۳۸)

۹۔ سر میں خارش وغیرہ کرنے سے سر کی کھال اتر گئی جس کے ساتھ کچھ بال بھی اکھڑ گئے تو کچھ واجب نہیں۔(غنیۃ الناسک/ ۱۳۸)

۵۔ناخن کاٹنا

حالت احرام میں ہاتھ اور پاؤں کے ناخن کاٹنا بھی منع ہے، ناخن کاٹنے کی بعض صورتوں میں دم اور بعض صورتوں میں صدقہ واجب ہوتا ہے اور بعض صورتوں میں کچھ بھی واجب نہیں ہوتا۔ذیل میں ان صورتوں کو ذکر کیا جاتا ہے۔

ناخن کاٹنے سے دم واجب ہونے کی صورتیں

۱۔ دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کے تمام ناخن یا ایک ہاتھ یا دونوں ہاتھوں کے تمام ناخن یا ایک پاؤں یا دونوں پاؤں کے تمام ناخن یا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کے تمام

ناخن ایک مجلس میں کاٹے تو ان تمام صورتوں میں ایک دم واجب ہوگا۔
(ردالمحتار:۲/ ۵۴۹،غنیۃ الناسک/ ۱۳۹)

۲۔ مختلف مجالس میں الگ الگ ہاتھ پاؤں کے ناخن کاٹے، بشرطیکہ ہاتھ یا پاؤں کے سارے ناخن کاٹے ہوں تو ہر مجلس میں ناخن کاٹنے پر مستقل دم واجب ہوگا، مثلاً ایک مجلس میں ایک ہاتھ کے ناخن کاٹے، دوسری مجلس میں دوسرے ہاتھ کے ناخن کاٹے، تیسری مجلس میں پاؤں کے ناخن کاٹے، چوتھی مجلس میں دوسرے پاؤں کے ناخن کاٹے تو چار دم واجب ہوں گے۔ خواہ پہلا دم ادا کیا ہو یا نہ کیا ہو۔
(ردالمحتار:۲/ ۵۴۹۔۵۵۰،غنیۃ الناسک/ ۱۳۹)

۳۔ کسی محرم یا غیر محرم نے محرم کی رضامندی سے یا زبردستی اس کے ہاتھ یا پاؤں کے سارے ناخن کاٹ دیئے جس کے ناخن کاٹے گئے ہیں اس پر دم واجب ہے۔
(غنیۃ الناسک/ ۱۳۹،فتاوی التاتارخانیۃ:۲/ ۵۰۳)

ناخن کاٹنے سے صدقہ واجب ہونے کی صورتیں

۱۔ ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کے سارے یعنی پانچ ناخن نہ کاٹے ہوں بلکہ اس سے کم یعنی چار یا تین ناخن کاٹے ہوں اگرچہ دونوں ہاتھوں کے ناخن ملا کر پانچ سے زائد ناخن بن جاتے ہوں تو ہر ناخن کے بدلہ میں ایک صدقہ واجب ہوگا، اگر دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کے چار، چار ناخن کاٹے ہوں تو سولہ صدقے واجب ہوں گے۔
(غنیۃ الناسک/ ۱۳۹،فتاوی التاتارخانیۃ:۲/ ۵۰۲۔۵۰۳)

۲۔ کسی محرم یا غیر محرم نے محرم کی رضامندی سے یا زبردستی اس کے ہاتھ یا پاؤں کے سارے ناخن کاٹ دیئے تو کاٹنے والے پر صدقہ واجب ہے۔ (حوالہ بالا)

ناخن کاٹنے سے دم یا صدقہ کچھ واجب نہ ہونے کی صورتیں

۱۔ اکھڑے ہوئے ناخن کو توڑ دینے سے کچھ واجب نہیں ہوتا۔ (حوالہ بالا)

۲۔ کسی محرم کا ہاتھ انگلیوں اور ناخنوں سمیت کٹ گیا یا اس نے خود کاٹا تو بھی کچھ واجب نہیں ہوگا۔ (حوالہ بالا)

فائدہ

اب تک جن پانچ جنایات کا بیان ہوا ہے، یعنی خوشبو استعمال کرنا، سلا ہوا کپڑا پہننا، سر یا چہرہ ڈھانپنا، بال کاٹنا اور ناخن کاٹنا ان جنایات کا ارتکاب اگر عذر کی بناء پر کیا گیا ہو تو دم واجب ہونے کی صورت میں دم دینے، تین روزے رکھنے یا چھ مسکینوں کو نصف صاع گندم دینے میں اختیار ہوگا، اور صدقہ واجب ہونے کی صورت میں صدقہ دینے اور روزہ رکھنے میں اختیار ہوگا۔ بقیہ جنایات کا ارتکاب عذر کی بناء پر ہو یا بلا عذر ہو یہ اختیار نہیں ہوگا، اس ضابطے کی تفصیل جنایات کے شروع میں ضابطہ نمبر ۳ کے تحت صفحہ ۲۶۹ پر گزر چکی ہے۔

۶۔ جماع کرنا

حالت احرام میں جماع کرنا حج و عمرہ کی جنایات میں سب سے بڑی جنایت ہے اور بعض صورتوں میں اس سے حج اور عمرہ فاسد ہو جاتا ہے۔ اسی طرح حالت احرام میں جماع کرنا، دواعی واسباب جماع، مثلاً بوسہ لینا، شہوت کے ساتھ چھونا، مرد وزن کا اکٹھے لیٹنا وغیرہ بھی منع ہے۔ اگر وقوف عرفہ سے پہلے جان بوجھ کر یا بھول کر، رضامندی سے یا کسی کے مجبور کرنے سے، قصداً یا غلطی سے، بغیر عذر کے یا عذر کی بناء پر، عاقل بالغ یا بچے اور مجنوں نے جماع کرلیا، یا عورت کے ساتھ سونے کی حالت میں زبردستی جماع کیا گیا تو حج فاسد ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر کسی عورت نے کسی جانور کا آلہ تناسل کسی جانور یا کسی انسان کا ذکر مقطوع اپنی شرمگاہ میں داخل کرلیا تو بھی حج فاسد ہو جائے گا۔ دم بھی واجب ہوگا اور آئندہ سال حج کی قضاء بھی ضروری ہوگی اور اگر وقوف عرفہ کے بعد اور حلق وطواف زیارت سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد نہیں ہوگا البتہ ایک بدنہ یعنی اونٹ یا گائے ذبح کرنا واجب ہوگا۔ عمرہ کرنے والے نے اگر عمرہ کے چار چکر پورے کرنے سے پہلے جماع کرلیا تو عمرہ فاسد ہو جائے گا۔ عمرہ کی قضاء اور دم واجب ہے۔

(غنیۃ الناسک/۱۴۳۔۱۴۴، ردالمحتار ۲/ ۵۵۸ تا ۵۶۰)

جماع وغیرہ سے دم واجب ہونے کی صورتیں

۱۔ حج کا احرام باندھ کر وقوف عرفہ سے پہلے جماع کرلیا تو حج فاسد ہو گیا اور اگر دونوں محرم

ہوں تو دونوں پر ایک ایک دم لازم ہو گیا، اور حج کے تمام مناسک ادا کرنا بھی ضروری ہیں۔ اگر دوبارہ کسی جنایت کا ارتکاب کیا اس کا کفارہ بھی واجب ہو گا اور آئندہ سال اس حج کی قضاء بھی ضروری ہے اگرچہ نفل حج ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ نفل حج شروع کرنے سے واجب ہو جاتا ہے۔

(غنیۃ الناسک/۱۴۳۔۱۴۴، ردالمحتار: ۲/ ۵۵۸۔۵۵۹)

۲۔ اگر وقوف عرفات کے بعد طواف زیارت اور حلق سے پہلے جماع کر لیا تو حج فاسد نہیں ہوا، البتہ بدنہ یعنی ایک اونٹ یا گائے کا ذبح کرنا ضروری ہے۔

(ردالمحتار: ۲/ ۵۶۰، غنیۃ الناسک/۱۴۴، فتاوی التاتارخانیۃ: ۲/ ۴۹۶)

۳۔ شہوت سے عورت یا کسی لڑکے کا بوسہ لینے، شہوت کے ساتھ چھونے، قبل و دبر کے علاوہ کسی اور جگہ صحبت کرنے یا شرمگاہ کے ساتھ شرمگاہ ملانے سے انزال ہو یا نہ ہو دم واجب ہو جائے گا اور حج فاسد نہیں ہوگا اور ہاتھ سے منی نکالنے، جانور، مردہ عورت یا ناقابل شہوت چھوٹی لڑکی سے جماع کرنے سے اگر انزال ہو جائے تو دم واجب ہوگا ورنہ نہیں، حج بہر حال فاسد نہیں ہوگا کیونکہ حج دواعئ جماع سے فاسد نہیں ہوتا اگرچہ انزال ہو جائے۔

(ردالمحتار: ۲/ ۵۵۸۔۵۵۵، غنیۃ الناسک/۱۴۳، فتاوی التاتارخانیۃ: ۲/ ۹۹)

۴۔ وقوف عرفات سے پہلے ایک مجلس میں ایک عورت سے ایک یا زیادہ دفعہ جماع کیا یا کئی عورتوں سے جماع کیا تو ایک دم واجب ہوگا، اور اگر متعدد مجالس میں ایک عورت سے بار بار یا کئی عورتوں سے جماع کیا تو ہر مجلس کا الگ الگ دم واجب ہوگا۔

(ردالمحتار: ۲/ ۵۵۸، غنیۃ الناسک/۱۴۴، فتاوی التاتارخانیۃ: ۲/ ۴۹۶)

۵۔ اگر طواف زیارت سے پہلے اور حلق کے بعد یا حلق سے پہلے اور طواف زیارت کے بعد جماع کیا تو دم واجب ہوگا البتہ اس سے حج فاسد نہیں ہوگا۔

(غنیۃ الناسک/۱۴۴، فتاوی التاتارخانیۃ: ۲/ ۴۹۷، ردالمحتار: ۲/ ۵۶۰)

۶۔ طواف زیارت اور حلق سے پہلے جماع کیا پھر اسی مجلس میں دوسرا جماع کر لیا تو ایک بدنہ

ہی واجب ہوگا اور اگر دوسری مجلس میں دوسرا جماع کیا، دوسرا جماع اگر احرام سے نکلنے کی نیت سے کیا تو بھی ایک بدنہ واجب ہوگا، ورنہ ایک بدنہ اور ایک دم واجب ہوگا۔

(غنیۃ الناسک/۱۴۴، فتاوی التاتارخانیۃ:۲/۴۹۶، ردالمحتار:۲/۵۵۸)

۷۔ عمرہ کا احرام باندھ کر طواف سے پہلے یا طواف کے چار چکروں سے پہلے جماع کرلیا تو عمرہ فاسد ہوگیا اور دم بھی واجب ہوگیا۔ عمرے کے تمام افعال پورے کرنا ضروری ہے یہ عمرہ کرکے احرام کھولدے اور نیا احرام باندھ کر عمرے کی قضاء کرے اور اگر طواف کے چار چکر پورے کرنے کے بعد جماع کیا تو عمرہ فاسد نہیں ہوا، دم واجب ہے۔

(غنیۃ الناسک/۱۴۳۔۱۴۴، ردالمحتار:۲/۵۶۰)

۸۔ عمرہ کرنے والے نے اگر طواف کے بعد اور سعی سے پہلے یا طواف وسعی کے بعد حلق سے پہلے جماع کرلیا تو بھی عمرہ فاسد نہیں ہوا، دم واجب ہے۔ (حوالہ بالا)

۹۔ حالت احرام عمرہ میں اگر ایک مجلس میں ایک عورت سے کئی بار یا کئی عورتوں سے جماع کیا تو ایک دم واجب ہوگا اور اگر متعدد مجالس میں ایک عورت سے یا کئی عورتوں سے جماع کیا تو ہر مجلس کا الگ دم واجب ہوگا۔ (حوالہ بالا)

۱۰۔ قارن نے طواف عمرہ یا طواف عمرہ کے چار چکروں اور وقوف عرفات سے پہلے جماع کرلیا تو اس کا حج اور عمرہ فاسد ہوگیا اور اس سے دم قران بھی ساقط ہوگیا، حج اور عمرہ کے تمام افعال ادا کرے، دونوں کی قضاء کرے اور دو دم بھی دے۔

اور اگر طواف عمرہ یا طواف عمرہ کے چار چکروں کے بعد اور وقوف عرفات سے پہلے جماع کیا تو اس کا عمرہ فاسد نہیں ہوگا، حج فاسد ہوجائے گا، حج فاسد ہونے کی وجہ سے دم قران ساقط ہوجائے گا۔ حج اور عمرہ کے بقیہ افعال مکمل کرے، آئندہ سال حج کی قضا کرے اور دو دم دے، ایک دم حج فاسد کرنے کی وجہ سے اور دوسرا دم احرام عمرہ میں جماع کرنے کی وجہ سے۔

اور اگر قارن نے طواف عمرہ اور وقوف عرفات کے بعد حلق اور طواف زیارت یا طواف زیارت کے چار چکروں سے پہلے جماع کرلیا تو اس کا حج اور عمرہ دونوں فاسد نہیں ہوں گے اور دم قران بھی ساقط نہیں ہوگا اور اس پر ایک بدنہ اور ایک دم واجب ہوگا۔

اور اگر قارن نے طواف عمرہ، وقوف عرفات اور حلق کے بعد، طواف زیارت سے پہلے یا طواف زیارت کے بعد، حلق سے پہلے جماع کرلیا تو دو دم واجب ہیں۔
(غنیۃ الناسک/ ۱۴۵، فتاوی التاتارخانیۃ :۲/ ۴۹۵۔۴۹۶، ردالمحتار ۲/ ۵۶۰)

فائدہ

حالت احرام میں جماع یا دواعیٔ جماع کے ارتکاب سے بدنہ یا دم واجب ہوتا ہے، صدقہ واجب نہیں ہوتا۔

جماع وغیرہ سے دم وغیرہ کچھ واجب نہ ہونے کی صورتیں

۱۔ حالت احرام میں عورت کی طرف شہوت سے دیکھنے، یا دل میں تصور کرنے سے انزال ہوگیا، یا سوتے میں احتلام ہوگیا تو دم وغیرہ کچھ واجب نہیں ہوگا۔
(غنیۃ الناسک ۱۴۳، ردالمحتار :۲/ ۴۹۹)

۲۔ جانور، مردہ عورت، ناقابل شہوت چھوٹی لڑکی سے جماع کیا اور انزال نہیں ہوا یا مشت زنی کی اور انزال نہیں ہوا تو دم وغیرہ کچھ واجب نہیں۔
(ردالمحتار :۲/ ۵۵۸، غنیۃ الناسک ۱۴۳)

۳۔ مجنون یا قریب البلوغ نابالغ لڑکے نے جماع کیا تو اگرچہ اس کا حج وعمرہ فاسد ہو جائے گا لیکن ان پر دم واجب نہیں ہوگا، اور حج اور عمرہ کے بقیہ افعال پورے کرنا بھی ان پر واجب نہیں، مستحب ہے۔ (غنیۃ الناسک ۱۴۴، ردالمحتار :۲/ ۵۵۸)

۴۔ حلق اور طواف زیارت یا طواف زیارت کے چار چکروں کے بعد جماع وغیرہ جائز ہے اگرچہ حج کی سعی باقی ہو، لہذا اس حالت میں جماع کرنے سے کچھ واجب نہیں ہوگا۔
(غنیۃ الناسک ۱۴۴، فتاوی التاتارخانیۃ :۲/ ۴۹۸)

۷۔ واجبات حج میں سے کسی واجب کو ادا نہ کرنا

ا۔ طواف زیارت

طواف زیارت حج کا رکن اور فرض ہے، اس طواف کے بغیر حج ادا نہیں ہوگا، اور کوئی چیز اس

طواف کا بدل نہیں ہوسکتی، طواف کرنا ہی ضروری ہے۔

طواف زیارت کے بغیر بیوی سے مباشرت اور بوس و کنار حرام ہوتا ہے اگر چہ حلق یا قصر کرا لیا ہو، اس طواف کے بغیر جتنی مجلسوں میں جماع کیا جائے گا، اتنی ہی مرتبہ دم واجب ہوگا۔

(غنیۃ الناسک/۱۴۶)

طواف زیارت کے پہلے چار چکر فرض اور آخری تین واجب ہیں، اگر کسی نے پہلے چار چکر پورے کر لئے اور باقی چھوڑ دیئے تو فرض ادا ہو جائے گا اور دم دینا واجب ہوگا اور اگر ایام نحر میں یا ایام نحر کے بعد طواف وداع کیا تو طواف وداع کے چکروں سے طواف زیارت کی کمی پوری کر لی جائے گی اور طواف وداع کے جو چکر کم ہو جائیں گے ان میں سے ہر چکر کے بدلے میں ایک صدقہ واجب ہوگا۔ اور اگر طواف وداع دوبارہ کر لیا تو صدقہ ساقط ہو جائے گا۔

(بدائع: ۲/ ۱۲۷۔۱۳۰، غنیۃ الناسک/۹۴۔۹۵۔۱۴۷، ردالمحتار: ۲/ ۵۱۷۔۵۵۰۔۵۵۱)

طواف زیارت یا اس کے کسی واجب کے ترک پر بدنہ یا دم وغیرہ واجب ہونے کی تمام صورتیں ''طواف زیارت سے متعلقہ متفرق مسائل'' کے تحت صفحہ ۲۴۲ تا صفحہ ۲۴۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔

۲۔طواف وداع

طواف وداع حدث اکبر یعنی جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں کیا تو دم واجب ہے، اگر حدث اصغر یعنی بے وضو ہونے کی حالت میں کیا تو ہر چکر کے بدلے میں ایک صدقہ واجب ہے، پہلی صورت میں طواف کا لوٹانا واجب اور دوسری صورت میں اس کا اعادہ مستحب ہے، طواف کا اعادہ کر لیا تو دم اور صدقہ ساقط ہو جائے گا اگر طواف وداع بالکلیہ ترک کر دیا یا اس کے چار چکر چھوڑ دیئے تو دم واجب ہوگا اور اگر چار سے کم چکر چھوڑے تو ہر چکر کے بدلے میں ایک صدقہ واجب ہوگا اور اگر میقات پر پہنچ کر یا اس سے پہلے واپس آ کر طواف وداع کر لیا یا باقی ماندہ چکر پورے کر لئے تو دم ساقط ہو جائے گا۔ میقات سے آگے گزرنے پر واپس آنے کی صورت میں عمرہ کا احرام باندھ کر واپس آ کر عمرہ کرنا پھر طواف کرنا ہوگا۔

(ردالمحتار: ۲/۵۲۳۔۵۲۴، فتاوی التاتارخانیۃ: ۲/۵۲۲۔۵۲۳، غنیۃ الناسک/۱۰۱۔۱۰۲۔۱۴۷)

۳۔طواف قدوم

طواف قدوم یا اس کے چار چکر جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں ادا کیئے تو دم واجب ہے، بے وضو کرنے کی صورت میں ہر چکر کے بدلے میں ایک صدقہ واجب ہے، تمام صدقات کی قیمت اگر دم کے برابر ہو جائے تو صدقات کی قیمت میں کچھ کمی کرلی جائے گی۔ پہلی صورت میں طواف قدوم کا اعادہ واجب اور دوسری صورت میں مستحب ہے اعادہ کی صورت میں دم ساقط ہو جائے گا۔

اگر طواف قدوم بالکل نہیں کیا یعنی شروع ہی نہیں کیا تو کچھ واجب نہیں، اس لئے کہ یہ طواف سنت ہے اور ترک سنت پر دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا تاہم سنت کو چھوڑنا بڑی محرومی کی بات ہے۔ طواف قدوم شروع کر کے چھوڑ دیا اگر چار چکر یا زیادہ باقی تھے تو دم واجب ہے اگر چار چکروں سے کم باقی تھے تو ہر چکر کے بدلے میں ایک صدقہ واجب ہے، اور اگر باقی ماندہ چکر پورے کر لئے تو دم اور صدقہ ساقط ہو جائے گا اور یہی حکم ہر نفلی طواف کا ہے۔

(غنیۃ الناسک/ ۱۴۷، ردالمحتار:۲/۵۵۰)

۴۔طواف عمرہ

عمرے کا سارا طواف یا اس کے اکثر چکر یا کم چکر یا ایک ہی چکر جنابت، حیض، نفاس یا بے وضو ہونے کی حالت میں ادا کیا تو دم واجب ہے اگر پاکی کی حالت میں اس طواف کا یا ناپاکی کی حالت میں ادا کیئے گئے چکروں کا اعادہ کرلیا تو دم ساقط ہو جائے گا۔

عمرہ کے طواف میں حدث اکبر اور حدث اصغر کا اور ناپاکی کی حالت میں کیئے گئے چکروں کی کمی یا زیادتی کا کوئی فرق نہیں ہے سب کا حکم ایک ہی ہے یعنی دم واجب ہوتا ہے صدقہ واجب نہیں ہوتا اور عمرہ کا طواف اگر جنابت وغیرہ کی حالت میں کیا جائے تو بھی دم ہی واجب ہوتا ہے بدنہ واجب نہیں ہوتا، صرف طواف زیارت جنابت کی حالت میں کرنے سے بدنہ واجب ہوتا ہے۔

(غنیۃ الناسک/ ۱۴۷۔۱۴۸، ردالمحتار:۲/۵۵۱۔۵۵۲)

قارن نے طواف عمرہ اور طواف قدوم دونوں بے وضو ہونے کی حالت میں کیئے اور عمرہ اور حج کی سعی بھی کرلی، اگر یوم نحر یعنی دسویں ذی الحجہ سے پہلے طواف عمرہ کا اعادہ کرلیا تو دم ساقط ہو جائے گا، ورنہ دم لازم ہو جائے گا اور اس کے لئے طواف زیارت میں رمل وسعی کا اعادہ مستحب

ہے۔(غنیۃ الناسک/ ۱۴۸)

طواف عمرہ بے وضو ہونے کی حالت میں کیا اور عمرے کی سعی بھی کرلی، اگر طواف کا اعادہ کر لیا تو دم واجب نہیں ہوگا ورنہ دم واجب ہوگا، سعی کا اعادہ ضروری نہیں ہے، طواف عمرہ جنابت وغیرہ کی حالت میں کر کے سعی کر لی، اس صورت میں طواف اور سعی دونوں کا اعادہ واجب ہے، اگر طواف کا اعادہ کرلیا اور سعی کا اعادہ نہ کیا تو دم واجب ہوگا۔(غنیۃ الناسک/ ۱۴۸)

۵۔سعی

۱۔ اگر بلاعذر تمام سعی یا سعی کے اکثر چکر چھوڑ دیئے تو دم واجب ہوگا۔ اگر عذر مثلاً لنگڑا پن وغیرہ کی بناء پر سعی چھوڑ دی اور اسے کوئی سعی کروانے والا بھی نہیں ہے تو دم واجب نہیں ہوگا۔(ردالمحتار:۲/۵۵۳،غنیۃ الناسک/ ۱۴۸)

۲۔ اگر سعی کے تین یا اس سے کم چکر چھوڑ دیئے تو ہر چکر کے بدلے میں ایک صدقہ واجب ہوگا۔(حوالہ بالا)

۳۔ اگر بلاعذر ساری یا اکثر سعی سوار ہوکر کی تو دم واجب ہوگا، کسی بھی وقت سعی کا پیدل اعادہ کر لینے کی صورت میں دم ساقط ہو جائے گا اور اگر سعی کے تین یا اس سے کم چکر بلاعذر سوار ہوکر کیے تو ہر چکر کے بدلے میں ایک صدقہ واجب ہوگا۔

(غنیۃ الناسک/ ۱۴۸، ردالمحتار:۲/۵۵۴)

۴۔ صفاء سے سعی شروع کی، ایک یا تین چکر پورے کر کے سعی چھوڑ دی، پھر صفا سے شروع کر کے مروہ پر ختم کی یا صفا سے سعی شروع کر کے صفاء تک دو چکر پورے کر کے سعی چھوڑ دی پھر مروہ پر آ کر باقی چکر پورے کر کے صفا پر ختم کی تو دم واجب ہے کیونکہ اکثر سعی میں ترتیب بدل دی ہے جو کہ موجب دم ہے، اور اگر سعی کے چار چکر پورے کر کے سعی چھوڑ دی، پھر مروہ پر آ کے باقی چکر شروع کر کے صفا پر سعی ختم کی تو ہر چکر کے بدلے میں ایک صدقہ واجب ہے۔(غنیۃ الناسک/ ۱۴۸)

۵۔ اگر طواف سے پہلے سعی کی تو یہ سعی نہیں ہوئی، طواف کے بعد سعی کا اعادہ کیا تو ٹھیک ورنہ دم واجب ہوگا۔(حوالہ بالا)

۶۔ حج یا عمرہ کی سعی مؤخر کرنے سے کچھ واجب نہیں ہوگا حج کی سعی ایام نحر کے بعد کی یا کئی مہینوں کے بعد کی تو بھی کچھ واجب نہیں ہوگا۔

(ردالمحتار:۲/۵۵۴،غنیۃ الناسک/۱۴۹)

۶۔وقوف عرفات

یوم عرفہ کے غروب آفتاب سے پہلے اگر عرفات کی حدود سے باہر نکل گیا، غروب آفتاب سے پہلے دوبارہ عرفات کی حدود میں داخل ہوگیا تو ٹھیک ورنہ دم واجب ہوجائے گا، یعنی اگر دوبارہ واپس ہی نہ آیا یا غروب آفتاب کے بعد واپس آیا تو دم واجب ہوجائے گا۔

(ردالمحتار:۲/ ۵۰۸۔۵۵۲،غنیۃ الناسک/ ۸۵۔۱۴۹)

۷۔وقوف مزدلفہ

اگر بلاعذر وقوف مزدلفہ ترک کردیا تو دم واجب ہے، اور اگر عذر کی بناء پر وقوف مزدلفہ ترک کیا، مثلاً بیماری، ضعف، بہت زیادہ بڑھاپا یا عورت رش کی وجہ سے وقوف مزدلفہ چھوڑ دے تو جائز ہے اور کوئی دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا۔

مزدلفہ میں بلاعذر رات کا قیام ترک کرنا، خلاف سنت اور ترک سنت ہے، تاہم اس سے کوئی دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا۔ اگر کسی کے روک لینے کی وجہ سے وقوف مزدلفہ چھوٹ گیا تو بھی دم واجب ہے، البتہ اگر کوئی شخص راستہ بھول جانے کی وجہ سے یا آخری وقت میں وقوف عرفات کرنے کی وجہ سے طلوع آفتاب کے بعد مزدلفہ پہنچے تو اس سے وقوف مزدلفہ معاف ہوجائے گا اور دم واجب نہیں ہوگا۔ (ردالمحتار:۲/ ۵۱۱۔۵۱۲،غنیۃ الناسک/ ۸۹۔۱۴۹)

۸۔رمی جمرات

اگر پہلے دن چار کنکریاں چھوڑ دیں یا باقی دنوں میں گیارہ کنکریاں ماریں اور گیارہ چھوڑ دیں، یا کسی ایک دن بالکل رمی نہیں کی یا تینوں دن بالکل رمی نہیں کی تو ان تمام صورتوں میں صرف ایک ہی دم واجب ہے۔

اگر پہلے دن تین یا اس سے کم کنکریاں چھوڑ دیں، یا باقی دنوں میں دس یا اس سے کم کنکریاں

چھوڑ دیں تو ہر کنکری کے بدلے ایک صدقہ واجب ہے، اگر تمام صدقات کی قیمت دم کے برابر ہو جائے تو کچھ کمی کرلی جائے۔ (ردالمحتار: ۲/ ۵۵۷، غنیۃ الناسک ۱۴۹)

۹۔ ذبح کرنا، حلق کرانا

حج یا عمرہ سے متعلقہ قربانی کا کوئی بھی جانور حدود حرم سے باہر ذبح کیا تو وہ ذبح معتبر نہیں ہو گا اور نہ ہی دم ادا ہوگا۔ دوبارہ دم دینا واجب ہوگا۔ اگر قارن یا متمتع نے ایام نحر کے اندر اندر دم قران یا دم تمتع ذبح نہ کیا تو دم قران اور دم تمتع کے علاوہ ایک اور دم واجب ہوگا اگر حج یا عمرے کا حلق حدود حرم سے باہر کرایا، اس سے احرام تو کھل جائے گا مگر دم واجب ہوگا۔

اگر حج کا حلق ایام نحر کے بعد کرایا تو بھی دم واجب ہوگا۔

(غنیۃ الناسک/ ۱۴۹، ردالمحتار: ۲/ ۵۵۵۔۵۵۸)

۱۰۔ رمی، ذبح اور حلق میں ترتیب

رمی، قربانی اور حلق میں ترتیب واجب ہے، اگر رمی سے پہلے حلق کرالیا یا قربانی کر لی یا قربانی سے پہلے حلق کرالیا تو دم واجب ہوگا، مفرد کی قربانی میں چونکہ ترتیب واجب نہیں ہے لہذا اگر مفرد نے رمی کے بعد قربانی سے پہلے حلق کرالیا تو جائز ہے اور کوئی دم واجب نہیں ہے۔ مفرد اگر رمی سے پہلے حلق کرالے تو دم واجب ہے۔

طواف زیارت اور مذکورہ بالا تینوں افعال میں ترتیب واجب نہیں، سنت ہے مسنون طریقہ یہ ہے کہ طواف زیارت، رمی، قربانی اور حلق کے بعد کیا جائے، اگر کسی نے طواف زیارت رمی سے پہلے یا رمی اور قربانی وغیرہ کے درمیان میں کرلیا تو خلاف سنت کیا، تاہم اس سے دم واجب نہیں ہوگا۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۴۹۔۱۵۰، ردالمحتار: ۲/ ۵۵۵)

۸۔ خشکی کے جانور کا شکار کرنا

۱۔ محرم کے لئے خشکی کے جانور کا شکار کرنا اس کی طرف دلالت یا اشارہ کرنا منع ہے، خشکی کے جانور سے مراد ہر وہ جانور ہے جس کی پیدائش زمین پر ہوتی ہو، اگر چہ اس کا رہن سہن پانی کے اندر ہو، دریائی یعنی پانی کے جانور کا شکار کرنا محرم کے لئے جائز ہے،

دریائی جانوروں سے مراد ہر وہ جانور ہے جس کی پیدائش پانی کے اندر ہوتی ہو، اگرچہ وہ خشکی میں رہتا ہو، مثلاً مینڈک، کیکڑا اور کچھوا وغیرہ۔

(ردالمحتار:۲/۵۶۰تا۵۶۳،غنیۃ الناسک/۱۶۰۔۱۶۱)

۲۔ محرم نے اگر خشکی کا جانور شکار کیا، یا اس کے اشارے یا دلالت پر کسی دوسرے شخص نے خشکی کا جانور شکار کیا تو محرم پر اس کی جزا واجب ہے، اگر وہ شکار کسی کا مملوک ہو تو جزا اور قیمت دونوں واجب ہوں گے قیمت مالک کو ادا کی جائے گی اور جزا کا حساب دو یا ایک عادل شخص کرے گا، جزا کی رقم سے اگر دم خریدا جاسکتا ہو تو دم خرید کر اسے حرم میں ذبح کیا جائے گا یا اس کی قیمت سے نصف صاع گندم یا اس کی قیمت ایک ایک فقیر کو دی جائے گی، ہر فقیر کو صدقہ سے زیادہ یا کم نہیں دیا جائے گا، یا ہر صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھا جائے گا۔

(ردالمحتار:۲/۵۶۰تا۵۶۲۔۵۶۴۔۵۶۵،غنیۃ الناسک/۱۵۰۔۱۵۳)

۳۔ موذی، زہریلے اور وحشی جانوروں یا حشرات الارض کو مارنے سے جزا واجب نہیں ہو گی، تاہم بلا وجہ انہیں مارنا جائز نہیں، مثلاً بھیڑیا، کتا، سانپ، بچھو، چوہا، گھریلو بلی، چیل، مچھر، چیونٹی، پسو، کھٹمل، گوہ، گرگٹ، چھپکلی، نیولا اور بھڑ وغیرہ۔

(ردالمحتار:۲/۵۷۰۔۵۷۱،غنیۃ الناسک/۱۵۰)

۴۔ کسی درندے نے محرم پر، حرم یا غیر حرم میں یا غیر محرم پر حرم میں حملہ کر دیا اور اسے قتل کیے بغیر اس سے بچنا ممکن نہیں تھا، اس درندے کو قتل کرنے سے جزا واجب نہیں ہوگی، اور اگر اسے قتل کیے بغیر اس سے بچنا ممکن تھا، پھر بھی اسے قتل کر دیا تو جزا واجب ہوگی، اور وہ جزا ایک بکری کی قیمت سے زائد نہیں ہوگی، وہ درندہ اگرچہ ہاتھی یا خنزیر وغیرہ ہی کیوں نہ ہو اور اگر وہ درندہ کسی کا مملوک ہو یا اونٹ وغیرہ حلال جانور نے حملہ کیا ہو تو جزاء کے ساتھ اس جانور کی قیمت بھی واجب ہوگی جو کہ مالک کو ادا کی جائے گی اور اگر محرم پر کسی حلال جانور مثلاً نیل گائے وغیرہ نے حملہ کیا اور محرم نے اسے قتل کر دیا تو بہر صورت جزا واجب ہوگی۔ (حوالہ بالا)

۵۔ خشکی کے وہ جانور جو پیدائشی طور پر پالتو جانور شمار ہوتے ہیں، مثلاً اونٹ، گائے، بھینس، بکری، بھیڑ، دنبہ اور مرغی وغیرہ، محرم کے لئے ان جانوروں کو حدود حرم کے اندر یا باہر ذبح کرنا اور کھانا بلا کراہت جائز ہے۔

(ردالمحتار:۲/۵۷۱،غنیۃ الناسک/۵۰)

۶۔ جنگلی بطخ کا ذبح کرنا جائز نہیں، اس کو مارنے سے جزاء واجب ہوگی، البتہ گھریلو بطخ چونکہ شکار نہیں ہے، اس لئے محرم کا اسے ذبح کرنا اور کھانا جائز ہے، کبوتر خواہ شکاری ہو یا پالتو اسے مارنے سے بہر صورت جزا واجب ہوگی۔ (حوالہ بالا)

۷۔ جانور کے شکاری یا پالتو ہونے میں اس کی اصلیت کا اعتبار ہے لہذا ہرن یا اس جیسا وحشی جانور اگر گھر میں پال لیا جائے تو بھی شکاری ہی رہے گا، اس کو ذبح کرنے سے جزاء واجب ہوگی، اونٹ یا اس جیسا کوئی پالتو جانور، بھاگ کر وحشی ہو جائے تو بھی یہ پالتو ہی رہے گا، اس کو ذبح کرنے سے جزاء واجب نہیں ہوگی۔

(ردالمحتار:۲/۵۶۱،غنیۃ الناسک/۱۵۰)

۸۔ جانور کے شکاری یا پالتو ہونے میں اس کی ماں کا اعتبار ہوگا باپ کا اعتبار نہیں ہوگا، لہذا اس ہرن کو ذبح کرنا اور کھانا ناجائز ہے، جس کی ماں ہرن ہو، اور اس بکری کو ذبح کرنا اور کھانا جائز ہے جس کا باپ ہرن ہو، کیونکہ جانوروں میں نسل ماں کی طرف سے ہوتی ہے اور انسانوں میں باپ کی طرف سے۔

(ردالمحتار:۲/۵۷۱،غنیۃ الناسک/۱۵۰)

۹۔ اگر جانور کو بچانا مقصود ہو، شکار کرنا مقصود نہ ہو، لیکن بچاتے بچاتے وہ زخمی ہو جائے یا مر جائے تو جزاء واجب نہیں ہوگی۔ مثلاً کبوتر وغیرہ بلی سے چھڑاتے ہوئے یا جال سے نکالتے ہوئے زخمی ہو جائے یا مر جائے تو کچھ واجب نہیں ہوگا۔

(غنیۃ الناسک/۱۵۱)

۱۰۔ شکار کا انڈہ توڑنے سے انڈے کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے اور اگر انڈہ خراب ہو تو کچھ واجب نہیں، اور اگر انڈے سے مرا ہوا بچہ نکلے اور بچہ انڈا توڑنے کی وجہ سے مرا ہو تو صرف زندہ بچے کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے اور اگر انڈا توڑنے سے پہلے ہی

بچہ مرا ہوا تھا تو انڈا اور بچہ کسی کی بھی جزا واجب نہیں اور اگر یہ معلوم نہ ہو کہ بچہ انڈا توڑنے کی وجہ سے مرا ہے یا پہلے سے مرا ہوا تھا تو احتیاطاً زندہ بچے کی قیمت کا صدقہ کر دینا چاہیے۔ (ردالمحتار:۲/۵۶۶، غنیۃ الناسک/۱۵۴۔۱۵۵)

۱۱۔ شکار کو انڈوں سے بھگانے سے انڈے خراب ہو گئے تو جزا واجب ہو گی، اگر شکار کی اون کاٹی یا دودھ نکال کر پی لیا تو اون اور دودھ کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ (ردالمحتار:۲/۵۶۶)

۱۲۔ محرم کا شکار خریدنا، بیچنا، ھبہ کرنا، اس کی وصیت کرنا، اسے مہر یا بدل خلع قرار دینا سب باطل ہے۔ شکار بیچنے والا محرم ہو یا غیر محرم، محرم کا خریدنا ناجائز و باطل ہے، اسی طرح شکار خریدنے والا محرم ہو یا غیر محرم، محرم کا اسے بیچنا ناجائز و باطل ہے۔ (غنیۃ الناسک/ ۵۸، ردالمحتار:۲/۵۷۵)

۱۳۔ محرم کے لئے اپنے جسم یا اپنے کپڑے کی جوں مارنا جائز نہیں، اسی طرح جوؤں والا کپڑا جوئیں مارنے کے لئے دھونا یا دھوپ میں ڈالنا بھی جائز نہیں، ایک جوں کے بدلے میں روٹی کا ٹکڑا یا ایک کھجور، دو، تین کے بدلے میں ایک مٹھی گندم، اور تین سے زیادہ جتنی بھی ہوں، کے بدلے میں ایک صدقہ دینا واجب ہے۔ (ردالمحتار:۲/ ۵۶۹۔۵۷۰، غنیۃ الناسک/ ۱۵۵۔۱۵۶)

۱۴۔ جوؤں والا کپڑا دھونے یا دھوپ میں ڈالنے سے جوئیں مر گئیں اگر جوئیں مارنے کی نیت نہیں تھی تو کچھ واجب نہیں۔ (حوالہ بالا)

۱۵۔ خود جوں مارنا، کسی دوسرے سے مروانا، یا جوں مارنے کے لئے کسی دوسرے کو دینا یا جوں پکڑ کر زندہ زمین پر ڈال دینا یا جوں کی طرف اشارہ یا دلالت کرنا یعنی زبان سے بتانا سب برابر ہے، اور ان تمام صورتوں میں جزا واجب ہے۔ (حوالہ بالا)

۱۶۔ محرم کے لئے کسی غیر محرم کی، یا زمین وغیرہ پر پھرنے والی جوں مارنا جائز ہے اس سے کچھ واجب نہیں ہو گا، اسی طرح غیر محرم حدود حرم کے اندر جوں مارے تو بھی کچھ واجب نہیں ہو گا۔ (حوالہ بالا)

۱۷۔ ٹڈی بھی شکار کے حکم میں ہے، لہذا حالت احرام میں یا حدود حرم میں ٹڈی مارنا جائز نہیں، ٹڈی کو قصداً یا بلا قصد مارنے سے جزاء واجب ہوگی۔ ٹڈی بے اختیار پاؤں کے نیچے آ کر مر جائے تو بھی جزاء واجب ہوگی، البتہ اگر تمام راستہ ٹڈیوں سے بھرا ہوا ہو اور نکلنے کی جگہ نہ ہو اس صورت میں ٹڈیاں اگر پاؤں کے نیچے آ کر مر جائیں تو کچھ واجب نہیں ہوگا۔ ٹڈی مارنے سے وہی جزاء واجب ہوتی ہے جو جوں مارنے سے واجب ہوتی ہے۔

حرم کی جنایات

حرم کی دو جنایات ہیں، ان جنایات کا تعلق حرم سے ہے، بلا احرام بھی ان کا ارتکاب جنایت اور موجب جزا ہے۔

۱۔ حرم کے جانور کا شکار کرنا

۱۔ محرم اور غیر محرم دونوں کے لئے حرم کے جانور کا شکار کرنا حرام ہے، البتہ محرم کا شکار کرنا، اس پر دلالت کرنا یا اس کی طرف اشارہ کرنا سب ناجائز اور موجب جزاء ہے، غیر محرم اگر حرم کا جانور شکار کرے تو جزا لازم ہوگی، شکار پر دلالت یا اس کی طرف اشارہ کرنے سے جزا لازم نہیں ہوگی، تاہم غیر محرم کے لئے بھی ایسا کرنا گناہ ہے۔
(ردالمحتار: ۲/۵۷۲، غنیۃ الناسک/ ۱۶۰۔۱۶۱)

۲۔ حرم کے شکار کی جزاء میں روزے رکھنا جائز نہیں ہے، شکار کی جزاء اگر دم کے برابر ہو تو دم دینا یا اس کی قیمت کے حساب سے ہر فقیر کو ایک ایک صدقہ دینا واجب ہے۔
(ردالمحتار: ۲/۵۷۲، غنیۃ الناسک/ ۱۶۰)

۳۔ محرم کے لئے جن جانوروں کو ذبح کرنا یا انہیں مارنا جائز ہے، حرم کے ان جانوروں کو ذبح کرنا بھی جائز ہے۔ مثلاً اونٹ، گائے، بھینس، بکری اور مرغی وغیرہ اس طرح حرم کے موذی، زہریلے اور وحشی جانوروں اور حشرات الارض کو مارنے سے جزاء واجب نہیں ہوتی، تاہم بلا وجہ انہیں مارنا گناہ ہے۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۶۱۔۱۶۲)

۴۔ حِل کا شکار خود حرم میں داخل ہوگیا یا اسے کسی محرم یا غیر محرم نے حرم میں داخل کر دیا تو وہ

حرم کا شکار شمار ہوگا، اسے مارنے سے جزا واجب ہوگی۔
(ردالمحتار:۲/ ۵۶۸،غنیۃ الناسک/ ۱۶۱)

۵۔ محرم نے حرم کے اندر کسی جانور کا شکار کیا، تو ایک جزا احرام کی وجہ سے واجب ہوگی۔ حرم کے شکار کی وجہ سے دوسری جزا واجب نہیں ہوگی وہ اسی جزاء میں داخل سمجھی جائے گی۔(غنیۃ الناسک/ ۱۶۱)

۶۔ اگر جانور کھڑا ہوا اور اس کا صرف ایک پاؤں حرم میں ہو تو وہ حرم کا جانور شمار ہوگا اور اگر اس کے سارے پاؤں حِل میں ہوں اور سر حرم میں ہو تو وہ حِل کا جانور شمار ہوگا، بیٹھنے کی صورت میں اگر جانور کا کوئی ایک حصہ حرم میں ہو تو وہ حرم کا جانور شمار ہوگا، ورنہ نہیں۔
(ردالمحتار:۲/ ۵۶۸،غنیۃ الناسک/ ۱۶۱)

۷۔ حرم کے درخت پر کوئی جانور بیٹھا ہے اس حالت میں نیچے گرنے کی صورت میں اگر حرم میں گرے تو حرم کا جانور شمار ہوگا، ورنہ نہیں، درخت کی جڑ حِل میں ہو خواہ حرم میں ہو۔(غنیۃ الناسک/ ۱۶۱۔۱۶۲، ردالمحتار:۲/ ۵۶۷۔۵۶۸)

۸۔ اگر کوئی حرم کے پرندے کو شکار کر کے اوپر ہی پکڑ لے اور زمین پر نہ گرنے دے تب بھی جزاء واجب ہوگی، اس لئے کہ حرم کی فضاء بھی حرم ہے۔(حوالہ بالا)

۹۔ اگر حرم کا کوئی جانور خود چل کر حِل میں آ جائے تو وہ حِل کا جانور شمار ہوگا، اسے پکڑنا جائز ہے، اور اگر کسی نے اسے حرم سے نکالا ہو تو وہ حرم ہی کا جانور شمار ہوگا، اسے پکڑنا جائز نہیں۔(حوالہ بالا)

۱۰۔ کسی غیر محرم نے حرم کا شکار پکڑ کر دوسرے غیر محرم کو دے دیا، اس دوسرے نے تیسرے کو دے دیا، تیسرے نے ذبح کر دیا تو سب پر اس جانور کی پوری قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔(غنیۃ الناسک/ ۱۶۲)

۱۱۔ کسی محرم کی رہائش گاہ میں پرندے تھے، وہ دروازے وغیرہ بند کر کے منیٰ یا کہیں اور چلا گیا اور پرندے پیاس وغیرہ سے مر گئے تو ان پرندوں کی جزا واجب ہوگی۔
(غنیۃ الناسک/ ۱۶۲)

۲۔حرم کے درخت یا گھاس کاٹنا

۱۔ حرم کے وہ درخت اور گھاس جو خودرو ہوں اور لوگ جنہیں عام طور سے نہ اگاتے ہوں اور درخت پھل دار یا خشک نہ ہو اور گھاس اذخر نہ ہو تو ایسے درخت اور گھاس کو کاٹنا محرم اور غیر محرم دونوں کے لئے منع ہے، کاٹنے کی صورت میں جزا لازم ہوگی اور کسی کا مملوک ہونے کی صورت میں جزاء کے ساتھ قیمت بھی واجب ہوگی جو کہ مالک کو ادا کی جائے گی۔ (غنیۃ الناسک/۱۶۳، ردالمحتار:۵۶۶تا۵۶۹)

۲۔ حرم کے درخت، گھاس یا کسی پودے وغیرہ کو کاٹا جسے کسی نے اگایا تھا اور عام طور سے لوگ اسے اگاتے ہیں جیسے گندم وغیرہ، یا ایسا درخت، گھاس یا پودا وغیرہ کاٹا جسے کسی نے اگایا تھا لیکن عام طور پر لوگ اسے نہیں اگاتے جیسے پیلو وغیرہ یا ایسا درخت یا گھاس وغیرہ کاٹا جو خود اگا تھا، لیکن عام طور پر لوگ اس جنس کا درخت یا گھاس وغیرہ اگاتے ہیں تو ان تینوں صورتوں میں کوئی جزا واجب نہیں ہوگی، اور حرم پاک کے اس درخت اور گھاس وغیرہ کا کاٹنا جائز ہے، البتہ کسی کا مملوک ہونے کی صورت میں مالک کو قیمت دینا لازم ہوگا۔ (غنیۃ الناسک/۱۶۲۔۱۶۳، ردالمحتار:۲/۵۶۷)

۳۔ حرم پاک کے جس درخت کا کاٹنا ناجائز ہے اگر وہ پھل دار ہو یا خشک ہو گیا تو اس کا کاٹنا جائز ہے، اسی طرح اذخر گھاس اور کھنبی کا کاٹنا بھی جائز ہے، اس سے کوئی جزا وغیرہ واجب نہیں ہوتی، کسی کا مملوک ہونے کی صورت میں مالک کو قیمت دینا واجب ہوگا۔ (ردالمحتار:۲/۵۶۷، غنیۃ الناسک/۱۶۳)

۴۔ حرم پاک کے درخت کے پتے توڑنے سے درخت کو نقصان نہ ہو تو پتے توڑنا جائز ہے، ورنہ نہیں۔ (غنیۃ الناسک/۱۶۳، ردالمحتار:۲/۵۶۷)

۵۔ حرم پاک کے درخت یا گھاس وغیرہ کی جزاء میں روزے رکھنا جائز نہیں اگر جزاء سے جانور خریدا جا سکتا ہو تو جانور خرید کر حرم میں ذبح کیا جائے یا قیمت کا حساب کر کے نصف صاع گندم کا صدقہ ایک ایک فقیر کو دیا جائے۔

(غنیۃ الناسک/۱۶۳، ردالمحتار:۲/۵۷۲)

۶۔ حرم پاک کا گھاس کاٹنے کے بعد اگر دوبارہ وہیں گھاس اگ آئے تو جزا ساقط ہو جائے گی، اگر دوسری گھاس، پہلی گھاس سے کچھ کم ہو تو کمی کی ضمان واجب ہو گی اور اگر گھاس دوبارہ نہ اگے اور جڑ خشک ہو جائے تو جزا واجب ہو گی۔
(غنیۃ الناسک/۱۶۳، فتاوی التاتارخانیۃ: ۲/۵۱۲)

۷۔ خیمہ یا چولہا لگانے، خود یا سواری کے چلنے سے گھاس یا درخت کی لکڑی ٹوٹ جائے تو کچھ واجب نہیں ہوگا۔ (غنیۃ الناسک/۱۶۳، ردالمحتار: ۲/ ۵۶۷)

۸۔ حرم پاک کے درخت کا مسواک بنانا بھی جائز نہیں، البتہ جو درخت خشک ہو گیا ہو، اس کا مسواک بنانا جائز ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۶۳، فتاوی التاتارخانیۃ: ۲/۵۱۲)

۹۔ محرم اور غیر محرم دونوں کے لئے حرم پاک کا درخت یا گھاس وغیرہ کاٹنا ممنوع ہے، غیر محرم نے اگر حرم پاک کا درخت یا گھاس وغیرہ کاٹا تو اس پر بھی جزا واجب ہے جیسا کہ محرم پر جزا واجب ہوتی ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۶۳، ردالمحتار: ۲/۵۶۶)

۱۰۔ قارن نے اگر حرم کا درخت وغیرہ کاٹا تو ایک جزا واجب ہو گی، حرم کے درخت وغیرہ کی جزا خود کاٹنے سے واجب ہوتی ہے، دلالت وغیرہ کرنے سے واجب نہیں ہوتی اگر دو محرم مل کر حرم کا ایک درخت کاٹیں تو دونوں پر ایک ہی قیمت واجب ہو گی۔
(غنیۃ الناسک/۱۶۳، ردالمحتار: ۲/۵۷۲)

۱۱۔ حرم کے درخت یا گھاس وغیرہ کے کانٹوں کو کاٹنا بھی حرام ہے، تاہم اس سے کوئی جزا وغیرہ واجب نہیں ہوتی۔ (غنیۃ الناسک/۱۶۳)

☆☆☆

زیارات

زیارات مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاً

۱۔ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (نبی کریم ﷺ کی جائے پیدائش)

صفاء ومروہ کی طرف سے حرم پاک سے باہر نکلیں تو بیرونی صحن کے آخر میں ایک سفید بلڈنگ ہے، جہاں ایک لائبریری قائم کی گئی ہے، یہی سرکار دو جہاں ﷺ کی جائے پیدائش ہے، اندر جانا ممنوع ہے، باہر ہی سے زیارت کی جاسکتی ہے۔

۲۔ جنت المُعلّٰی

مکہ مکرمہ کا عظیم تاریخی اور قدیم قبرستان ہے، اس قبرستان میں ام المومنین سیدہ خدیجہ الکبریٰؓ، حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، حضرت فضل بن عباسؓ کے علاوہ بے شمار تابعینؒ، اولیائے امتؒ مدفون ہیں۔ (غنیۃ الناسک/ ۷۷)

یہ قبرستان بند رہتا ہے باہر سے اس کی زیارت کی جاسکتی ہے، اگر کسی جنازے کے ساتھ اندر جانے کا موقع مل جائے تو اندرونی حصہ کی زیارت بھی ہوسکتی ہے۔

۳۔ جبل نور

اس پہاڑ کا قدیم نام جبل الحراء ہے، اسی پہاڑ کی چوٹی پر عظیم الشان اور مقدس غار، غار حرا ہے، اس غار میں نبی کریم ﷺ نبوت ملنے سے قبل عبادت کیا کرتے تھے، اور اسی غار میں آپ ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی تھی۔ (صحیح بخاری: ۱/۲)

جبل النور مکہ مکرمہ سے منیٰ کی طرف پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، جبل النور کی زیارت کرنی چاہیے، اگر ہمت ہو تو غار حرا تک جانا چاہیے۔

۴۔ جبل ثور

مکہ مکرمہ سے تقریباً چھ کلومیٹر کے فاصلے پر یہ وہ پہاڑ ہے کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت صدیق اکبرؓ نے ہجرت کے موقع پر مسلسل تین دن اور تین راتیں اس پہاڑ کے غار یعنی غار ثور میں قیام فرمایا تھا۔ (صحیح بخاری: ۱/۵۵۳)

ہمت ہو تو اس غار میں بھی جانا چاہیے اگر جانے کا ارادہ ہو تو علی الصبح جائیں تاکہ واپس آ کر ظہر کی نماز باجماعت حرم میں پڑھ سکیں۔

۵۔ جبل رحمت

میدان عرفات میں واقع ایک مشہور پہاڑ ہے، کہ اس کے دامن میں قدرے بلندی پر بڑے بڑے پتھروں پر نبی کریم ﷺ نے وقوف عرفہ فرمایا تھا۔
(صحیح بخاری: ۱/۲۲۶، تفسیر ابن کثیر: ۱/۲۴۱)

لیکن اس پہاڑ پر چڑھنا کوئی نیکی کا کام نہیں ہے۔

۶۔ مسجد عائشہؓ

مکہ مکرمہ سے تقریباً آٹھ کلومیٹر کے فاصلہ پر حدود حرم سے باہر مقام تنعیم میں واقع یہ عالیشان مسجد ہے۔ یہیں حضرت عائشہؓ نے نبی کریم ﷺ کے حکم سے عمرے کا احرام باندھ کر عمرہ ادا فرمایا تھا۔ (صحیح بخاری: ۱/۲۴۰)

یہ مسجد اہل مکہ اور مکہ مکرمہ میں مقیم لوگوں کے عمرہ کیلئے احرام باندھنے کی قریب ترین جگہ ہے۔

۷۔ مسجد جن

یہ تاریخی مسجد سوق المعلی میں جنت المعلی کے قریب واقع ہے، یہ وہ جگہ ہے جہاں جن نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے تھے اور آپ ﷺ سے قرآن کریم سنا تھا۔ (المواہب اللدنیہ: ۱/۲۷۰، اعلام الاعلام/۴۵۳)

۸۔ مسجد طوی

جنت المعلیٰ سے کچھ فاصلے پر یہ مسجد ہے، اس جگہ نبی کریم ﷺ نے احرام کی حالت میں کچھ دیر قیام فرمایا تھا۔ (صحیح بخاری:۱/ ۲۳۸)

☆☆☆

زیارات مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً

مدینہ منورہ حاضری کی اقسام:

حجاج کرام کو سفر حج میں مدینہ منورہ کی زیارت کی سعادت بھی حاصل ہوتی ہے، اس حاضری اور سفر مدینہ منورہ کی عام طور پر تین صورتیں ہوتی ہیں۔

۱۔ حج کی ادائیگی کے بعد مدینہ منورہ کا سفر

۲۔ حج سے پہلے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کا سفر

۳۔ پاکستان، سے براہ راست یا براستہ جدہ مدینہ منورہ کا سفر

پہلی صورت میں مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ واپسی نہیں ہوتی، مدینہ منورہ یا جدہ ایئر پورٹ سے پاکستان کے لئے واپسی ہوتی ہے، اس صورت کا حکم واضح ہے کہ مدینہ منورہ سے احرام باندھنے کی نوبت نہیں آئے گی۔ مدینہ منورہ تقریباً آٹھ دن قیام کے بعد پاکستان واپسی ہو جائے گی۔

دوسری اور تیسری صورت میں مدینہ منورہ میں قیام کے بعد مکہ مکرمہ آنا ہوگا، لہذا حج یا عمرے کا احرام باندھ کر مدینہ منور سے مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہونگے، دوسری صورت آپ چونکہ پہلے عمرہ کر کے مدینہ منورہ حاضر ہوئے ہیں، اور آپ حج تمتع کر رہے ہیں، لہذا یہاں سے عمرے کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ روانہ ہونگے، عمرہ کر کے احرام کھول دیں گے اور آٹھ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھیں گے، اگر چاہیں تو مدینہ منورہ سے حج کا احرام باندھ کر بھی آسکتے ہیں۔

تیسری صورت میں آپ پہلے مکہ مکرمہ نہیں گئے، بلکہ سیدھا مدینہ منورہ آئے ہیں، اب یہاں سے مکہ مکرمہ جا رہے ہیں۔ لہذا آپ حج کی تینوں اقسام یعنی حج قران، حج تمتع اور حج افراد میں سے جس قسم کا چاہیں، احرام باندھ سکتے ہیں، اگر حج میں تھوڑے دن باقی ہیں تو قران چونکہ افضل حج ہے، اس کا احرام باندھ لیں، اگر قران کی ہمت نہیں ہے تو افراد کا احرام باندھ لیں، اور

اگر حج میں ابھی کافی دن باقی ہیں تو آپ کے لئے حج تمتع مناسب ہے، عمرے کا احرام باندھیں، عمرہ کر کے آٹھ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ سے حج کا احرام باندھیں، جیسے تمتع والے کیا کرتے ہیں۔

مدینہ منورہ سے احرام باندھنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اپنی رہائش گاہ سے غسل وغیرہ کر کے احرام کی چادریں اوڑھ کر مسجد نبوی میں آ جائیں، دو رکعت نفل پڑھ کر احرام کی نیت کر کے مواجہہ شریف پر حاضر ہوں اور اس سفر کا آخری سلام احرام کی حالت میں پیش کر کے مدینہ منورہ سے رخصت ہوں۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ احرام کے بغیر مدینہ منورہ سے روانہ ہوں اور بیر علی (ذوالحلیفہ) پہنچ کر احرام باندھیں۔

اگر آپ مدینہ منورہ سے بذریعہ ہوائی جہاز براستہ جدہ مکہ مکرمہ جا رہے ہیں تو اس صورت میں آپ احرام باندھنے کے لئے پہلا طریقہ اختیار کریں، کیونکہ مدینہ منورہ کے ایئر پورٹ پر احرام باندھنے کا انتظام نہیں ہے اور اگر بغیر احرام جدہ پہنچ گئے تو دم واجب ہو جائے گا۔

ا۔ مدینہ منورہ حاضری اور زیارت سید المرسلین رحمۃ اللعالمین ﷺ

سرور کائنات، فخر موجودات، سرکار دو جہاں سیدنا و مولانا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے روضہ انور کی زیارت بالا جماع عمدہ ترین نیکی اور افضل ترین عبادت ہے، اسے اعظم قربات اور افضل طاعات قرار دیا گیا ہے، بعض علماء نے اسے واجب بھی کہا ہے، لہذا جب مدینہ منورہ کا سفر ہو تو دل کو شوق زیارت سے لبریز کیجئے اور سفر مدینہ منورہ سے آنحضرت ﷺ کی زیارت ہی کی نیت کریں کہ اس میں ادب و تعظیم زیادہ ہے، وہاں حاضری کے بعد دیگر مقامات مقدسہ کی زیارت بھی ہو جائے گی۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو شخص میری قبر پر، میری زیارت ہی کا مقصد لے کر آئے تو مجھ پر اس کا یہ حق ہو گا کہ میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں''۔ (معجم کبیر للطبرانی: ۱۲/ ۲۹۱، حدیث: ۱۳۱۴۹)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی، اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی''۔

(شعب الایمان للبیہقی:۳/۴۹۰،حدیث ۴۱۵۹،سنن الدار قطنی:۳/ ۲۷۸،آثار السنن/ ۵۴۵،
وقال:اسنادہ حسن)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا''جس شخص نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو وہ شخص ایسا ہے گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی''۔(مشکوٰۃ المصابیح:۱/ ۲۴۱)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے''جس شخص نے حج بیت اللہ کیا اور میری زیارت نہیں کی، اس نے مجھ پر زیادتی کی''۔(ابن عدی سند حسن،وفاء الوفاء:۳/۱۳۴۲)

اس لئے زائر مدینہ منورہ کو چاہیے کہ سفر مدینہ منورسے آنحضرت ﷺ کی زیارت کی نیت کرے اور جتنا ہو سکے اس میں اخلاص پیدا کرے۔

مدینہ منورہ کے بابرکت سفر میں درود پاک پڑھتے رہیں، جب مدینہ طیبہ کے آثار نظر آئیں تو کثرت سے درود وسلام پڑھیں' علامہ نووی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ جب مدینہ طیبہ کے اشجار اور حرم (روضہ اطہر) نظر آئے تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيَّ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِي فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ نَبِيِّكَ مَا رَزَقْتَهٗ اَوْلِيَآئَكَ وَاَهْلَ طَاعَتِكَ وَاغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ يَا خَيْرَ مَسْؤُلٍ۔

(کتاب الاذکار/۱۴۳)

''اے اللہ! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور مجھے اپنے نبی ﷺ کی قبر کی زیارت میں وہ انوارات و برکات عطا فرما جیسا کہ آپ نے اپنے دوستوں اور اہل عبادت کو عطا فرمائے ہیں۔اور میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما۔اے بہترین سوال کئے جانے والے۔''

عزالدین بن جماعۃؒ نے لکھا ہے کہ جب آثار مدینہ نظر آئیں اور حرم مدینہ میں داخل ہوں تو یہ پڑھنا مستحب ہے:

''اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ رَسُوْلِكَ فَاجْعَلْهُ لِيْ وِقَايَةً مِّنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِيْ فِيْ زِيَارَةِ

رَسُوْلِكَ مَا رَزَقْتَهٗ اَوْلِيَائَكَ وَاَهْلَ طَاعَتِكَ وَاغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ يَا خَيْرَ مَسْؤُوْلٍ"۔ (ہدایۃ السالک:۳/۱۳۷۳)

''اے اللہ! یہ تیرے رسول پاک کا حرم ہے پس اسے میرے لئے جہنم سے وقایہ بنا دیجئے، عذاب اور برے حساب سے امن دینے والا بنا دیجئے۔ اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔ اپنے رسول کی ایسی زیارت سے نوازیئے جیسی زیارت سے آپ اپنے دوستوں کو اور اہل عبادت کو نوازتے ہیں۔ میری مغفرت فرما دیجئے اور مجھ پر رحم فرما دیجئے اے بہتر وہ جس سے سوال کیا جائے۔''

مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد اپنی رہائش گاہ میں آئیں، سامان وغیرہ سنبھالیں، ہو سکے تو غسل کریں یا کم از کم وضو کر کے پاک وصاف کپڑے پہنیں، ہو سکے تو سفید لباس زیب تن کریں، خوشبو لگائیں، اور درود شریف پڑھتے ہوئے مسجد نبوی کی طرف روانہ ہوں۔

مسجد نبوی میں داخلہ

محمد بن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم جب مسجد نبوی میں داخل ہوتے تو یہ کہتے:

صَلَّى اللّٰهُ وَمَلٰئِكَتُهٗ عَلٰى مُحَمَّدٍؐ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ بِسْمِ اللّٰهِ دَخَلْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا۔

(شرح شفاء:۲/۱۵۵)

جب مسجد نبوی میں داخل ہوں تو دایاں پاؤں پہلے رکھیں اور مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

پھر ریاض الجنۃ میں یا جہاں جگہ ملے دو رکعت نفل تحیۃ المسجد پڑھیں، پھر درود شریف پڑھتے

ہوئے نہایت ادب کے ساتھ باب السلام کی طرف چلیں، باب السلام سے داخل ہوکر روضہ اقدس کی طرف چلتے رہیں، جب روضہ مبارک کی جالی کے سامنے پہنچیں تو نہایت ادب کے ساتھ صلوٰۃ وسلام پیش کریں، تصور کریں کہ دربار اقدس میں غلام حاضر ہے، اور آقا بنفس نفیس سلام سن رہے ہیں، یہ تصور بھی کریں کہ زندگی بھر پڑھا ہوا درود وسلام جہاں پہنچتا رہا ہے اللہ تعالیٰ نے آج اس دربار میں پہنچا دیا ہے، اور جہاں فرشتوں کے واسطے سے درود وسلام پہنچتا رہا ہے، آج خدمت اقدس میں براہ راست سلام پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے، انہی جذبات اور ہو سکے تو پرنم آنکھوں کے ساتھ صلوٰۃ وسلام پیش کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰهِ ،اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ،اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ ،اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ،اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ،اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ فَجَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا خَيْراً جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا اَفْضَلَ وَاَكْمَلَ مَا جَزٰى بِهٖ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ اٰتِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَاَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ اِنَّكَ سُبْحَانَكَ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ "

اس کے بعد آپ ﷺ کے وسیلہ سے دعا کریں اور شفاعت کی درخواست ان الفاظ سے کریں:"يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَاَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ فِي اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰى مِلَّتِكَ وَسُنَّتِكَ"

سلام کے الفاظ میں جس قدر چاہیں اضافہ کر سکتے ہیں مگر زیادہ بہتر طریقہ اختصار کا ہے اور سلام میں کوئی لفظ ایسا نہ کہیں جس سے ناز اور قرب مترشح ہو کہ یہ بھی سوئے ادب ہے اور اگر یہ الفاظ پورے یاد نہ ہوں یا زیادہ وقت نہ ہو تو جتنا یاد ہو یا جتنا کہہ سکتے ہوں کہہ لیں، کم سے کم مقدار "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ " ہے۔ اگر کسی شخص نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں سلام

عرض کرنے کے لئے کہا ہو تو اس کا سلام بھی اپنے سلام کے بعد اس طرح پیش کریں "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ يَسْتَشْفِعُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ"

قاضی عیاضؒ نے شفاء میں بیان کیا ہے کہ ابن فدیک (جو صحاح ستہ کے راوی ہیں) کی یہ روایت ہے کہ جو شخص نبی پاک ﷺ کی قبر اطہر پر کھڑے ہو کر یہ آیت کریمہ پڑھے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ۔

پھر ستر مرتبہ کہے:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ۔

تو فرشتہ کہتا ہے کہ۔ اے شخص! اللہ پاک بھی تم پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور تمہاری تمام ضرورتیں پوری کر دی جائیں گی۔

ملا علی قاریؒ نے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ پوری آیت کریمہ پڑھنے کے بعد ستر مرتبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ پڑھے تو دین کی تمام ضرورتیں پوری کر دی جاتی ہیں۔

روضہ اقدس پر سلام و درود کے مختلف الفاظ و کلمات

علامہ سخاویؒ نے روضہ اقدس پر درود و سلام کے یہ صیغے نقل کئے ہیں جو نہایت ہی جامع اور ذو معنی ہیں۔ حاضری کے مبارک وقت میں جالی کے سامنے قریب ایک گز کے فاصلے سے پشت قبلہ ہو کر نہایت خشوع و خضوع سے پیش کیا جائے۔ علامہ سخاویؒ نے لکھا ہے کہ اولا دو رکعت نماز پڑھی جائے پھر اس سلام کو پڑھا جائے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حاضری اور سلام کے وقت آپ ﷺ کی قبر اطہر کی طرف رخ اور قبلہ کی طرف پشت کی جائے گی۔ (الفتوحات الربانیہ/۳۳)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ

الْمُحَجَّلِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَشِيْرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيْرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى سَآئِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَسَآئِرِ عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْضَلَ مَاجَزٰى نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ كُلَّما ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الغَافِلُوْنَ وَصَلّٰى عَلَيْكَ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَصَلّٰى عَلَيْكَ فِي الْاٰخِرِيْنَ اَفْضَلَ وَاَكْمَلَ وَاَطْيَبَ مَا صَلّٰى عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ كَمَا اسْتَنْقَذْنَا بِكَ مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَرْنَا بِكَ مِنَ العَمٰى وَالْجِهَالَةِ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمِيْنُهٗ وَخِيَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَجَاهَدْتَّ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ، اَللّٰهُمَّ اٰتِهٖ نِهَايَةً مَّا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّاْمُلَهُ الْاٰمِلُوْنَ۔(القول البدیع/۲۱۳)

اس کے بعد اپنے اور تمام اہل ایمان کے لئے دعا کریں اس کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام پیش کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَصَفِيَّهٗ وَثَانِيَهٗ فِي الْغَارِ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَيْرًا وَّلَقَّاكَ فِي الْقِيٰمَةِ اَمْنًا وَّ بِرًّا۔

پھر ایک ہاتھ دائیں جانب ہٹ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام پیش کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ الْفَارُوْقَ الَّذِيْ اَعَزَّ اللّٰهُ بِهٖ

الْإِسْلَامَ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنِ الْإِسْلَامِ وَالْأُمَّةِ خَيْرًا۔

امام نوویؒ نے الایضاح میں روضہ اقدس واطہر پر مواجہہ شریف کے سامنے صلوٰۃ وسلام کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ ،اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيْرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَشِيْرُ،اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاطُهْرُ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاطَاهِرُ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ الرَّحْمَةِ۔اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ الْأُمَّةِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَااَبَا الْقَاسِمِ۔اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِيْنَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِكَ واَهْلِ بَيْتِك وَاَزْوَاجِك وَذُرِّيَّاتِكَ وَاَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَجَمِيْعِ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، جَزَاكَ اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰه عَنَّااَفْضَلَ مَاجَزٰى نَبِيًّا وَرَسُوْلًاعَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ ذَاكِرٌ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ غَافِلٌ اَفْضَلَ وَاَكْمَلَ وَاَطْيَبَ مَا صَلّٰى عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَخِيَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَجَاهَدْتَّ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ۔ اَللّٰهُمَّ وَاٰتِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِالَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ وَاٰتِهٖ نِهَايَةً مَّا يَنْبَغِىْ اَنْ يَّسْاَلَهُ السَّائِلُوْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدِ ﹰالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(کتاب الایضاح:۵۲۔۴۵۱)

صلوٰۃ وسلام سے فارغ ہوکر قبلہ رخ ہوکر اپنی جگہ یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلَو اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاؤُوْكَ فَاسْتَغْفِرُوْا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَلَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا قَدْ سَمِعْنَا قَوْلَكَ وَاَطَعْنَا اَمْرَكَ وَقَصَدْنَا نَبِيَّكَ هٰذَا ۔ مُسْتَشْفِعِیْنَ بِهٖ اِلَیْكَ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَمَا اَثْقَلَ ظُهُوْرَنَا مِنْ اَوْزَارِنَا تَائِبِیْنَ اِلَیْكَ مِنْ زَلَلِنَا مُعْتَرِفِیْنَ بِخَطَایَا نَا وَتَقْصِیْرِنَا۔ اَللّٰهُمَّ فَتُبْ عَلَیْنَا وَشَفِّعْ نَبِيَّكَ هٰذَا فِیْنَا وَارْفَعْنَا بِمَنْزِلَتِهٖ عِنْدَكَ وَحَقِّهٖ عَلَیْكَ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِی قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ۔ (ہدایۃ السالک:۳/۱۳۸۴)

مدینہ منورہ کے قیام میں درود پاک کثرت سے پڑھیں، تمام نمازیں مسجد نبوی میں باجماعت ادا کریں، یہاں ایک نماز کا ثواب ایک ہزار یا ایک روایت کے مطابق پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے، ہو سکے تو کم از کم چالیس نمازیں تکبیر اولیٰ کے ساتھ مسجد نبوی میں ادا کرنے کا اہتمام کریں، حدیث پاک میں ایسے شخص کے لئے دوزخ کے عذاب اور نفاق سے بری ہونے کی فضیلت آئی ہے۔ (مجمع الزوائد: حدیث/۵۸۷۸)

اگر ہوسکے تو ایک قرآن کریم مسجد نبوی میں پڑھیں اور مواجہہ شریف پر حاضر ہوکر اپنے آقا ومولیٰ فداہ ابی وامی ﷺ کی خدمت اقدس میں ہدیہ پیش کریں، قبول ہوگیا تو کام بن جائیگا۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

مدینہ منورہ سے واپسی

جب مدینہ منورہ سے واپسی کا ارادہ ہو تو مسجد نبوی حاضر ہو کر دو رکعت نفل پڑھیں، ممکن ہو تو محراب النبی ﷺ میں یا اس کے قریب جہاں جگہ ملے یہ نفل پڑھیں، پھر مواجہہ شریف حاضر ہو کر سلام پیش کریں اور دین و دنیا کی حاجات، حج کے قبول ہونے اور عافیت کے ساتھ واپس پہنچنے کی دعا کریں اور یہ بھی دعا کریں کہ یا اللہ! اس حاضری کو آخری حاضری نہ بنائیے بلکہ بار بار اس مقدس جگہ کی حاضری نصیب فرمائیے۔

اس وقت جس قدر ہو سکے آنسو بہائیں، مدینہ منورہ کی جدائی پر رنج و غم اور حزن و ملال کا اظہار کریں، اس وقت کے آنسو اور دل پر رنج و حزن کا غلبہ قبولیت کی علامت ہے۔ مدینہ منورہ کے آداب و حقوق میں کوتاہی پر بھی معافی مانگیں اور اس پر رنجیدہ خاطر ہوں، ہو سکے تو اس موقع پر کچھ صدقہ بھی کر دیں مندرجہ ذیل دعا پڑھیں اور حسرت و افسوس کے ملے جلے جذبات کے ساتھ مدینہ منورہ سے رخصت ہوں اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ هٰذَا اٰخِرَ الْعَهْدِ بِحَرَمِ رَسُوْلِكَ وَيَسِّرْلِيَ الْعَوْدَ اِلَى الْحَرَمَيْنِ سَبِيْلاً سَهْلَةً بِمَنِّكَ وَفَضْلِكَ وَارْزُقْنِيَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرُدَّنَاسَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ اِلٰى اَوْطَانِنَا اٰمِنِيْنَ۔

اے اللہ! اپنے رسول پاک ﷺ کے حرم کی آمد اور زیارت کو آخری بار کی حاضری نہ بنائیے اور اپنے احسان و فضل سے دوبارہ حرمین شریفین کی زیارت و حاضری کو سہل اور آسان بنا دیجئے اور دنیا و آخرت میں معافی اور عافیت عطا فرمائیے۔ نفع اور سلامتی کے ساتھ ہمیں اپنے وطن واپس پہنچائیے۔ آمین۔ ثم آمین۔ (اذکار/۱۳۴)

۲۔ ریاض الجنہ

مسجد نبوی میں قبر مبارک اور منبر نبوی کی درمیانی جگہ ریاض الجنہ ہے، یہاں ستون اور قالین وغیرہ ہلکے سبز رنگ کے ہیں۔ صحیح قول کے مطابق یہ جگہ جنت کا حصہ ہے، وہیں سے یہاں لایا گیا ہے، قیامت کے بعد جنت میں واپس چلا جائے گا، اس جگہ رش بھی بہت زیادہ ہوتا ہے، جتنا ہو

سکے یہاں حاضری کی کوشش کریں، درود پاک، تلاوت، استغفار، نماز اور ذکر وغیرہ میں مشغول رہیں۔

۳۔ ریاض الجنہ میں ستونہائے رحمت

مسجد نبوی کا ایک ایک کونہ اور ایک ایک ذرہ انوار و برکات سے معمور ہے اور خاص کر ریاض الجنہ تو مرکز انوار و برکات ہے اسی ریاض الجنہ میں سات ستون مشہور ہیں۔ ستونوں پر ان کے نام کندہ ہیں ممکن ہو تو ان ستونوں کے پاس آئیں، جس قدر ہو سکے یہاں عبادت کریں۔

۱۔ اسطوانہ عائشہؓ

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ میری مسجد میں ایک جگہ ایسی ہے اگر لوگوں کو وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت معلوم ہو جائے تو وہاں نماز پڑھنے کے لئے قرعہ اندازی کی نوبت آئے، آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد حضرت عائشہؓ نے اسی جگہ کی نشاندہی فرمائی اور اپنے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو یہ جگہ بتلائی، چنانچہ اسی جگہ یہ ستون ہے، حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ بھی یہاں نماز پڑھا کرتے تھے، یہاں دعا بھی قبول ہوتی ہے۔
(غنیۃ الناسک/ ۲۰۵۔۲۰۶)

۲۔ اسطوانہ حنانہ

اس جگہ کھجور کا وہ تنا تھا کہ منبر بننے سے پہلے نبی کریم ﷺ اس کے قریب کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے، منبر شریف تیار ہونے پر آنحضرت ﷺ منبر پر تشریف لے گئے تو یہ زور زور سے رویا تھا۔ (صحیح بخاری: ۱/ ۱۲۵)

۳۔ اسطوانہ حرس

اس جگہ حضور اکرم ﷺ کی حفاظت اور پہرہ داری کے لئے حضرت علیؓ یا کوئی اور صحابیؓ بیٹھا کرتے تھے، نبی اکرم ﷺ جب دولت کدہ سے باہر تشریف لاتے تو یہ جگہ آپ کی گزرگاہ بھی تھی۔ (غنیۃ الناسک/ ۲۰۶)

۴۔اسطوانہ وفود

آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں باہر سے جو وفود مشرف با اسلام ہونے، ملاقات و زیارت کرنے یا تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوتے، انہیں یہیں بٹھایا جاتا اور سرکار دو جہاں ﷺ اسی جگہ ان سے ملاقات فرماتے تھے۔ (غنیۃ الناسک/۲۰۶)

۵۔اسطوانہ ابی لبابہؓ

حضرت ابولبابہؓ سے کوئی خطا سرزد ہوگئی، انہوں نے اپنے آپ کو اس ستون سے باندھ دیا کہ رحمت دو عالم ﷺ جب تک معاف فرما کر مجھے اپنے دست مبارک سے نہیں کھولیں گے میں یہیں بندھا رہوں گا، چنانچہ ان کی خطا معاف ہوئی اور رحمت دو عالم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے انہیں کھولا۔

اس ستون کو اسطوانہ توبہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت ابولبابہؓ کی توبہ یہاں قبول ہوئی تھی۔

اس ستون کے متعلق یہ بھی کہا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ یہاں نوافل پڑھا کرتے تھے، بعد نماز فجر تا طلوع آفتاب یہاں تشریف فرما رہتے تھے اور جتنا قرآن کریم رات کو نازل ہوا ہوتا، صحابہؓ کو سناتے تھے۔ (غنیۃ الناسک/۲۰۶)

۶۔اسطوانہ السریر

''سریر'' عربی زبان میں چارپائی اور تخت کو کہا جاتا ہے، نبی کریم ﷺ جب اعتکاف فرماتے تو رات کے آرام کیلئے کبھی کبھار آپ ﷺ کا بستر مبارک یہاں بچھادیا جاتا تھا۔

(حوالہ بالا)

۷۔اسطوانہ جبریل

حضرت جبریل علیہ السلام کبھی کبھار حضرت دحیہ کلبیؓ کی شکل میں نبی کریم ﷺ کے پاس وحی لے کر آتے تھے، انسانی شکل میں جب بھی آتے تو اسی شکل میں آتے تھے، جب اس شکل میں آتے تو اکثر اسی ستون کی جگہ بیٹھے ہوئے نظر آتے تھے۔ (غنیۃ الناسک/۲۰۶)

۴۔ چبوترہ اصحاب صفہ

باب جبریل سے مسجد نبوی میں داخل ہوں تو بائیں ہاتھ زمین کے فرش سے تقریباً دوفٹ اونچا چبوترا بنا ہوا ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں نبی کریم ﷺ صحابہ کرامؓ کو تعلیم دیتے تھے۔

(صحیح بخاری: ۱/۶۳)

یہاں بھی حاضری دیں یہاں کی حاضری سے سرکار دو جہاں ﷺ کے مبارک زمانہ، آپ کے مدرسہ اور مدرسہ کے طالب علموں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

۵۔ جنت البقیع

مدینہ منورہ کا قبرستان ہے کہ حضرت عثمانؓ، آنحضرت ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ، اور تمام صاحبزادیاںؓ، حضرت خدیجہؓ اور حضرت میمونہؓ کے علاوہ تمام ازواج مطہراتؓ، حضرت عباسؓ، نواسہ رسول حضرت حسنؓ، حضرت عثمان بن مظعونؓ، حضرت فاطمہؓ بنت اسد والدہ محترمہ حضرت علیؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت خنیس بن حذافہؓ اور حضرت اسد بن زرارہؓ سمیت دس ہزار سے زائد صحابہ کرامؓ بے شمار تابعین سمیت کئی اولیائے امت اور علم وعمل کے کئی بے مثال نمونے یہاں محو استراحت ہیں۔

(غنیۃ الناسک/ ۲۰۷)

یہاں حاضری دیں، اہل قبور کے لئے اور اپنے لئے دعائیں کریں۔

جنت البقیع کا دروازہ نماز فجر اور نماز عصر کے متصل بعد کھلتا ہے۔

جنت البقیع کی دعاء

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ بقیع تشریف لے جاتے تو یہ سلام پیش فرماتے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاٰتَاكُم مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ۔

(سنن کبریٰ: ۵/ ۴۰۸)

علامہ نوویؒ نے شرح الایضاح میں جنت البقیع کا یہ سلام پیش کیا ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنا وَلَهُمْ۔ (کتاب الایضاح/۵۰۳)

۶۔شہداء احد

جبل احد مدینہ منورہ سے شمال کی جانب مسجد نبوی سے تقریباً پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر وہ عظیم الشان اور مقدس پہاڑ ہے جس کے بارے میں سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا "یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں"۔ (صحیح بخاری:۲/۵۸۵)

اسی پہاڑ کے دامن میں سن ۳ھ میں غزوہ احد کا معرکہ ہوا تھا، جس میں سید الشہداء حضرت حمزہؓ، حضرت عبداللہ بن جحش اور حضرت مصعب بن عمیرؓ سمیت ستر صحابہ کرامؓ شہید ہوئے تھے۔ یہ تمام شہداء کرام یہیں مزارات کے احاطے میں آرام فرما ہیں۔ (غنیۃ الناسک/ ۲۰۸۔۲۰۹)

حضرت حمزہؓ اور دوسرے شہداء کرام کے مزارات پر حاضری دیں اور دعا کریں۔

۷۔مسجد قبا

مسجد نبوی سے جنوب کی طرف تقریباً پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر یہ مبارک مسجد واقع ہے کہ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے بعد دنیا کی سب سے افضل مسجد ہے، یعنی مرتبے کے لحاظ سے یہ دنیا کی چوتھے نمبر کی مسجد ہے۔ بعثت نبوی کے بعد یہ سب سے پہلی تعمیر کی جانے والی مسجد ہے۔ نبی کریم ﷺ جب مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تھے تو پہلے یہیں بنی عوف میں قیام فرمایا تھا اور آنحضرت ﷺ نے خود اس کی تعمیر فرمائی تھی۔

نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ سے مسجد قبا تشریف لاتے اور یہاں نفل ادا فرماتے تھے۔

مسجد قباء میں دو رکعت نفل کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے، اس مسجد میں ضرور حاضری دینی چاہیے۔ ہفتہ کے دن یہاں آنا مستحب ہے۔ (صحیح بخاری:۱/۱۵۹، غنیۃ الناسک/ ۲۰۹)

۸۔مسجد قبلتین

مدینہ منورہ کے شمال مغرب میں وادی عقیق کے پاس یہ مسجد ہے، اس کی ایک محراب بیت

اللہ شریف کی طرف اور دوسری محراب بیت المقدس کی طرف ہے۔ چونکہ تحویل قبلہ کا واقعہ دوران نماز اس مسجد میں پیش آیا تھا اس لئے اسے مسجد قبلتین کہتے ہیں۔ (وفاء الوفاء:۲/۳۱۱)

۹۔ مسجد جمعہ

مسجد قباء سے مشرق کی جانب یہ مسجد واقع ہے، یہاں قبیلہ بنو سالم آباد تھا، نبی کریم ﷺ ہجرت مدینہ منورہ کے موقع پر قباء میں قیام کے بعد جب مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہوئے تو راستے میں بنو سالم کا قبیلہ آباد تھا، کچھ دیر آپ ﷺ نے یہاں قیام فرمایا، یہ جمعہ کا دن تھا، یہیں آپ ﷺ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ ادا فرمائی، مدینہ منورہ میں یہ سب سے پہلی نماز جمعہ تھی جو آپ ﷺ نے یہاں ادا فرمائی، اسی وجہ سے اس مسجد کا نام مسجد جمعہ رکھا گیا۔
(المواہب اللدنیہ:۱/۳۰۹)

نحمد الله سبحانه و تعالىٰ اولاً و آخراً ، والصلوٰة والسلام على نبيه دائماً و سرمداً، و على آله و صحبه اجمعين ابداً ابداً ، والحمد لله الذى له البداية و اليه النهاية۔

☆☆☆